مکتوباتِ اکابر

بنام

محدث جلیل حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مدظلہ

مرتب

ڈاکٹر فرید الدین ندوی

ناشر

مرکز الشیخ أبي الحسن الندوي

جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڑھ یو۔پی (انڈیا)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب:	مکتوباتِ اکابر بنام حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی
مرتب:	ڈاکٹر فرید الدین ندوی
تزئین:	محمد انس معروفی
صفحات:	۳۸۷
ناشر:	مرکز الشیخ ابی الحسن الندوی، مظفر پور اعظم گڑھ، یوپی، انڈیا
سن اشاعت:	۱۴۴۱ھ ۲۰۲۰ء

ملنے کے پتے:

(۱) جامعہ اسلامیہ مظفر پور، اعظم گڑھ یوپی (9450876465)

(۲) نعیمیہ بک ڈپو، دیوبند (01336-223294)

(۳) مکتبۃ الشباب العلمیۃ لکھنؤ (9696437283)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست عناوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	عرض مرتب	۷
۲	حضرت شیخ الحدیثؒ اور مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی	۹
۳	مکاتیب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ	۱۹
۴	مکاتیب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	۲۰۷
۵	مکاتیب حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ	۲۳۳
۶	مکاتیب حضرت مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھیؒ	۲۴۳
۷	مکتوب حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالعلی حسنیؒ	۲۵۱
۸	مکاتیب حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ	۲۵۳
۹	مکتوب حضرت مولانا عبدالماجد دریابادیؒ	۲۶۱
۱۰	مکتوب حضرت مولانا ابواللیث ندویؒ	۲۶۵
۱۱	مکتوب حضرت مولانا عتیق الرحمٰن عثمانیؒ	۲۶۹
۱۲	مکتوب حضرت مولانا منور حسینؒ	۲۷۳
۱۳	مکتوب حضرت مولانا اویس نگرامیؒ	۲۷۷

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱۴	مکاتیب حضرت مولانا عبدالحلیم جون پوریؒ	۲۷۹
۱۵	مکتوب حضرت مولانا آفتاب عالم صاحبؒ	۲۹۱
۱۶	مکتوب حضرت مولانا محمد عاصم اصلاحیؒ	۲۹۵
۱۷	مکتوب حضرت مولانا ابوالعرفان ندویؒ	۲۹۹
۱۸	مکتوب حضرت مولانا عمران صاحبؒ	۳۰۱
۱۹	مکتوب حضرت مولانا یوسف بنوریؒ	۳۰۵
۲۰	مکاتیب حضرت مولانا معین اللہ ندویؒ	۳۰۹
۲۱	مکتوب حکیم افہام اللہ صاحبؒ	۳۱۷
۲۲	مکاتیب حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ	۳۱۹
۲۳	مکاتیب حضرت مولانا عبداللہ عباس ندویؒ	۳۲۵
۲۴	مکتوب حضرت مولانا عبداللہ کاپودریؒ	۳۲۹
۲۵	مکتوب حضرت مولانا عبدالرحیم متالاؒ	۳۳۳
۲۶	مکاتیب حضرت مولانا محمد رابع صاحب دامت برکاتہم	۳۳۷
۲۷	مکتوب حضرت مولانا محمد واضح رشید حسنی ندویؒ	۳۴۵
۲۸	مکاتیب حضرت مولانا یعقوب مجددیؒ	۳۴۹

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۲۹	مکاتیب حضرت مولانا قاضی اطہر مبارک پوریؒ	۳۵۳
۳۰	مکاتیب حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام صاحب قاسمیؒ	۳۵۹
۳۱	مکتوب جناب سید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ	۳۶۳
۳۲	مکتوب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس جون پوریؒ	۳۶۷
۳۳	مکتوب حضرت مولانا قمرالزمان الہ آبادی	۳۷۱
۳۴	محدث جلیل حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مختصر تعارفی خاکہ	۳۷۷

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد نا محمد وآله وصحبه أجمعين، وبعد!

اس کتاب میں میرے داداجان حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحبندوی دامت برکاتہم کے نام جو مکتوبات ریحانۃ الہند حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کے آئے تھے، اس کا اکثر حصہ یہاں لیا گیا ہے، داداجان کا تعلق حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ سے ۱۹۵۲ء سے لیکر وفات ۱۹۸۲ء تک قائم رہا، اور حضرت والا سے زندگی کے ہر موڑ پر ہدایت ورہنمائی حاصل کرتے رہے، ان کے علاوہ ان کے مربی وسرپرست حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب بھی ہیں، جس میں انہوں نے داداجان کی رہنمائی فرماتے رہے اور ان پر اعتماد اور ان کے کاموں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے، ان کی اکثر کتابوں پر حضرت مولانا کے مقدمے بھی ہیں، اسی طرح داداجان کے شیخ ثانی بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مکاتیب بھی ہیں جو داداجان کے نام تحریر کئے ہیں شامل کئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر اکابر علماء کے مکاتیب ہیں جس کو پڑھ کر ایک طالب علم کے لیے کافی رہنمائی کا سامان موجود ہے اور یہ حقیقت بالکل نمایاں ہے ؎

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اس کی پوری تفصیل ''داستاں میری'' میں بیان کی گئی ہے، یہاں تو اس کتاب میں صرف ان مکاتیب کے مجموعہ کو جمع کرنا مقصود ہے جس سے ایک نظر میں پوری زندگی کا نقشہ قاری کے سامنے آجائے، اس لیے ہمارے ذہن میں آیا کہ ان مکاتیب کو مرتب کر کے یکجا شائع کیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالی ان کو طلبہ وناظرین کے لیے نافع بنائے، **وما ذلک علی اللہ بعزیز۔**

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

ڈاکٹر فرید الدین ندوی

۱۷ر جولائی ۲۰۲۰ء جمعۃ المبارک

حضرت شیخ الحدیث

اور

مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری

مولانا فیروز اختر ندوی
(جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڑھ)

''مولانا! حضرت شیخ نے آپ پر اسی طرح اعتماد کیا ہے جس طرح حضرت شیخ کے استاذ و مربی حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے حضرت شیخ پر کیا تھا''۔

یہ تاریخی اور دستاویزی جملہ ہے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کا اور خطاب ہے حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری کو۔

اس کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ جب بذل المجہود کی طباعت کے سلسلہ میں (جس کا تفصیلی تذکرہ آگے آرہا ہے) مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مدظلہ کو مصر روانہ فرمارہے تھے تو حضرت مولانا علی میاںؒ نے ایک خاص انداز اور مخصوص لہجہ میں مولانا ڈاکٹر ندوی کو ہدایت دیتے ہوئے مذکورہ بالا جملہ ارشاد فرمایا تھا۔

حضرت شیخ الحدیث اور مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی کے گہرے تعلق اور استاذ و شاگرد کے پُرخلوص رشتہ کو سمجھنے کے لئے یہ جملہ ایک تاریخی اور دستاویزی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث کی شخصیت در اصل ایک جامع کمالات اور ہشت پہل شخصیت تھی، آپ کی پوری زندگی در کفے جام شریعت اور در کفے سندان عشق کی مکمل تفسیر و تشریح تھی، آپ کے علمی و دینی فیض سے عرب و عجم جس طرح مستفید اور سرشار ہوئے اور لاکھوں بندگان خدا نے جس طرح آپ کے میخانۂ دین وعلم سے نہ صرف جرعہ کشی کی بلکہ اپنی سرمستی وفیض رسانی سے ایک عالم کو سرشار رکھا، وہ تاریخ کا ایک ناقابل تردید حصہ ہے، نصف صدی تک مظاہر علوم سہارنپور کی مسند حدیث کو آپ نے زینت بخشی جہاں ہزاروں طالبان علوم حدیث آپ سے فیض یاب ہوتے رہے اور حدیث کے لعل و جواہر سے اپنے دامن مراد کو بھرتے رہے، پھر پچاسوں نامور خلفاء وتلامذہ آپ کی نگاہ کیمیا اثر سے صیقل ہو ہوکر نکلے اور اشاعت علم ودین اور اصلاح وارشاد کا مقدس فریضہ انجام دیا۔

آفتاب حدیث سے مستفید ہونے والے ہزاروں ستاروں کی جھرمٹ میں حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحب ندوی کی حیثیت ایک بدر منیر کی ہے کہ آپ نے نہ صرف حضرت شیخ الحدیث کے علوم سے استفادہ اور کسب فیض کیا بلکہ آپ کے علوم و معارف کو محققانہ اور تقاضائے زمانہ کے موافق اسلوب میں وسیع پیمانہ پر دنیا کے گوشہ گوشہ تک پہونچانے کی سعی جمیل کی، جس پر حال میں شائع ہونے والی حضرت شیخ الحدیث کی شاہکار تصنیف ''اوجز المسالک إلی موطأ مالک'' کی دیدہ زیب اٹھارہ جلدیں شاہد عدل ہیں، جو حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحب ندوی کی تحقیق وکوشش سے ابوظبی سے شائع ہوئیں اور بہت تیزی کے ساتھ عالم عرب میں پھیل رہی ہیں اور علمی حلقوں میں مقبول

ہورہی ہیں۔

مولانا ڈاکٹرتقی الدین ندوی مظاہری نے عام روایتی انداز اور دیگر طالبان حدیث کی طرح حضرت شیخ سے استفادہ کرنے پر اکتفانہیں کی بلکہ زمانہ قدیم کے محدثین عظام کے طرز پر باضابطہ حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں زانوئے تلمذتہہ کر کے خصوصی طور پر کسب فیض کیا، یہ کسب فیض سرسری نہیں بلکہ غائرانہ اور محققانہ تھا جب کہ یہ حقیقت مسلم ہے کہ فن حدیث کو اگر سرسری طور پر حاصل کیا جائے تو بہت آسان اور سہل ہے لیکن اس فن کو غائرانہ نگاہ اور گہرے رسوخ کے ساتھ حاصل کیا جائے تو جوئے شیر لانے سے کم نہیں، خود حضرت شیخ الحدیث مولانا کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں ''حدیث پاک کا فن سرسری حیثیت سے انتہائی آسان اور مہارت کی حیثیت سے انتہائی مشکل ہے، استاذ کے سامنے صحاح کا پڑھ لینا تو سرسری کی بھی ابتدا ہے، مہارت کی ابتدا یہ ہے کہ صحاح پڑھ لینے کے بعد کسی واقف فن کی ماتحتی میں اس کے پاس رہ کر ایک دوسال مطالعہ کرے، اس کے بعد وہ اپنی جگہ رہ کر اپنی بساط کے موافق ترقی کرسکتا ہے''

مولانا ڈاکٹرتقی الدین صاحب ندوی کی ہمت بلند نے مہارت حاصل کرنے کی حیثیت سے حدیث پاک کے فن کو حاصل کرنا چاہا اور فراغت کے بعد حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں پورے ایک سال قیام کر کے اس فن کے رموز واسرار اور اشارات وکنایات سے واقف ہوئے اور اس طرح واقف ہوئے کہ اخیر زمانہ میں فن حدیث کی حریم ناز کے محرم خاص قرار پائے۔

حضرت شیخ الحدیث سے مولانا ڈاکٹرتقی الدین صاحب ندوی کے تعلق کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب آپ پہلی بار ندوہ کے بجائے مظاہر علوم داخلہ کے لئے تشریف

لے گئے اور حضرت شیخ نے جب اس کی وجہ پوچھی تو مولانا نے فرمایا تھا کہ ندوہ میں داخلہ تو آسان تھا لیکن وظیفہ کی گنجائش نہیں تھی ،اس کے جواب میں حضرت شیخ نے عرض کیا کہ پیارے: یہاں روٹی کا سوال نہیں لیکن ہمارا تمہارا جوڑ کیسے بیٹھے گا ،لیکن قدرت کی کرشمہ سازی اور مولانا کی قسمت دیکھئے کہ پھر ایسا جوڑ بیٹھا کہ مولانا کے بیان کے مطابق حضرت شیخ مولانا کی نہ صرف آرام و راحت اور کامیابی کی فکر رکھتے بلکہ ہر طرح کی علمی، دینی، اصلاحی اور معاشی فکر رکھتے تھے،مولانا خود اپنے ایک مضمون بعنوان ''مولانا طاہر منصور پوری '' میں تحریر فرماتے ہیں: اس ناچیز کا حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ سے تعلق ۱۹۵۲ء سے قائم ہوا تھا جو آخری دم تک رہا، طالب علمی میں حضرت کے یہاں قیام و طعام بھی اکثر رہتا تھا۔(الشارق ج۵ش۲) پھر جب ندوہ میں تدریسی خدمات انجام دینے کا خیال ہوا تو حضرت شیخ نے مولانا کو لکھا، یہ ناکارہ اس کے سوا کیا کرسکتا ہے کہ اللہ جل شانہ سے تمہارے لئے دارین کی ترقیات کی دعا کرے، مالک اپنے فضل وکرم سے اپنی رضا اور مرضیات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نامرضیات سے حفاظت فرمائے ،علی میاں کی خدمت میں رہنے کی کوئی صورت پیدا ہو سکے تو بہت ہی بہتر ہے، ..... میں نے آج ہی ان کی خدمت میں آپ کے حکم کے موافق زوردار سفارش لکھ دی ہے،(الشارق ج۶ش۲) پھر جب ندوہ میں مولانا حدیث کی بڑی کتابوں کا درس دینے لگے تو بھی حضرت شیخ مستقل طور پر آپ کی دینی واصلاحی وعلمی تربیت کا پورا خیال رکھتے تھے اور مختلف خطوط کے ذریعہ بیش بہا نصیحتوں سے نوازتے ، ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں تمہارے لئے میرے نزدیک بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ لکھنؤ کے دوران قیام تو مستقل طور سے کوئی وقت علی میاں کے پاس یا مولوی منظور صاحب کے پاس گزارا کرو اور کم از کم تعطیل کا زمانہ

نظام الدین میں مولوی یوسف صاحب کے پاس گزارا کرو کہ ان کی ہر تقریر میں نہایت اہتمام سے شریک رہو، جب ارادہ کرو میرا خط ان کے نام لیتے جاؤ تو اس میں لکھ دوں گا کہ وہ تمہیں باہر نہ چلتا کر دیں، کچھ دن اپنے پاس رکھیں۔ (الشارق ج۶ ش۵)

مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحب ندوی مظاہری کو ایک بار بعض معاشی پریشانیوں کے تحت طب پڑھنے کا خیال ہوا اور حضرت شیخ سے مولانا نے اس سلسلہ میں مشورہ کیا اور رائے مانگی تو حضرت شیخ نے خط لکھا۔

عزیزم سلمکم اللہ تعالیٰ.....بعد سلام مسنون !

عنایت نامہ پہونچا، جس سے بجائے مسرت کے قلق ہوا، تم نے لکھا کہ عربی پڑھنے سے معاشی حالت تو درست نہیں ہوتی، اول تو یہ چیز بالکل غلط ہے میرا تو ذاتی تجربہ یہ ہے کہ بعض عربی پڑھنے والوں کی معاشی حالت ایسی بہتر ہے کہ اگر وہ عربی نہ پڑھتے تو بظاہر احوال ایسی اچھی حالت ان کی معاشی حیثیت سے کہیں بھی نہ ہوتی، وہ اپنے ہم جنس رئیسوں سے معاشی حالت میں بہت زیادہ بڑھے ہوں، دوسرے اگر اس کو مان ہی لیا جائے تو یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دینی علوم حاصل کرنے کا موضوع ہی معاشی حالت کا درست کرنا نہیں ہے۔ احمق اور پاگل ہیں وہ بیوقوف جو علم دین کو معاشی حالت درست کرنے کے سمجھتے ہیں، اس کا موضوع تو معادی حالت درست کرنا ہے، کسی چیز سے اس کے موضوع کے خلاف کی توقع ہی لغو ہے، یہ سوچنے کی چیز ہے کہ موت ہے جو ہر حال میں آنے والی ہے کسی حال میں ٹلنے والی نہیں اور معادی حالت اگر خراب ہوگئی تو اس کی ہلاکت اور بربادی دائمی ہے جس کا نہ کوئی حل نہ منتہا، درحقیقت ہم لوگوں کو عموماً یہ خبط سوار ہو جاتا ہے کہ ہم ان پاگلوں کی نگاہ میں ذلیل ہونے کو اہم سمجھنے لگتے ہیں جن کی نگاہ میں ذلت وعزت کا مدار

دنیوی ترقی ہے اور فروغ ہے حالانکہ اگر اللہ جل شانہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے تو ہم اس دنیا میں منہمک لوگوں کو اس سے زیادہ ذلیل سمجھنے لگیں جتنا وہ ہمیں سمجھتے ہیں ۔

لوگ سمجھیں مجھے محروم وقار و تمکیں
وہ نہ سمجھیں کہ مری بزم کے قابل نہ رہا

مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحب ندوی مظاہری کا حضرت شیخ سے یہ تعلق بڑھتا ہی گیا اور پھر حضرت شیخ الحدیث کے اعتماد و اعتبار کا وہ درجہ آپ نے حاصل کرلیا جو بہت سے خدام و مسترشدین کے لئے باعث رشک اور مولانا کے لئے سرمایۂ سعادت ہے، اس تعلق کا نتیجہ تھا کہ حضرت شیخ نے بذل المجہود کی تصحیح وطباعت کے لئے باضابطہ مولانا کو بلایا، مولانا اس وقت گجرات میں شیخ الحدیث تھے، چھٹی لے کر مولانا ایک سال کے لئے صرف اسی کام کی غرض سے حاضر ہوئے، پھر دوسرے سال اوجز المسالک اور بذل المجہود کی طباعت کے لئے مصر بھیجا جہاں بذل المجہود زیور طبع سے آراستہ ہوئی، اوجز المسالک رہ گئی تھی جس کی طباعت نئی تحقیق کے ساتھ انتہائی دیدہ زیب شکل میں اب ہوئی۔

مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحب مدظلہ پر حضرت شیخ کی عنایت وتوجہ اور شفقت و محبت کا اظہار اس واقعہ سے بخوبی ہوتا ہے جو خود مولانا نے احقر کو بتایا کہ حضرت شیخ کی آخری علالت کے زمانہ میں حضرت جب ہندوستان تشریف لائے، پھر شدت علالت کی بنیاد پر مدینہ واپسی ہورہی تھی، اس وقت آپ کا قیام دہلی میں بھائی کرامت کے مکان پر تھا، کسی کو مصافحہ کی اجازت نہیں تھی، حضرت شیخ کے خلیفہ مولانا منور صاحب کے پاس مولانا تقی الدین صاحب حاضر ہوئے اس وقت مولانا کے نامور فرزند مولانا ڈاکٹر ولی الدین صاحب بھی ساتھ تھے، شیخ نے مولانا تقی الدین صاحب کی صورت دیکھتے ہی کہا کہ مولوی

تقی کو بلاؤ، مولانا قریب گئے تو حضرت شیخ نے فرمایا: مولوی صاحب! مجھے تمہارا بڑا انتظار تھا اور پوچھا کہ کتاب ''الزہدالکبیر'' کہاں ہے؟ مولانا اس وقت کتاب اپنے ساتھ لے کر حاضر ہوئے تھے، ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ میرے ہاتھوں میں ہے، مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی سے حضرت شیخ نے فرمایا کہ علی میاں کا مقدمہ پڑھو، مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحب نے آخری سطروں کی طرف اشارہ کیا اور مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی مدظلہ وہ عبارت پڑھ کر حضرت شیخ کو سنانے لگے، لیکن مرض کی شدت اور ضعف کی وجہ سے حضرت شیخ پر غشی طاری ہوگئی جس پر مولانا عبدالحفیظ صاحب نے پڑھنا بند کر دیا۔

اس واقعہ سے مولانا تقی الدین صاحب ندوی مظاہری دامت برکاتہم پر حضرت شیخ کی عنایت وشفقت کا پورا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، ساتھ ہی حضرت شیخ کے حدیثی اور تصنیفی ذوق کا بھی پتہ چلتا ہے اس موقع پر مولانا ڈاکٹر ولی الدین صاحب بھی حاضر تھے جس کی برکت یہ ہوئی کہ مولانا کو حضرت شیخ کی تصنیف ''جزء حجۃ الوداع وعمرات النبی'' کی تحقیق وتعلیق کی سعادت نصیب ہوئی جو حکومت ابوظبی کی وزارت اوقاف کی طرف سے بڑی تعداد میں شائع ہوئی، مولانا ولی الدین صاحب ندوی نے حضرت شیخ پر عربی زبان میں ایک مقالہ بھی لکھا جو عرب اہل علم میں بہت مقبول ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی کی ہر کامیابی پر بہت خوشی محسوس کرتے اور دعاؤں سے نوازتے، چنانچہ جب مولانا کی پہلی اور مقبول عام تصنیف ''محدثین عظام'' پائے تکمیل کو پہونچی تو حضرت شیخ نے خلاف معمول اس کتاب کے لئے شاندار تحسینی کلمات لکھے جو آج بھی کتاب مذکور کی پیشانی کی زینت ہیں حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں ''عزیز محترم مولانا الحاج مولوی تقی الدین صاحب ندوی

مدرس حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے متفرق علمی مضامین جو وقتاً فوقتاً رسائل میں شائع ہوتے رہے، اکثر سنتا رہا، ان کی کتاب ''محدثین عظام اوران کے علمی کارنامے'' کے مضامین جو بعض رسائل میں شائع ہوئے ہیں کبھی کبھی سنے اور معلوم ہوا کہ یہ سب مضامین کتابی صورت میں شائع ہورہے ہیں، اس سے بہت مسرت ہوئی ، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ ان مضامین سے اہل علم کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے اور مولانا موصوف کے لئے دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے ،مولانا موصوف کے علوم وفیوض سے طلبہ کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے اور کتاب کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے ،اس ناکارہ کو اس قسم کے مضامین کی عادت نہیں ،لیکن دعا سے دریغ نہیں ، دل سے دعا کرتا ہوں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کی یہی عنایت وشفقت اورتعلق خاص تھا جس نے مولانا ڈاکٹرتقی الدین ندوی مدظلہ العالی کو مجبور کردیا کہ وہ حضرت شیخ الحدیث کے کام اور پیغام کو آگے بڑھاتے رہیں، چنانچہ حضرت شیخ الحدیث کی مقبول عام اورشہرۂ آفاق تصنیف اوجز المسالک کی اشاعت اپنی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ایسے شاندار انداز میں کرائی کہ بقول مولانا اسماعیل بدات مرحوم'' حضرت شیخ کی روح مبارک بھی خوشی ومسرت سے جھوم رہی ہوگی، ماشاءاللہ کیا طباعت، کیا حرف، کیا تجلید ہر چیز دیدہ زیب'' اس طرح مولانا نے حضرت شیخ کے کام کوآگے بڑھایا اور پیغام کو عام کرنے کی تدبیر یہ کی کہ ان کی شخصیت پر دوروزہ عالمی مذاکرۂ علمی کا انعقاد کیا جوایک تاریخی مذاکرۂ علمی تھا، جس میں ہندوستان اور ہندوستان سے باہر کے لوگوں نے شرکت کی اورحضرت شیخ الحدیث کے پیغام سے دنیا کو روشناس کرایا گیا اورآئندہ بھی مزید اس کی فکر رکھنے کا فیصلہ لیا گیا۔

نوٹ: حضرت اقدس شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں کی برکت سے دادا جان نے جن کتابوں کی تحقیق کی ہے، یا ان کی نگرانی میں شائع ہوئی ہیں، ان کی تعداد ایک سو جلدوں سے متجاوز ہیں، یہ وہ ہیں جو عرب وعجم میں پھیل رہی ہیں، ان میں سے اکثر انٹر نیٹ پر بھی آگئی ہیں، www.Taquiddinnadwi.com پر پڑھنے والوں کی تعداد ساڑھے پانچ ہزار سے زائد ہے، ان کے علاوہ آپ کی مؤلفات جو اردو زبان میں شائع ہوئی ہیں ان میں بعض کا انگریزی اور ''محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے'' کا فارسی میں بھی ترجمہ ہوگیا ہے، ان کے علاوہ اردو عربی کے مقالات کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے، جس کو آپ کی سیرت ذاتیہ میں بیان کردیا گیا ہے۔

(فریدالدین ندوی)

مکاتیب

شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے مکتوبات
حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مدظلہ کے نام

عزیزم سلمہ اللہ تعالی..... بعد سلام مسنون!

اس وقت کارڈ پہونچا تم نے جس حسن ظن کا اس ناپاک کے ساتھ اظہار کیا ہے کاش میں اس قابل ہوتا حق تعالی شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہارے حسن ظن کو سچا کردے، امتحان کی کامیابی سے مسرت ہوئی حق تعالی شانہ اپنے لطف وکرم سے دارین کی ترقیات سے نوازے، تم نے آئندہ سال فراغ کے بعد کچھ ایام یہاں گزارنے کا خیال ظاہر کیا، میرے ناقص خیال میں حضرت اقدس مدنی دامت مجدہم کی خدمت میں گزارنا زیادہ مفید ہوگا خدا کرے یہ سعادت میسر ہوجائے۔

صوفی عبدالاحد بھی کئی دن سے تمھارے خط کو کئی مرتبہ دریافت کرچکے ہیں وہ دیکھ کر بہت مسرور ہوئے، علی میاں تو آج کل بمبئی ہیں اس خط کے پہونچنے تک یا اس کے بعد واپس ہوں تو بشرط سہولت سلام مسنون۔

فقط والسلام

زکریا (۱/۸/۱۹۵۳ء) موافق ۲۰/۱۱/۱۳۷۲ھ

حضرت تحریر فرماتے ہیں: جس کمال کی تمنا تم نے لکھی ہے یہ تو اصل مقصود ہے، یقین ہی کی پختگی سے ایمان کی پختگی ہے، مگر ساتھ تم یہ بھی لکھ رہے ہو نہ سہارنپور آسکتا ہوں نہ کہیں اور جاسکتا ہوں، ایسی حالت میں یہ ناکارہ بجز اس کے کہ تمہارے لئے دعاء کرے اور کیا کرسکتا ہے، کام تو جو بھی ہو دین کا ہو یا دنیا کا اس کے لئے مناسب جد وجہد اور سیکھنے سے آتا ہے، تمہارے لئے میرے نزدیک بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ لکھنؤ کے دوران قیام میں تم مستقل طور سے کوئی وقت علی میاں کے پاس یا مولوی منظور صاحب کے پاس گذارا کرو کم از کم تو تعطیل کا زمانہ نظام الدین میں مولوی یوسف صاحب کے پاس گزارو، ان کی تقریر میں نہایت اہتمام سے شریک رہو، جب ارادہ کرو میرا خط ان کے نام لیتے جاؤ، اس میں میں لکھ دونگا وہ تمھیں باہر نہ چلتا کریں، کچھ دن اپنے پاس رکھیں۔

حدیث کا فن سرسری حیثیت سے نہایت آسان ہے مہارت کی حیثیت سے نہایت مشکل ہے، اور استاذ کے سامنے صحاح کا پڑھ لینا تو سرسری کی ابتدا ہے، مہارت کی ابتدا یہ ہے کہ صحاح پڑھ لینے کے بعد کسی واقف فن کی ماتحتی میں اس کے پاس رہ کر ایک دو سال مطالعہ کرے، اس کے بعد وہ اپنی جگہ رہ کر اپنے بساط بھر ترقی کرسکتا ہے تم نے جس محبت کا اس ناپاک کے ساتھ اظہار کیا اللہ اپنے فضل وکرم سے تمھارے حسن ظن کے موافق اس کے ثمرات سے تمھیں متمتع فرمائے۔

فقط والسلام

زکریا (۲۹/ جمادی الآخر ۱۳۷۳ھ ۵/ مارچ ۱۹۵۴ء)

عزیزم سلمکم اللہ تعالی.....بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا جس سے بجائے مسرت کے قلق ہوا، تم نے لکھا ہے کہ عربی پڑھنے سے معاشی حالات درست نہیں ہوتی، اول تو یہ چیز بالکل غلط ہے، میرا تو ذاتی تجربہ یہ ہے کہ بعض عربی پڑھنے والوں کی معاشی حالات ایسی بہتر ہے کہ اگر وہ عربی نہ پڑھتے تو کہیں بظاہر احوال ایسی اچھی حالت ان کی معاشی حیثیت سے کہیں بھی نہ ہوتی، وہ اپنے ہم جنس رئیسوں سے معاشی حالات میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں، دوسرے اگر اس کو مان ہی لیا جائے تو یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دینی علوم حاصل کرنے کا موضوع ہی معاشی حالات درست کرنا نہیں ہے۔

احمق و پاگل ہیں وہ بیوقوف جو علم دین کو معاشی حالات درست کرنے کے لئے پڑھتے ہیں، اس کا موضوع تو معادی حالات درست کرنا ہے، کسی چیز سے اس کے موضوع کے خلاف کی توقع ہی لغو ہے، یہ سوچنے کی چیز ہے کہ موت ہے جو بہر حال آنے والی ہے کسی حالت میں ٹلنے والی نہیں اور معادی حالت اگر خراب ہوگئی تو اس کی ہلاکت اور بربادی دائمی ہے جس کا نہ کوئی حل اور نہ منتہا، درحقیقت ہم لوگوں کو عموماً یہ خبط سوار ہوجاتا ہے کہ ہم ان پاگلوں کی نگاہ میں ذلیل ہونے کو اہم سمجھنے لگتے ہیں جن کی نگاہ میں ذلت وعزت کا مدار دنیوی ترقی اور فراغ ہے حالانکہ اگر اللہ جل شانہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے تو ہم اس دنیا میں منہمک لوگوں کو اس سے زیادہ ذلیل سمجھنے لگیں جتنا وہ ہمیں سمجھتے ہیں ۔

لوگ سمجھیں ہمیں محروم وقار و تمکیں
وہ نہ سمجھیں کہ میری بزم کے قابل نہ رہا

علی میاں سے زیادہ اختلاط رکھا کریں اگر وہ رائے بریلی سے آ گئے ہوں تو ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔

فقط والسلام

زکریا (مظاہر علوم) ۷/ جمادی الاخری ۱۳۷۲ھ، ۲۲ فروری ۱۹۵۳ء

مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی، لیکن اس خبر سے مسرت نہ ہوئی کہ کوئی علمی مشغلہ میسر نہ آیا، ضرور کوشش کرتے رہیں کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے میسر فرمائے، اگر ممکن ہو سکے تو کبھی کبھی کچھ روز کے لئے نظام الدین کا سفر مولانا یوسف صاحبؒ کے حج سے واپسی کے بعد ضرور کر لیا کریں، ان شاء اللہ وہاں کا آنا جانا مفید ہوگا، جو آپ نے بڑے اشتیاق سے لکھا ہے۔

۱۹/ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ ۵/ ستمبر ۱۹۵۵ء

ندوۃ العلماء میں ملازمت کے لئے حضرت شیخ الحدیث کی زوردار سفارش:

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم ..... بعد سلام مسنون!

مفصل مسرت نامہ پہونچا، ان حالات میں یقیناً آپ کو شوال تک وہاں (مانا) قیام کرنا ہی چاہئے ورنہ ساری محنت بیکار ہو جائیگی، یہ ناکارہ اس کے سوا کیا

کرسکتا ہے کہ اللہ جل شانہ سے تمہارے لئے دارین کی ترقیات کی دعا کرے، مالک اپنے فضل وکرم سے اپنی رضا ومرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، اور نامرضیات سے حفاظت عطا فرمائے، علی میاں کی خدمت میں رہنے کی کوئی صورت پیدا ہوسکے تو بہت ہی بہتر ہے وہ دو ہفتہ سے لاہور حضرت اقدس رائے پوری کی خدمت میں گئے ہوئے ہیں طویل دورے سے بھوپال کے اجتماع میں شریک ہوکر سیدھے لاہور چلے گئے تھے ایک ماہ وہاں قیام کا ارادہ ہے، میں نے آج ہی ان کی خدمت میں آپ کے حکم کے موافق زوردار سفارش لکھی ہے۔

فقط والسلام

زکریا (مظاہر علوم) یکم جمادی الثانی ۷۶ھ موافق ۳ رجنوری ۱۹۵۷ء

عزیزم عافاکم اللہ!

بعد سلام مسنون اس وقت عنایت نامہ پہونچا، اس سے مسرت ہوئی کہ علی میاں نے آپ کے دارالعلوم میں جگہ مل جانے کا وعدہ کیا ہے، حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے اس کو باحسن وجوہ تکمیل تک پہونچائے آپ کی تعمیل حکم میں ان شاء اللہ علی میاں کی خدمت میں یہ ناکارہ پھر سفارش لکھ دے گا اور وعدہ کی یاددہانی بھی کردے گا، ممکن ہے کہ وہ ایک دو دن میں یہاں تشریف لائیں۔ فقط والسلام

زکریا (مظاہر علوم) ۷ رشوال ۷۶ھ موافق ۷ رمئی ۱۹۵۷ء

عزیزم عافاکم اللہ وسلم بعد سلام مسنون!

اس وقت عنایت نامہ پہونچا، مژدۂ عافیت اور احوال سے مسرت ہوئی، حق شانہ تدریس اور نگرانی میں کامیابی عطاء فرمائے، عیدالاضحیٰ کی تعطیل میں اگر گھر جانا ضروری ہے تب تو وہ مقدم ہے، اور اگر وہاں کے سوا اور کہیں جانے کا خیال ہو تو نظام الدین یقیناً سہارنپور سے بہرنوع مقدم ہے کہ وہاں کا سفر دینی ہے اور یہاں کا سفر محض تفریح اور دوستانہ ملاقات ہے، اگر آپ اس وقت ندوہ سے گھر ہو کر آئے ہیں تو پھر نظام الدین کو بندہ کے نزدیک ترجیح ہے، علی میاں رائے پور تشریف رکھتے ہیں، پرسوں کو روانگی تجویز ہے، چاہتا تھا کہ ان ہی کے ہاتھ جواب ارسال کروں مگر یہ ڈر ہے کہ پہلے کی طرح ضائع نہ ہو جائے۔ فقط

زکریا ۱۳/ذیقعدہ ۷۶ھ ۱۱/جون ۱۹۵۷ء

ندوہ کے قیام کے زمانے میں تبلیغی کام میں شرکت:

ندوہ میں تبلیغی کام شروع ہوا تھا، کسی جماعت میں شریک ہو کر جمعرات کو باہر جانا ہوا تھا اس پر حضرت کی خدمت میں عریضہ لکھا جس کا جواب حسب ذیل آیا۔

مکرم ومحترم زادت مکارمکم ..... بعد سلام مسنون!

اس وقت گرامی نامہ پہونچا، اس سے مسرت ہوئی کہ تبلیغ میں شرکت ہوئی، حق تعالیٰ شانہ قبول فرمائیں اور مبارک فرمائیں، صرف میرا ہی نہیں بلکہ علی میاںؒ کا بھی بار بار

کا تجربہ ہے کہ ہم لوگوں کی مدلل اور بااصول تقریر اس قدر مؤثر اور قلوب کو ابھارنے والا نہیں ہوتی جتنی مولانا یوسف صاحبؒ کی، اس لئے جماعتوں کے علیٰ التبادل کچھ وقت نظام الدین ضرور گزارنے کی کوشش کریں، کسی جماعت کے ساتھ آپ بھی جاسکیں تو اچھا ہے، اس وقت عید (عیدالاضحیٰ) کی تعطیل ہورہی ہے، اس میں اچھا وقت ملے گا۔

زکریا

۱۳/ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ ۱/۶/۱۹۵۸ء

حضرت مولانا سعید احمد صاحب مفتی اعظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کی وفات پر مکتوب الیہ نے ایک تعزیتی خط حضرت شیخ کی خدمت میں تحریر کیا جس کا جواب حسب ذیل آیا:

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم ..... بعد سلام مسنون!

اس وقت تعزیتی گرامی نامہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا، واقعی مفتی صاحب کے حادثہ سے مدرسہ کو افتاء کی دقت پیش آگئی، افتاء کا مسئلہ بڑا نازک ہے اور مفتی صاحب مرحوم سے بڑی بےفکری ہم سب کو تھی، آپ حضرات نے جو احسان مرحوم پر اور ہم سب پر دعائے مغفرت اور ایصال ثواب سے کیا حق تعالیٰ شانہ اپنے شایانِ شان اس کی جزائے خیر عطا فرمائے، علی میاںؒ کی خدمت میں سلام مسنون، حضرت مدنی کی طبیعت بدستور ایک حال پر چل رہی ہے یعنی ویسے اچھی ہے مگر استنجا اور نماز جب ہر سہ امور جمع ہو

جاتے ہیں تو چند منٹ کو اثر محسوس ہوتا ہے، آج سے سبق شروع کرنے پر شدت سے زور تھا مگر ابھی معلوم ہوا کہ مولوی حفظ الرحمٰن صاحب اور ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پُر زور خطوط سے جو بیک وقت دونوں جگہ سے پہونچے ایک ہفتہ کے لئے التواء قبول فرمایا۔

فقط والسلام

زکریا مظاہر علوم

۱۱/صفر/۱۳۷۷ھ ۷/۹/۱۹۵۷ء

فرمایا کہ تمہاری روانگی کے دن اخبار میں ندوہ میں طویل تعطیل کا اعلان پڑھ لیا تھا، نہایت قلق ہوا، اتنا وقت نہ تھا کہ تم کو دہلی سے خط لکھ کر بلا سکتا دل چاہتا رہا کہ تم کو کسی طرح دیکھ لوں۔

زکریا

۲۷/ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ ۲۵/جولائی ۱۹۵۷ء

مکرم ومحترم مدفیوضکم .....سلام مسنون!

اسی وقت گرامی نامہ پہونچا، تمہارے سفر کا حال علی میاںؒ سے معلوم ہوتا رہا، یہ ناکارہ سفر کی کامیابی کے لئے دل سے دعا کرتا ہے، ماہ مبارک سر پر ہے اور مشغولی زیادہ، اس لئے مختصر ہی پر قناعت کرتا ہوں، تم نے جو اشکال چندہ پر رکھا ہے وہ تو سب جگہ یکساں ہے لیکن مدارس کا چلانا بھی ضروری ہے، **مالا یدرک کلہ لا یترک**

کلہ آئندہ عید سے پہلے بندہ کے کسی خط کا انتظار نہ کریں، علی میاںؒ کو اگر خط لکھیں تو بعد سلام مسنون لکھ دیں کہ آپ کے دوسرے گرامی نامے کے جواب لکھنے کی تو توفیق نہ ہوئی اور اب رمضان میں وقت نہیں ملے گا۔ فقط

زکریا بقلم: شمیم

۲۹/۱/۱۹۵۹ء ۱۹/رجب المرجب ۱۳۷۸ھ

اسی زمانے میں ایک خط میں اپنی معاشی پریشانی اپنے یہاں قحط سالی کا ذکر کیا تھا، اس کا جواب حسب ذیل ہے۔

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم بعد سلام مسنون!

اس وقت مسرت نامہ پہونچا، حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کی اس محبت کو جو اس سیہ کار ناکارے سے مالک کی ستاری کی وجہ سے محض حسن ظن سے ہوگئی ہے، طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے قحط سالی اور خانگی پریشانیوں کے لئے خصوصیت سے دعاء کرتا ہوں۔

اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے رزق کا دروازہ مفتوح فرمائے، اور دارین کی ترقیات سے نوازے، معمولات پر مداومت ترقی کا اقرب ترین راستہ ہے، شرعی معذوریاں الگ ہیں، اس کے علاوہ ناغہ نہ ہوا کرے، علی میاں کی خدمت میں سلام مسنون اہتمام سے انکی خدمت میں حاضر ہوتے رہا کریں، مولوی معین اللہ سے میرا

سلام مسنون کہہ دیں، یہ ناکارہ ان کی صحت کے لئے بھی دل سے دعا گو ہے، پشت کا مضمون علی میاںؒ کو دکھلا دیں۔ والسلام

زکریا، ۹/ جمادی الاولی ۷۷ھ ۳/۱۲/ ۱۹۵۷ء

ایک عزیز عین الحق چچا کے انتقال پر حضرت شیخ الحدیثؒ کا گرامی نامہ:

عزیزم گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم ..... بعد سلام مسنون!

اس وقت مسرت نامہ پہونچا مژدۂ عافیت اور حالات سے مسرت ہوئی، یہ ناکارہ دعاء کرتا ہے کہ حق تعالی شانہ دارین کی ترقیات سے نوازے چچا صاحب (یہ میرے خاندانی چچا عین الحق مرحوم تھے) کے حادثہ کی خبر سے قلق ہوا، حق تعالی شانہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے، لاہور سے حضرت رائپوری زادمجدہم کے خطوط روزآنہ بلا ناغہ آتے رہتے ہیں کبھی کبھی ۴، ۵ خطوط جمع ہوجاتے ہیں ان میں علی میاں کی خبریں اور مشغلہ بھی لکھا ہوا ہوتا ہے، آج کی ڈاک سے علی میاں کا بھی خط آیا ہے آخر فروری میں آنے کو لکھا ہے، کل کی ڈاک سے مولوی محمد ثانی صاحب کا خط تھا آج ۲۲ رفروری کو یہاں پہونچنے کو لکھا ہے، آپ کے دارالاقامہ (سلیمانیہ) کی سہولت تکمیل کے لئے بھی دعاء کرتا ہوں۔

فقط والسلام

زکریا مظاہر علوم ۲۹/۲/ ۵۸ء ۹/ شعبان ۱۳۷۷ھ

عنایت فرمایم سلمکم اللہ تعالی..... بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی، خواب انشاءاللہ مبارک ہے علم حدیث اور وحی منزل سے انشاءاللہ کسی وقت خصوصی مناسبت کی طرف اشارہ ہے۔

۲۸/ذیقعدہ ۷۷ھ موافق ۱۹/۶/۱۹۵۸ء

اس کے بعد حضرت مولانا علی میاں کی گفتگو کو نقل کر کے حضرت شیخ کو بھیج دیا، جواب حسب ذیل آیا:

عزیزم عافاکم اللہ وسلم..... بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا، علی میاں کا حسن ظن اور ان کا اس ناکارہ سے تعلق سر آنکھوں پر، مگر اس ناکارہ کے پاس رہ کر آپ کے اوقات بالکل ضائع ہوں گے اہلیت تو پہلے بھی نہیں تھی، ذوق وجذبہ کام کرنے کا ضرور تھا، جس کو اب امراض نے بالخصوص دماغ کے ضعف نے چلتا کر دیا ہے، ایسی حالت میں آپ کے لئے اضاعت وقت کے سوا اور کیا ہے، یہ ناکارہ دعاء کرتا ہے کہ حق تعالی شانہ آپ کو علم وعمل اور دارین کی ترقیات سے نوازے، مکان پر قحط کی حالت سن کر بڑا فکر وقلق ہوا، حق تعالی شانہ اپنے فضل وکرم سے ہر قسم کی مدد فرمائے، علی میاں سے بشرط سہولت سلام مسنون، حضرت رائپوری زادمجدہم سے متعلق ہر اطلاع میں ان کے پاس بھیجتا رہتا ہوں۔ فقط

زکریا، مظاہر علوم، ۲۴/ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ، ۱۴/۷/۱۹۵۸ء

لکھنؤ پہونچ کر جو خط حضرت شیخ کو لکھا تھا اس کا جواب حسب ذیل آیا۔

عزیزم عافاکم اللہ..... بعد سلام مسنون!

میں تو بھوپال کے اجتماع سے واپسی پر حسب وعدہ انتظار میں رہا کئی دن بعد علی میاں زادمجدہم سے معلوم ہوا کہ آپ واپس پہونچ گئے عنایت نامہ سے سفر کا ارادہ معلوم ہوا، حق تعالی شانہ اپنے فضل وکرم کے ساتھ ثمرات وبرکات کے ساتھ تکمیل فرمائے، مدرسہ کی خدمت جو بھی ہوجائے سعادت ہے، حق تعالی شانہ اخلاص سے مدرسہ کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائے تم نے اپنے گاؤں میں تبلیغی ضرورت کو لکھا ہے یہ سلسلہ تو سبھی جگہ ضروری ہے، اور بغیر سعی کے کوئی کام ہوتا نہیں، کوشش جاری رکھیں، تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نظام الدین کی آمد ورفت کو اس وقت مالک نے اس کا آسان ذریعہ بنادیا ہے وہاں کے کچھ لوگوں کو کچھ دن کے لئے وہاں بھیج دو۔

فقط والسلام

زکریا، مظاہر علوم ۱۷/رجب ۷۹ھ، ۳۰/۱/ ۱۹۵۹ء

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم .....بعد سلام مسنون!

اس وقت گرامی نامہ پہونچا مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی، حضرت اقدس رائے پوری دام مجدہم کی تشریف آوری کی خبریں ایک ہفتہ سے خوب گرم ہیں، اس ہفتے میں جتنے خطوط آئے ان میں آخر ستمبر لکھا ہوا تھا، آج کے خط میں یقین سے ۲۹ ستمبر

لکھا ہے لیکن اس سے پہلے بھی حتمی تاریخیں مقرر ہوئیں مگر عین وقت پر التوا ہوا ایک مرتبہ تو گاڑی پر سامان رکھنے اور سب سے الوداعی مصافحہ کر لینے کے بعد ملتوی ہوا، اس لئے جب تک تشریف آوری نہ ہو جائے اعتماد نہیں (یہ آمد پاکستان سے تھی)، علی میاںؒ شنبہ کو جب ہم لوگ کھانے سے فارغ ہو چکے تو پہونچے تھے، عجلت میں کھانا کھانے کے بعد میں بھی سو گیا تھا، وہ بھی ظہر کے بعد بندہ کے پاس سبق میں شریک ہوئے اور عصر کے بعد وہ لاہور روانہ ہو گئے، اس لئے بات چیت کا وقت نہ ملا، اب غالباً حضرت کے ساتھ انکی واپسی ہو۔

تمہارا یہاں آنا سر آنکھوں پر موجب مسرت، لیکن تمہیں معلوم ہوگا کہ اس مدرسے میں سہ ماہی تک اول تو اسباق کی مقدار سے صرف نظر کر کے تقاریر ہوتی ہیں، اور ششماہی کے بعد تقریر سے صرف نظر کے ساتھ کتابوں کے پورا کرنے کا تقاضا شروع ہو جاتا ہے، اس لئے جب بھی ارادہ کریں وسط شوال میں آئیں، چاہے تین ماہ کے لئے کیوں نہ ہو، ختم سال پر بالکل ارادہ نہ کریں۔

فقط والسلام

زکریا مظاہر علوم ۸/ربیع الاول ۷۸ھ الموافق ۲۴/۹/ ۱۹۵۸ء

اس زمانے میں کبھی کبھی قرآن شریف کی تلاوت کے وقت شدید ہیبت معلوم ہوتی تھی، اس حالت کو حضرت شیخ کو لکھ کر بھیجا جواب حسب ذیل آیا:

ایسے وقت میں تلاوت کو مؤخر کر دیں، حق تعالی کی رحمت کا مراقبہ کیا جائے اور درود شریف پڑھا کریں، علی میاں سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ طلبہ کی بے استعدادی سے کبیدگی صحیح بھی ہے، اور موجب تعجب نہیں کہ یہ بات تو ہر جگہ ہے اللہ تعالی رحم فرمائے۔

۲۸ر محرم الحرام ۱۳۸۱ھ ۱۲ر جولائی ۱۹۶۱ء

ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

''ترمذی شریف'' کے سبق سے مسرت ہے، حق تعالی شانہ اپنے فضل وکرم سے بحسن وجوہ تکمیل کو پہونچائے، اور حدیث پاک کی برکات سے مالا مال فرمائے۔

زکریا ۶ر ذیقعدہ ۸۱ھ ۱۱ر اپریل ۱۹۶۲ء

مکرم ومحترم جناب الحاج مولانا تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت دستی گرامی نامہ پہونچا اور میں یہ سمجھ رہا تھا کہ اس میں مولانا شوق نیموی کے صاحبزادے کی رسید ہوگی اس لئے میں نے سید مختار کے بھانجے کے ساتھ آپ کے نام ایک پرچہ جس میں ان کے مرسلہ رسالہ کی رسید مدرسہ اور ان کی طلب پر ایک روپیہ بھیجا تھا اور ان کے نام کا ایک پرچہ بھی اس میں رکھ دیا تھا، وہ صاحب مولانا منظور صاحب کے نام ایک خط لکھوانے آئے تھے مولانا منظور صاحب کے پاس سے تو رسید اور خط کا جواب آ گیا مگر آپ کے خط میں اس کا ذکر نہیں اس سے تعجب ہوا۔

محدثین عظام کے حالات پر آپ نے جو کچھ لکھا اس سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے قبول فرمائے، لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے، اس ناکارہ کی تحریر کے متعلق معلوم ہے کہ مجھے اس نوع کے مضامین سے بالکل تعلق نہیں، بہت ہی احباب کے اصرار تقاضے ہوئے ہیں مگر میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا لکھوں کیوں کہ اس قسم کے مضامین کبھی لکھنے کی نوبت نہیں آئی اس لئے طبیعت نہیں چلتی، دعا سے بالکل دریغ نہیں، دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مثمر ثمرات و برکات بنائے، بچوں کی چیچک کے افاقہ سے بہت مسرت ہوئی، اللہ کا شکر ہے، مولانا منظور صاحب اس وقت میرے پاس ہیں ان کو سلام مسنون پہونچا دیا ان کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم: محمد عبداللہ غفرلہ

۲/محرم الحرام ۸۶ھ مطابق ۲۳/اپریل ۱۹۶۶ء

محدثین عظام پر حضرت کی تقریظ:

حضرت والا نے اس کے بعد ''محدثین عظام'' کے سلسلہ میں تحریر بھیجی جو کتاب کے شروع میں شائع کی گئی، وہ حسب ذیل ہے:

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم!

عزیز محترم مولانا الحاج مولوی تقی الدین صاحب ندوی مدرس حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے متفرق علمی مضامین جو وقتاً فوقتاً رسائل میں شائع ہوتے رہے، اکثر سنتا رہا، ان کی کتاب ''محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے'' کے مضامین جو بعض رسائل میں شائع ہوئے ہیں کبھی کبھی سنے اور معلوم ہوا کہ یہ سب مضامین کتابی صورت میں شائع ہو رہے ہیں، اس سے بہت مسرت ہوئی، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ ان مضامین سے اہل علم کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے اور مولانا موصوف کے لئے دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے، مولانا موصوف کے علوم و فیوض سے طلبہ کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے اور کتاب کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے، اس ناکارہ کو اس قسم کے مضامین کی عادت نہیں، لیکن دعا سے دریغ نہیں، دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط

محمد زکریا (مظاہر علوم سہارنپور)

۸/ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ ۲۵/ اگست ۱۹۶۶ء

تمہاری طبیعت کی طرف سے بہت ہی فکر لگا رہا، اگرچہ دوسرے لوگوں کے خطوط سے افاقہ کی خبر سنتا رہتا ہوں اللہ کا شکر ہے تمہارے خط سے اطمینان ہوا، تم نے بمبئی سے واپسی میں آنے کو لکھا شوق سے آجاؤ حق تعالیٰ باحسن وجہ ملاقات نصیب فرمائے۔

۱۴/۸/۱۳۸۴ھ ۱۹/ دسمبر ۱۹۶۴ء

مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی، مولوی عبدالباری سلمہ (۱) نے ذکر کے متعلق تذکرہ تو کیا تھا مگر معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک کسی سے بیعت ہی نہیں، ''ابوداود شریف'' و ''ترمذی شریف کی مستقل تقریر کرنی پڑتی ہے اس میں دقت تو ضروری ہے، لیکن ثمرے کے اعتبار سے آپ تو گویا ایک سال میں دوسال کا دورہ پڑھاتے ہیں، جو چیزیں اوروں کو بیس سال میں میسر آتی ہیں، آپ کو دس سال میں حاصل ہو جائیں گی، اگر وہی طالب علم ہوں تو بیشک دوبارہ تقریر میں مشکل ہوتی ہے، لیکن جدید طلبہ کے سامنے تقریر میں کوئی اشکال نہیں۔ زکریا

۲۴/ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۱۶/مارچ ۱۹۶۵ء

عنایت فرمایم سلمہ بعد سلام مسنون!

اسی وقت کارڈ پہونچا، اور ساتھ ہی پارسل بھی پہونچ گیا، اللہ جل شانہٗ مبارک فرماوے، قبول فرماوے، تم نے یہاں آنے کا ارادہ لکھا سر آنکھوں پر جب چاہیں لیکن شعبان کے دوسرے ہفتے میں ارادہ نہ کریں، یہ ناکارہ ۶/شعبان سے ایک ہفتے کے لئے دہلی کا وعدہ کر چکا ہے۔

مولانا منور حسین صاحب کی طبیعت دو ہفتے سے بہت زیادہ خراب ہے، بخار نہایت شدت سے ہے، نیند بالکل ندارد، سحر کا بھی شبہ کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ رحم فرماوے، مولوی نصیر سے معلوم ہوا کہ ان کے نام کوئی خط مولوی قمر علی صاحب کا آیا

(۱) اس ناچیز کے شاگرد تھے، مدرسہ فلاح المسلمین تیندوا رائے بریلی میں ۳۰/سال خدمت کی، ۳۰/اکتوبر ۱۹۹۷ء میں انتقال ہوا۔

ہے، بندے کے پاس تو اس سلسلہ میں کوئی خط نہیں آیا، نہ ان کا نہ ان کی والدہ کا، ان سے بھی فرمادیں کہ وہ شعبان کے دوسرے ہفتے میں ارادہ نہ کریں یا اس سے پہلے آویں یا اس کے بعد، علی میاں تشریف فرما ہوں تو سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۲۱/رجب ۱۳۸۶ھ ۵/نومبر ۱۹۶۶ء شنبہ

حضرت شیخ الحدیث کے چند دیگر خطوط:

تواضع ترقیات کا زینہ ہے:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عین انتظار میں خط پہونچا، مولوی احسان کے خط میں تم نے لکھا ہے کہ زکریا کو بھی میں نے خط لکھا ہے، اس وجہ سے انتظار تھا، مولوی احسان صاحب کا کام اللہ کرے جو جلد ہو جائے، ان کے تضییع وقت سے مجھے بڑی کلفت ہے، اہلیہ کی علالت سے تشویش برمحل ہے، دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت عاجلہ دائمہ عطا فرمائیں۔

اکابر پر اگر تنقید اخلاص ودیانت سے ہو تو حرج نہیں کہ معصوم انبیاء کے سواء کوئی نہیں، ہم لوگوں میں اخلاص ندارد، اس لئے یہ تنقید، تنقیص بن جاتی ہے، نہایت

خطرہ ہے، میں علی میاںؒ کے ہم خیال ہوں بلکہ ان سے آگے ہوں، میرے نزدیک کم ازکم تم کو اس سے بہت دور رہنا چاہئے، ''من تواضع رفعه الله'' اپنے کو ہرگز کسی سے زیادہ مستحق نہ سمجھیں اللہ جل شانہ تمہاری ضروریات کا تکفل فرمائے۔

مولوی تقی یہ تصنع نہیں میرا تو ذاتی تجربہ ہے، اخلاص سے جتنا تواضع اختیار کروگے انشاء اللہ اتنا ہی بڑھوگے۔ فقط والسلام

زکریا (مظاہر علوم)

بقلم: حبیب اللہ، ۲۶/صفر ۸۰ھ ۲۰/اگست ۱۹۶۰ء

جنون کا علاج:

مکرم ومحترم مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون! گرامی نامہ پہنچا، اس سے قبل مولوی معین اللہ صاحب کے ہاتھ آنے والے پرچہ کا جواب انہی کے ہاتھ بھیج دیا گیا ہے، آپ کے عزیز کے افاقہ کے حال سے مسرت ہوئی، صبح شام بسم اللہ سمیت الحمد شریف ۷، ۷ مرتبہ، اول وآخر درود شریف ۳،۳ مرتبہ پڑھ کر ان پر ایسی طرح دم کریں کہ لب کا کچھ حصہ ان پر گرے، حدیث پاک کی دوا ہے اور مجرب ہے، عم خارجہ کی حدیث آپ کو بھی یاد ہوگی، ان شاء اللہ بہت مفید ہے، تم نے تقریر(۱) صاف کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا حق تعالیٰ شانہ مدد فرمائے، اسباق کی تقاریر قابل مراجعت اِلی الشروح ضرور ہوتی ہیں کہ سبقت لسان وسبقت قلم دونوں محتمل ہیں، مولانا اسحاق صاحب کی خدمت اقدس میں سلام مسنون۔

(۱) یہ بخاری شریف کی تقریر ہے۔

لامع کے مطالعہ میں جو اغلاط نظر سے گزریں ان پر ضرور تنبیہ فرماویں تا کہ پلیٹوں پر اصلاح کر لی جائے ،علی میاں کل شام یہاں سے مدراس کے لئے روانہ ہوگئے ،ڈاکٹر علی اشرف یہاں موجود ہیں، ہفتہ عشرہ قیام کا ارادہ ہے، میری آنکھوں میں کوئی افاقہ خاص ابھی تک تو معلوم نہیں ہوا۔

فقط والسلام

محمد زکریا

بقلم: محمد احسان، ۱۵ر جمادی الاولیٰ ۸۰ھ ۵ر نومبر ۱۹۶۰ء

لفظ بقرہ کی تحقیق:

تم نے صحاح پر جو کچھ لکھا اس کی تفصیل سے بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالی قبول فرمائے تمہارے لئے اور لوگوں کے لئے دین و دنیا میں ترقی کا ذریعہ بنائے، بیلوں کے نقصان کی وجہ سے قلق ہوا اللہ تعالی نعم البدل عطاء فرمائے ،نقصان سے محفوظ فرمائے۔

ایک ضروری امر ہے جس کا تعلق علی میاں سے ہے، معلوم نہیں وہ تشریف رکھتے ہیں یا سفر میں ہیں، اگر سفر میں ہوں تو اس خط کو اہتمام سے رکھیں واپسی میں ان کو دکھلا دیں اور آپ خود بھی غور کریں ''لامع'' میں ﴿ **إن الله يأمركم أن تذبحوا بقرة** ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے، ''**وكان ذكر الأنثى فالتاء فيه لغير التانيث**'' حضرت تھانویؒ نے بیان القرآن میں بیل ترجمہ کیا ہے، اور اس کے حاشیے میں ابن

کثیر سے گائے اور صاحب ''اکلیل'' سے بیل نقل کر کے اول کو کثرت ناقلین اور دوسرے کو درایۃً قوت دلیل سے ترجیح دی ہے ، لیکن دلیل واضح نہیں اور صاحب ''اکلیل'' متاخرین میں سے ہیں، اسلاف کے کلام میں کہیں بیل نہیں ملتا، بلکہ روایات حدیث کا سیاق گائے کو ترجیح دیتا ہے، کئی دن اس کی تلاش میں لگ گئے ، جو صاحب ''اکلیل'' نے بھی نقل کیا ہے مگر یہ قول بھی دوسری تفاسیر میں نہیں ملتا، تعجب ہے امام رازی نے بھی اس سے تعرض نہیں کیا، مراجع علی میاں سے پوچھ لیں اور تلاش آپ کریں۔

۷/۱/۱۳۸۰ھ ۱۲/جولائی ۱۹۶۰ء

ماہ رمضان المبارک کا اہتمام:

عنایت فرمائم سلمہ !

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ ایسے وقت پہنچا کہ ماہ مبارک شروع ہو گیا، اس لئے اس وقت تو بجز دعا کے اور کچھ نہیں کہہ سکتا ، یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے، باقی رمضان بعد، آپ سے بھی درخواست ہے کہ اس ماہ مبارک میں اس کی کوشش کریں کہ اس کا کوئی وقت ضائع نہ ہو، اس ناکارہ کا رسالہ ''فضائل رمضان'' اہتمام سے مطالعہ میں رکھیں، آئندہ کوئی خط لکھیں تو رمضان بعد۔

فقط والسلام

محمد زکریا، بقلم: محمد یعقوب

مکرم ومحترم مدت فیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت کارڈ پہونچا، مژدۂ عافیت اور حالات سے مسرت ہوئی، حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے دارین کی ترقیات سے نوازیں، مشکوٰۃ شریف کی تعلیم سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی، حق تعالیٰ شانہٗ حدیث پاک کی برکات سے مالامال فرمائے، علی میاں کی خدمت میں ایک کارڈ پرسوں لکھوایا تھا پہونچا ہوگا، معلوم ہوا کہ ان حضرات نے پھر تشریف لے جانے پر زور باندھا ہے، حضرت اقدس (۱) نے پھر بھی فرمادیا کہ زکریا کی آمد پر طے ہوگا، اسی بنا پر کل سے صوفی صاحب وغیرہ سب یہاں آئے ہوئے ہیں، ان کو اپنا بھی کام تھا کہ ان پاکستانیوں کو یہاں کپڑے سلوانا ضروری کام ہیں، آج بعد جمعہ روانگی ہے، ان شاء اللہ کل واپسی ہے، آج کی ڈاک سے مولوی انعام صاحب کا بھی ۱۸/ جمادی الاولیٰ ۸۰ھ کا لکھا ہوا خط ملا جس میں لکھا کہ مشغولی کی وجہ سے اب تک خط نہ لکھ سکے، یہ بھی لکھا کہ مشغول بہت زیادہ ہیں، مولوی احسان ابھی تک مصر میں ہیں وہاں مکہ مکرمہ ہوتے ہوئے پاکستان پہونچے گے۔

فقط والسلام

زکریا (مظاہر علوم)

۲۳/ جمادی الاولیٰ، ۱۳۸۱ھ جمعہ ۲/ نومبر ۱۹۶۱ء

---

(۱) حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری نوراللہ مرقدہ۔

دارالطلبہ جدید میں اعتکاف کی ابتدا:

عنایت فرمایم سلمہ.....بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا، افاقے کی خبر سے مسرت ہوئی، اللہ جل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے ہمت کاملہ، عاجلہ مستمرہ عطا فرماویں، تم نے یہاں ایک عشرہ کے واسطے آنے کو لکھا شوق سے، لیکن میرے رائے یہ ہے کہ طبیعت بالکل اچھی ہو تو ارادہ کریں مبادا سفر کی حالت میں مرض عود کرے، اگر آنے کا ارادہ ہو تو ضروری امر یہ ہے کہ سامان اوڑھنے بچھانے کا کافی ساتھ لاویں، یہاں سردی خوب ہو رہی ہے، اور مجمع کی کثرت کی وجہ سے اس ناکارہ کا ارادہ امسال دارالطلبہ جدید کا ہے اس لئے کہ گذشتہ سال مسجد دارِ قدیم میں جگہ بہت تنگ رہی، پشت کا مضمون تکلیف فرما کر مولوی معین اللہ صاحب کو سنا دیں، مولانا منور صاحب کی طرف سے سلام مسنون، وہ یہاں ہی تشریف فرما ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم، ۲۶ رشعبان ۱۳۸۵ھ ۲۰ ردسمبر ۱۹۶۵ء

حضرت شیخ کا مکتوب گرامی:

عنایت فرمایم سلمہ بعد سلام مسنون!

اسی وقت عنایت نامہ پہونچا، اگرچہ اس میں کوئی جواب طلب بات نہیں تھی

مگر جوابی ہونے کی وجہ سے فوراً جواب لکھوا رہا ہوں، تمہاری مسلسل بیماری کی وجہ سے قلق ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے، عزیز عبدالرحیم بھی تقریباً دو ماہ سے بیماری کی وجہ سے گھر گیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو بھی صحت کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرماوے، اگر علی میاں تشریف رکھتے ہوں تو بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ اسی وقت عزیز احسان کا کارڈ ملا ہے، اس نے لکھا ہے کہ تیرا خط مل گیا اور تعمیل حکم میں اس کی نقل ان سب حضرات کے پاس بھیج دی جن کو تو نے لکھا اور اتفاق سے اس کے بعد سے سب یہاں جمع بھی ہو گئے، چاہتے تو سب ہیں کہ کچھ لکھیں لیکن سوچ میں ہیں کہ کیا لکھیں، آپ تشریف لاویں گے تو خط دیکھ لیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: غلام محمد ۲۰/ جمادی الاولیٰ ۸۶ھ ۶/ ستمبر ۱۹۶۶ء

ذکر کے بارے میں خاص مشورہ:

ایک خط میں تحریر فرمایا:

تم نے ذکر کے اضافہ کے متعلق لکھا ہے، میرے خیال میں اسباق کے ساتھ تو زیادہ مقدار نبھانا مشکل ہے، اس لئے جتنی مقدار کر رہے ہو اس کی پابندی کرتے رہو۔

۱۳/ محرم ۱۳۸۲ھ ۱۶/ جون ۱۹۶۲ء

طلبہ کو لے کر جماعت میں نکلنا:

تبلیغی جماعت میں نکلنے کا ایک خط میں ذکر کیا تھا اس کا جواب یہ فرمایا:

مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی، تبلیغی مساعی شروع کرنے سے بہت ہی مسرت ہے، حق تعالیٰ شانہ مبارک فرمائے، مولانا ابوالعرفان کی شرکت سے مسرت ہوئی، مولانا کی شرکت اس میں انشاء اللہ اور بھی مفید ثابت ہوگی اس ناکارہ کی طرف سے مولانا کی خدمت میں اس اقدام پر مبارک باد عرض کریں، کچھ دن نظام الدین ضرور جا کر رہا کریں، وہاں کا جانا کام میں جماؤ کا سبب ہے۔

مخدومی مولانا الحاج علی میاں کی خدمت میں بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آخر جولائی آ گئی آپ کی آمد کا شدت سے انتظار ہے، بالخصوص اس وجہ سے کہ آج کل لاہور سے حضرت اقدس کے زیادہ ضعف و کثرت بول وغنودگی کی اطلاعات بکثرت آ رہی ہیں۔ والسلام

۱۹/صفر ۱۳۸۲ھ ۲۲/جولائی ۱۹۶۲ء

مظاہر علوم میں اسٹرائک کا واقعہ:

۱۳۸۲ھ میں مظاہر علوم میں اچانک اسٹرائک ہوگئی تھی اس پر اس ناچیز نے ایک خط حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا، جس میں اس پر تعجب اور افسوس کا اظہار تھا اس پر یہ جواب آیا:

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا، یہاں کے حالات کے متعلق جو آپ نے سنا یہ بھی صحیح ہے کہ مدرسہ کے متعلق اس قسم کا تصور بھی نہیں ہوسکتا تھا، لیکن جو چیز مقدر ہوتی ہے اس کے اسباب بھی پیدا ہوجاتے ہیں، مدرسہ کی شاخ راؤ بلڈنگ جو جن سنگھی ہندوؤں کے درمیان واقع ہے وہاں آس پاس بھی کسی مسلمان کی دوکان اور مکان نہیں ہے انھوں نے کچھ شہر کے آوارہ لوگوں کے ذریعہ شاخ کے طلبہ سے ربط وضبط بڑھایا ہم لوگ بھی وہاں کے حالات پر قابو نہ پاسکے، اہل مدرسہ چھ دن تک سمجھاتے رہے، ان کے سمجھانے پر کچھ مان جاتے، مگر بے ایمان ان کو بہکالے جاتے، ۸/ستمبر کو اس قصہ کی ابتدا تھی ۲/اکتوبر تک اپنی لائن سے کوشش کرتے رہے آخر عاجز ہوکر وہ اپنی بے بسی کا اقرار کرکے ایسے لوگوں کے حوالے کردیا جن کو مقدمہ بازی میں مزہ آوے، یہ لوگ ہر ہر موقع پر اڑنگا لگاتے رہے، جب پولس کے حوالے کوئی کام ہوجاتا ہے تو قبضہ سے باہر ہوجاتا ہے، اس لئے ۶/اکتوبر کو چند طلباء کی گرفتاری کا سمن جاری ہوا، اس میں سے چند گرفتار ہوئے اور باقی مفرور ہوئے، دعا کریں کہ اللہ جل شانہ اس فتنہ کو جلد روا فرمائے، علی میاں کل سے تشریف لائے ہوئے ہیں ان کا واپسی کا ارادہ ہے، تفصیلی حالات ان سے معلوم ہوجائیں گے۔

فقط والسلام

۹/۱/ ۱۳۸۲ھ ۱۲/جون ۱۹۶۲ء

ایک اور گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:

علی میاںؒ سے یہاں کے تفصیلی حالات معلوم ہوگئے ہوں گے، ان حالات کے بعد سے صورۃ تو سکون ہے، لیکن مفسد لوگ اپنی ریشہ دوانیوں میں ہر وقت لگے رہتے ہیں، اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے ان کے شر وفساد سے مدرسہ کو محفوظ رکھے آپ کے مکان پر مقدمہ کی خبر سے قلق ہے، اللہ تعالی ہی اپنے فضل وکرم سے نہایت سہولت اور راحت کے ساتھ اس قصہ کو نمٹادے، مقدمہ ہے ہی فکر کی چیز، اللہ تعالی ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔

۱۸/۲/۱۳۸۲ھ ۲۱/جولائی ۱۹۶۲ء

''ترمذی شریف'' اور ''مشکاۃ شریف'' ختم کرانے پر مبارک باد:

بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ پہونچا، ''ترمذی شریف'' اور ''مشکاۃ شریف'' کے ختم سے بہت مسرت ہے، حق تعالی شانہ مبارک فرمائے، اور قبول فرمائے، علم وعمل کی ترقیات سے نوازے۔

آپ کا مضمون ''ابوداود'' کے متعلق سرسری طور پر دیکھ لیا ہے، بہت مفید ہے، اللہ تعالی جزائے خیر عطاء فرمائے، اور اس سے لوگوں کو متمتع فرمائے۔

۲۰/رجب ۱۳۸۲ھ ۱۷/دسمبر ۱۹۶۲ء

''بذل المجہود'' کو ٹائپ پر طبع کرانے کی تمنا:

حضرت والا کو ایک خط اس زمانے میں بھی ''بذل المجہود'' کو ٹائپ کرانے کے سلسلہ میں تحریر کیا تھا اس پر حسب ذیل جواب آیا.

تم نے چھٹیوں میں آنے کا ارادہ کیا شوق سے سر آنکھوں پر، آجاؤ ''بذل المجہود'' کے ٹائپ پر طبع ہوجانے کی تمنا بہت دنوں سے ہے، دوسال قبل حیدرآباد میں کوشش بھی کی گئی، مگر انھوں نے جو اندازہ لکھا وہ قریباً ایک لاکھ روپئے کا تھا، اس کے علاوہ کوئی اپنا معتمد بھی نہیں ملا جو دلسوزی سے اس کو کرادیتا، اللہ کرے کوئی صورت پیدا ہوجائے، اس ناکارے کو ایک ہفتے سے آشوب چشم کی شکایت ہوگئی ہے، اور اس کے بڑھ جانے کے خوف سے اس حالت میں جلدی کر کے جمعہ کو پڑھا کر اسی جمعہ کو ''بخاری'' ختم کرادی ہے، آپ کے لئے اور آپ کے طلبۂ حدیث کے لئے دل سے دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالی حدیث پاک کے برکات سے مالا مال فرمائے عزیز الیاس مرحوم (کاتب تھے) کے لئے آپ نے جو ایصال ثواب کیا اور کروایا اس کا بہت ہی ممنون ہوں، کہ مجھ پر اس مرحوم کے بہت ہی احسانات ہیں اس کے بعد سے ''لامع'' اور ''امانی'' کی طباعت کا سلسلہ بند ہے، اللہ تعالی نعم البدل عطاء فرمائے۔

زکریا ۱۱/رجب ۱۳۸۲ھ ۸/دسمبر ۱۹۶۲ء

امام ابوداود پر مقالہ لکھنے پر مسرت کا اظہار:

عنایت فرمائم سلمہ !

بعد سلام مسنون ،اسی وقت کارڈ پہنچا، مع بچوں کے بخیر واپسی کی خبر سے مسرت ہوئی، حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے ہرنوع کی مدد فرماوے، سہولت کے اسباب پیدا فرماوے ، ابوداؤد کے متعلق مقالہ سے مسرت ہے، حق تعالیٰ شانہ قبول فرماوے، یہ ناکارہ اگر دیکھ سکتا تو ضرور دیکھتا مگر سبق اور ڈاک کا پورا کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے، ضعف خاص طور سے ضعف دماغ روز افزوں ہے، دل چاہتا ہے کہ کسی طرح لامع کی تکمیل ہو جائے مگر وہ بھی دشوار نظر آ رہی ہے، حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے تکمیل کرادے، تم نے یہاں آنے کا اشتیاق لکھا، اس ناکارہ کی طرف سے بھی کچھ کمی نہ ہوگی، حق تعالیٰ شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے ، مولانا وجیہہ الدین صاحب، حافظ اقبال صاحب کو بھی بندہ کی طرف سے سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

محمد زکریا

بقلم: حامد

۲۴/ربیع الاول ۸۹ھ ۱۰/جون ۱۹۶۹ء

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت عنایت نامہ پہونچا، جہاز کی سیٹ متعین ہونے سے مسرت ہے،

حق تعالیٰ شانہ بقیہ مراحل کو بھی باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچائے، معارف کے دو پرچے ماہ مبارک میں ملے تھے ماہ مبارک میں ڈاک پڑھنے کا بھی وقت نہیں ملتا، عید کے بعد سے مہمانوں کا اور ڈاک کا اتنا ہجوم ہے کہ اب تک بالتفصیل پڑھنے کا موقع نہ ملا سرسری نظر سے دیکھا حق تعالیٰ شانہ قبول فرمائے لوگوں کو انتفاع کی توفیق فرمائے، خانگی پریشانیوں سے کلفت ہے، اللہ جل شانہ جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے، علی میاں کی خدمت میں بشرط سہولت بعد سلام مسنون دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

زکریا (مظاہر علوم)

بقلم: قطب الدین

۱۵/۱۰/۸۳ھ مطابق ۲۹/فروری ۱۹۶۴ء

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت عنایت نامہ پہونچا، تم نے سہ ماہی امتحان کے بعد آنے کا ارادہ ظاہر کیا شوق سے آجائیں، لیکن یہ ناکارہ ۲۹/جون کو نظام الدین کا وعدہ کر چکا ہے یہ البتہ نہیں کہہ سکتا ہے وعدہ پورا ہوگا یا نہیں، امام ترمذیؒ پر مضمون سے مسرت ہے، حق تعالیٰ شانہ علوم میں برکت عطا فرمائے، علی میاںؒ کی علالت کی خبر سے قلق ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے، بندے کی طرف سے

سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔

فقط والسلام

زکریا (مظاہر علوم)

بقلم: قطب الدین/۲۵/۱/۸۳ھ ۱۸/جون ۱۹۶۳ء

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت عنایت نامہ پہونچا، بیماری کی خبر سے بہت قلق ہے بالخصوص سحر کے خیال سے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے، اس کے لئے صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد بسم اللہ سمیت الحمد شریف، آیۃ الکرسی، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، تین تین مرتبہ، اول آخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھنا مفید ہے، اور ۳۳/آیات کا عمل جو بہشتی زیور کے نویں حصے میں اور شفاء العلیل میں بھی لکھا ہوا ہے بہت زیادہ مجرب ہے، حسب طلب تعویذ بھی ارسال ہے لفافہ کے کونے میں رکھا ہے اس کو موم جامہ کر کے داہنے بازو پر باندھ لیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۹/۱۲/۸۴ھ مطابق ۱۱/اپریل ۱۹۶۵ء

عنایت فرمایم سلمہ.....بعد سلام مسنون!

اس وقت عنایت نامہ پہونچا، کل افریقی مہمان کی معرفت دستی پرچہ پہونچا، اسی وقت اس کا جواب لکھوا کر انہیں دے دیا تھا، ان کو واپسی کی بڑی عجلت تھی، ان کے ساتھ ایک پرچہ رسالہ چشتیہ آفتاب بھیجا تھا غالباً مل گیا ہوگا۔

ترکیسر کے مدرسہ میں دل بستگی کی خبر سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے آپ کے قیام کو مدرسہ کے لئے اور خود آپ کے لئے دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے، معمولات کی پابندی اور تبلیغی کام کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ اور زیادتی ہر دو امر میں عطا فرمائے، مولوی غلام محمد کے اعزاء لندن گئے ہوئے ہیں، ان کے لئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، ان کی ہر طرح مدد فرمائے، پریشانیوں کو دور فرمائے، ان کو درود شریف کی تاکید بہت زیادہ کر دیں یہ انشاء اللہ بہت مفید ہے، اس ناکارہ کی طبیعت کی خرابی کی جو خبریں سنیں سچ ہے، امراض کا سلسلہ روز افزوں ہے، بالخصوص آنکھوں کی تکلیف سے حرج بھی زیادہ ہے، اب خط کا پڑھنا آتشی آئینہ سے بھی مشکل ہو گیا ہے، مولوی عبدالرحیم کے گاؤں کے لوگوں سے کہہ دیں کہ آیت کریمہ کا زیادہ اہتمام کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: غلام محمد ۲۴/رجب ۱۳۸۷ھ ۲۸/اکتوبر ۱۹۶۷ء

حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کا خط:

آپ کے مدرسہ ''فلاح دارین'' میں آئندہ سال دورہ ہورہا ہے، اللہ تعالی مبارک فرمائے، حاجی یوسف راوت کی آمد کی خبر سے مسرت ہے، اللہ تعالی باحسن وجوہ ملاقات میسر فرمائے، ان کے ساتھ آپ رہتے تو بڑی سہولت ہوتی اور یہ بہتر رہتا ،سکریٹری صاحب کے افاقے کی خبر سے مسرت ہوئی اللہ تعالی ان کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطاء فرمائے، بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں ان کے لئے اور آپ کے مدرسہ کے لئے یہ ناکارہ دل سے دعاء کرتا ہے نیز اہل اہلیہ اور والدہ اور بچوں کے لئے بھی اللہ جل شانہ سب کو مکارہ سے محفوظ فرمائیں۔

فقط والسلام

بقلم: محمد اسماعیل، ۱۲/ذوالقعدہ ۱۳۸۸ھ ۳۱/جنوری ۱۹۶۹ء

ہندوستان میں علم حدیث کے موضوع پر لکھنے کی حضرت شیخ کی طرف سے تاکید:

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

یہ ناکارہ ۱۸/مارچ اتوار کے دن آنکھوں کا آپریشن کے سلسلے میں علی گڑھ آیا ہے اور ڈاک کا بہت بڑا انبار ساتھ ہے، تمہاری روانگی کے بعد ایک ہفتہ تو علی میاںؒ کا قیام وہاں رہا وہ اتوار کو تشریف لا کے جمعرات کو واپسی تشریف لائے اور ایک دن بعد شنبہ ۲۸/فروری کو مولانا انعام الحسن صاحب وغیرہم حضرات نظام الدین پہونچ گئے، ایک ہفتہ ان کا بھی قیام رہا، پہلے سے قرارداد یہ تھا کہ دونوں حضرات کا مشترکہ ہفتہ

سہارنپوراور رائے پور گذرے گا مگر کچھ عوارض ایسے پیش آئے کہ دونوں کا اشتراک نہ ہوسکا، رائے پور بھی دونوں کو علاحدہ علاحدہ جانا پڑا، آپ نے جو لامع کے مقدمے کے کاغذات علی میاںؒ کو دینے کو کہے تھے وہ آتے ہی ان کے حوالے کردیئے تھے۔

مولانا منور حسین صاحب بھی میرے ساتھ ہی علی گڑھ تشریف لائے ہیں، اور میرے آپریشن کے فراغ تک یہاں قیام کا ارادہ کررہے ہیں، ان کی زبانی آپ کی پریشانی کا مجملا حال معلوم ہوکر بہت ہی قلق ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے مکارہ سے حفاظت فرما کر اپنے دین کی خدمت بالخصوص حدیث پاک کی خدمت آپ سے لے لیں۔

آپ نے کوئی مضمون اپنی تالیف کے لئے دریافت کیا؟ میرے خیال میں ہندوستان میں حدیث کی خدمات مجملا آپ پہلے بھی غالباً لکھ چکے ہیں، اور لوگوں نے بھی کچھ مختصر لکھا ہے اس پر علی میاںؒ کے مشورے سے اگر مناسب ہو تو تفصیلی تحریر فرمادیں۔

عزیز مولوی غلام محمد سلمہ سے ملاقات ہو تو ان سے بھی میرے علی گڑھ آنے کا تذکرہ کردیں، میں اتوار کے دن شام چار بجے یہاں پہونچا تھا اس کے ایک گھنٹہ بعد مولانا انعام صاحب عزیز ہارون وغیرہ بھی پہونچ گئے، وہ بھی اب تک یہاں مقیم ہیں، اس بات پر اصرار کررہا ہوں کہ واپس چلے جاویں کہ حرج ہورہا ہے، اور یہاں ابھی تو آپریشن کے ابتدائی مراحل پورے نہیں ہوئے، کل دوشنبہ کو مختلف دوائیں آنکھوں میں پڑتی رہیں، کل سفر کے وقت آنکھ پر پٹی باندھی گئی تھی جو ابھی تک بندھی ہوئی ہے، اس کے کھولنے کے بعد آنکھ کا ٹسٹ کرنے کے لئے لے جاوے گا، آج صبح قارورہ اور خون

لے گیا ہے، دعا کریں اللہ جل شانہ صحت وعافیت کے ساتھ اس مرحلے کو طے فرمائے، مہتمم صاحب اور مولانا احمد صاحب کو بھی سلام مسنون، علی گڑھ آنے کی اطلاع کر دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: احمد گجراتی، یکم محرم ۱۳۹۰ھ ۹/ مارچ ۱۹۷۰ء

اخبار ندائے ملت میں ندوۃ العلماء کے موضوع پر ایک اہم مضمون:

مکرم محترم مد فیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت گرامی نامہ موجب منت ہوا، اللہ جل شانہ تم دوستوں کی دعاؤں کو قبول فرماوے، دعائیں تو ہندو پاک اور مکہ مدینہ کہاں کہاں ہو رہی ہیں، اور انشاء اللہ، اللہ کی ذات سے قبولیت کی امید بھی ہے مگر ابھی تک آنکھ میں صفائی نہیں آئی، شروع سے ہر شخص یہی کہتا تھا کہ پکی عینک کے بعد صفائی آجائے گی، پندرہ جون سے وہ بھی مل گئی، اس سے بھی نگاہ میں زیادہ صفائی نہیں آئی، راستہ اور چہرہ پہچانا جاتا ہے، لکھنے پڑھنے کا کام نہیں ہوسکتا، لیکن یہ ناکارہ اپنے امراض کی کثرت کی وجہ سے لکھنے پڑھنے کے کام کا ویسے بھی نہیں رہا، اب ڈاکٹر کا اصرار یہ ہے کہ ایک ماہ شفا خانہ میں اور قیام کروں، تاکہ وہ آنکھ کے اندر انجکشن لگاوے، مگر ابھی تک تو قبول کیا نہیں، تمہارا مضمون ندائے ملت میں چھپا تھا صوفی انعام اللہ صاحب نے بھیج دیا تھا، بہت پسند آیا، امید کہ علی میاںؒ نے بھی پسندیدگی کا اظہار لکھا ہوگا، علی میاںؒ نے بھی دو تین

جولائی کو سہارنپور آنے کو لکھا ہے میں نے بھی لکھ دیا کہ ضرور آجاویں، میرا تو خود بلانے کو جی چاہتا تھا مگر ان کی پریشانی کی وجہ سے ہمت نہیں ہوئی، مولوی سعید نے مجھے بھی لکھا تھا کہ لامع (مقدمہ لامع) کا کام ہو رہا ہے، میں نے تو ان دوستوں کے تشتت اور انتشار کی وجہ سے ان کو اس سلسلہ میں کچھ لکھا نہیں تھا، خدا کرے کہ مولوی انعام صاحب کے دورے تک آپ کی بخاری شریف ختم ہو جائے تا کہ اختتام میں ان کی دعا ہو جائے، تمہاری زلزلہ کی گجراتی کاپیاں اسماعیل کے پاس پہونچ گئیں، معلوم نہیں اس کا اردو کہیں چھپا یا نہیں، چاند کے متعلق جو رسالہ لکھنؤ میں طبع ہوا ہے وہ ابھی تک نہیں پہونچا، تمہاری ہر تالیف کی قبولیت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے دین و دنیا دونوں میں ذخیرۂ آخرت بنادے، ان کا رسالہ ''شکر'' ضرور غور سے دیکھیں، البتہ میرے متعلق کوئی مضمون حد اعتدال سے آگے نہیں ہونا چاہئے، القاب و آداب بھی حد میں ہوں، ''مریداں می پرانند'' کی ضرورت نہیں، اصل عزت وافتخار تو آخرت کا ہے، دنیا کی عزت وذلت کا کوئی اعتبار نہیں، اپنے مہتمم صاحب اور سکریٹری صاحب سے بھی سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: محمد اسماعیل، ۲۴؍ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۲۹؍جون ۱۹۷۰ء

عزیزم سلمہ ..... بعد سلام مسنون!

مسرت نامہ ایسی مشغولی میں پہونچا کہ فرصت بالکل نہیں، یہاں کل سے اجتماع شروع ہورہا ہے جس کی وجہ سے کئی دن سے خواص کی آمد بمد ملاقات شروع ہو گئی ہے، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم نے نسائی شریف پر کام شروع کر دیا اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، علی میاں کی آمد کی خبریں تو بہت دنوں سے آرہی ہیں، تقریباً ایک ماہ سے وہ کئی مرتبہ اپنی آمد کی اطلاع دے چکے ہیں پھر ملتوی ہو جاتا ہے، میرا تو خیال تھا کہ شاید وہ اس اجتماع کے موقع پر آجاویں مگر ان کا خط آیا کہ ان کو حجاز کا سفر درپیش ہے جس سے مشاغل کے ہجوم کی وجہ سے وہ کوشش تو کریں گے کہ جانے سے پہلے کسی وقت آجاویں، اگر یاد رہا تو ان کی آمد پر ان شاء اللہ آپ کا پیام پہونچا دوں گا، مہتمم صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں، یہ ناکارہ آپ کے لیے، ان کے لیے، آپ کے مدرسہ کے لیے دل سے دعا گو ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۱۳۹۰ھ

مولانا انعام الحسن صاحب کی ملاقات کی اہمیت:

عنایت فرمائم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

یہ ناکارہ شنبہ کی صبح کو نظام الدین آیا تھا کہ مولوی انعام صاحب سے وعدہ ہو چکا تھا کہ

ان کی غیبت میں نظام الدین جاؤں گا مگر حسب دستور یہاں آ کر بیمار ہو گیا اور اب تک غذا کی نوبت نہیں آئی، کل یک شنبہ کو جوڈاک سہارن پور سے دستی آئی اس میں آپ کا گرامی نامہ بھی ملا، عزیزان عبدالرحیم و یوسف کے خطوط سے ایک غلط خبر پر تم دوستوں کا بمبئی جانا معلوم ہو گیا تھا، بہت قلق ہوا کہ تم دوستوں کو تکلیف اٹھانی پڑی، بڑی حیرت اس بات پر ہے کہ بمبئی کے بعض خطوط سے معلوم ہوا کہ عزیزان کے وہاں پہونچنے کے بعد بھی لوگوں نے یہ خبر اڑادی کہ زکریا بھی آیا ہوا ہے ہجوم کی وجہ سے لوگ اخفا کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے حاجی دوست محمد صاحب کے مکان کے بھی لوگوں کو چکر لگانے پڑے، یہ اچھا ہوا کہ تبلیغی اجتماع میں شرکت ہو گئی اور عزیز مولوی انعام سے بھی ملاقات ہو گئی، یہ میری ملاقات کا نعم البدل ہے، بندہ کی طبیعت تو تقریباً پندرہ روز سے خراب ہے لیکن نظام الدین کے سفر نے اضافہ کر دیا، مہتمم صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں، اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسہ کو ہر نوع کے شرور سے محفوظ رکھے، ان شاء اللہ علی میاں کی آمد پر آپ کا خط ان کی خدمت میں بشرط یاد پیش کر دوں گا، آئندہ اتوار کو وہ مظفر نگر آ رہے ہیں اور وہاں سے سہارن پور آنے کو بھی لکھا ہے، مولانا منظور صاحب بھی اس وقت میرے پاس تشریف فرما ہیں، ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: محمد اسماعیل ۲۲/ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ ۱۹/جنوری ۱۹۷۱ء

عنایت فرمایم سلمہ ..... بعد سلام مسنون!

مدرسہ میں اس کی خبر سے مسرت ہوئی، اللہ تعالی خیر خوبی کے ساتھ تعلیم کا افتتاح فرمائے، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ بخاری شریف کے افتتاح کے لئے مولانا فخر الدین صاحب نے دعوت قبول فرمائی، علی میاں کا خط بھی آج کی ڈاک سے دہلی سے ملا غالبا پہونچ گئے ہونگے (۱)، ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ مولوی انعام صاحب پرسوں آئے تھے، آج واپس گئے ابھی تک تو اس ناکارہ کا سفر ان حضرات کے ساتھ ملتوی ہے ﴿لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا﴾ حاجی یوسف راوت کی آمد کی خبر سے مسرت ہوئی، اور اس سے مسرت ہوئی کہ رسالہ ''فن اسماء الرجال'' پر علی میاںؒ نے مقدمہ لکھ دیا ہے، اللہ تعالی جلد از جلد طباعت کا انتظام فرمائے، مولانا منور صاحب اس وقت میرے پاس تشریف فرما ہیں، تمہارا خط ان کو دے دیا انکی طرف سے سلام مسنون، یہ لفافہ ان کے حوالے کر رہا ہوں وہ کچھ تحریر فرمانا چاہیں تو اس پر لکھدیں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: محمد اسماعیل بدات، ۲۵ رشوال ۱۳۹۰ھ ۲۴ ردسمبر ۱۹۷۰ء

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون

مولانا فخر الدین صاحب کی تشریف آوری ''بخاری شریف'' کے افتتاح کے

(۱) حضرت مولانا علی میاں ندوی صاحبؒ نہیں آسکے۔

لئے اور اس کی تفاصیل عزیزان غلام محمد وعبدالرحیم سے معلوم ہوئی تھی اللہ جل شانہ حضرت مولانا کی تقاریر سے پڑھنے پڑھانے والے دونوں کو متمتع فرمائے ،اس سے قلق ہوا کہ علی میاں کی شرکت نہ ہوسکی ، یہاں سے جاتے وقت انکا ارادہ پختہ تھا، غالبا مالیگاؤں وبمبئی میں دیر ہوگئی اس ناچیز کا اردہ سفر ملتوی ہوگیا، اپنی بداعمالیوں نے وہاں کی حاضری کی اجازت نہیں دی ۔

چوں کعبہ رفتم بجرم رحم ندادم
تو بیرون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

اگر چہ ٹکٹ ویزہ سب کچھ تیار تھا، مگر ہمارے مدرسے کے نائب ناظم قاری مظفر صاحب حج کو جارہے ہیں، اس لئے اہل مدرسہ کا بھی اصرار ہوا، اور نظام الدین کے احباب کا بھی اصرار ہوا کہ عزیزان مولوی انعام وہارون وغیرہ اس وقت مجھ سے رخصت ہوکر روانہ ہوگئے، اس ناکارہ کی وجہ سے بمبئی کا ارادہ نہ کریں احباب سے بھی فرمادیں، مولانا منور صاحب بھی اس ناکارہ کے سفر کی وجہ سے ابھی تک یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، انکی طرف سے نیز عزیز مولوی اسماعیل کی طرف سے سلام مسنون ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: محمد اسماعیل، ۱۰/ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۳۱/۱/۶۹ء

عنایت فرمایم سلمہ.....بعد سلام مسنون!

اسی وقت عنایت نامہ پہونچا، حاجی یوسف راوت کا حال معلوم ہوا، اس ناکارہ کے پاس بھی حاجی یوسف انگار کا خط آیا تھا جس میں راوت صاحب اور مولوی سعید انگار کی آمد کی خبر تھی، میں اس وقت آپ کو براہ راست خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا، مگر عزیز شبیر سلمہ نے یوں کہا ان کا ہندوستان کا قیام صرف ایک ہفتہ کا ہے، جس میں سورت، ترکیسر، سہارنپور تینوں جگہوں پر جانا ہے، اس لئے مجھے خیال ہوا کہ آپ میرا خط پہونچنے سے پہلے سہارنپور روانہ ہو چکے ہونگے، اسی کے ساتھ عزیز یوسف کو خط لکھوایا تھا، اسلئے احتیاطا افریقہ کے خط کی اطلاع کردی تھی، اس وقت برابر آپ حضرات کی آمد کا انتظار رہا، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے باحسن وجوہ ملاقات نصیب فرمائے، مولوی عبدالرحیم نے یہ بھی لکھا تھا کہ انھوں نے آپ کی اور حافظ سورتی صاحب کی تحریک پر اپنے یہاں حاضری کا حکم نامہ بھیجا تھا، آپ نے بیس ہزار چندہ کرنے کی خواہش کی تھی مولوی عبدالرحیم نے گھربار اور زمین بیچ کر ۵۰ ہزار خرچ کرنے کو لکھا ہے اور میں سوچتا ہی رہ گیا کہ دونوں حضرات نے میری معذوریوں کو افسانہ بنا رکھا ہے، اس پر میں کہوں گا کہ علماء کی جماعت میں عجب وکبر بڑھتا ہی رہتا ہے، اللہ تعالی مجھے بھی بچائے اور تم دونوں کو، اچھا کیا تم نے مولانا علی میاں کو خط لکھ دیا (حضرت مولانا نے کچھ رقم ندوہ کی مجھ کو قرض دی تھی) اس کو اداء کر دیا تھا اگر علی میاں نے اپنے پاس سے دی ہو تو اسکو ہرگز نہ قبول کریں اور اگر کسی اہل خیر نے دی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں،

ہم لوگوں کا کام چندہ سے چلے۔

آخر مدرسہ کی تنخواہ بھی تو ہم لوگوں کی صدقات ہی ہیں، اس لئے اس کے قبول کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں، آپ کے مہتمم صاحب جب آویں میری طرف سے بھی سلام مسنون اور عزیز مولوی غلام محمد سے سلام مسنون کہہ دیں، جتنا اشتیاق انکو آنے کا ہے اس سے زیادہ مجھے ملاقات کا ہے مگر جب تک طلبہ کے قیام کا مسئلہ قابل اطمینان نہ ہو جس کو میں بھی پسند کرلوں اس وقت تک ہرگز نہ آویں، آپ کے یہاں اجتماع کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ جل شانہ اس باحسن وجوہ اختتام کو پہونچاوے تم نے اپنے سکریٹری جو بیمار تھے ان کا حال نہ لکھا انکی خدمت میں سلام مسنون عبادت کریں، یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعاء کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: محمد اسماعیل، ۱۱ر ذی الحجہ شب سہ شنبہ ۱۳۸۸ھ یکم مارچ ۱۹۶۹ء

''صحبتے با اولیاء'' ترکیسر کے قیام کے دوران حضرت شیخ کے ملفوظات کو اہتمام سے لکھتا رہا، متعدد بار رمضان المبارک پورا حضرت کی خدمت میں گذارنے کی سعادت حاصل ہوئی ۵۹ر ملفوظات ''صحبتے با اولیاء'' کے نام سے مرتب کیا۔

اس سلسلہ کا ایک اہم گرامی نامہ:

عنایت فرمائم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

کئی دن ہوئے گرامی نامہ بھیجنا تھا سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا لکھوں، یہ باتیں مرنے کے بعد کی ہوا کرتی ہیں، مگر جب تم دوستوں نے یہ دیکھا کہ یہ مرنے کا نام نہیں لیتا تو زندگی میں ہی شروع کر دیں، تم کو معلوم ہے کہ میں ایسے واقعات کو جن میں رفعت یا تزکیہ ہو پسند نہیں کرتا "فان الحی لا تؤمن علیه الفتن" اللہ اپنے فضل وکرم سے ایمان پر خاتمہ کر دے تو آپ جو چاہیں لکھ دیں، لیکن خدانخواستہ اگر کوئی دوسری صورت ہو تو تم ہی بتلاؤ کہ تم لوگوں کو کتنی ندامت ہوگی، علی میاںؒ اور مولانا منظور صاحب نعمانیؒ کی محبت اور حسن ظن تو تم دوستوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے، اس لئے ان دونوں کا اصرار تو زیادہ معتبر نہیں تاہم جہاں تک مشورہ کا تعلق ہے میری تو رائے نہیں اور میں نے جو ''آپ بیتی'' میں لکھا وہ دوسری لائن ہے، اور تم دوست جو کچھ لکھتے ہو وہ ''مریداں می پرانند'' ہے، اس لئے مجھے چبھتا ہے، تاہم اگر طبع کراؤ تو کسی معتمد سے خواہ منظور صاحب یا مفتی محمود صاحب سے نظر ثانی کرالیں، مبادا تم لوگوں کو بعد میں جواب دہی کرنی پڑے۔

عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کے ''حقیقت شکر'' کے گجراتی ترجمہ سے مسرت ہوئی اور اللہ تعالیٰ معاونین کو خواہ بدنی مالی یا روحانی ہوں، بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، علی میاںؒ کا کوئی والا نامہ تمہاری کتاب (صحبتے با اولیاء) کی طباعت کے سلسلہ میں میرے پاس نہیں آیا، ان کا منشا اور ایماء تو بغیر ان کے اور تمہارے لکھے مجھے معلوم ہے، تم نے آنے کا شوق لکھا یہ تو تمہاری محبت کی علامت ہے لیکن درمیان سال

بالخصوص حدیث کا حرج مجھے گوارا نہیں، بارش کا سلسلہ یہاں بھی چل رہا ہے، عزیز مولوی عبدالرحیم کا خط آیا تھا جس میں ان کی بمبئی میں شدت علالت کی خبر تھی اس سے فکر ہے ان کا زبانی پیام آیا تھا کہ بمبئی سے سیدھا سہارنپور آؤں گا لیکن بیماری کی وجہ سے نہیں آسکے ان کی صحت کا انتظار ہے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث
بقلم: شاہد غفرلہ

حضرت شیخ کی آنکھ کا آپریشن:

عنایت فرمائم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت آپ کا دستی گرامی نامہ پہونچا، اس سے پہلے عزیزم مولوی مشتاق صاحب سے بھی ایک پرچہ پہونچا تھا، دونوں کا جواب علی الترتیب لکھوا رہا ہوں، آپریشن کو تو لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب بتاتے ہیں مگر مجھے ابھی تک نظر نہیں آیا، آنکھوں میں دھوندھلہ پن بہت ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ یہ دو ماہ کے بعد جاوے گا، مولوی احمد سعید انگار بخیریت پہونچ گئے ہوں گے، اگر موجود ہوں تو ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں، ان کا یہاں قیام بہت مختصر رہا جس کا قلق ہے، علی میاں کے سفر کی تفصیل اور ان کی کامیابی جو آپ نے جو دوسرے خط میں لکھی اس سے بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے، علی میاں کے لیے دارین کی ترقیات کا

ذریعہ بناوے اور اہل گجرات کے لیے موجب خیر و برکت اور حصول ثمرات کا ذریعہ بناوے، کاش لوگوں کے اوپر وقتی اثر نہ ہو بلکہ مستقل اثر ہو، اس ناکارہ کو خط و کتابت سے روکا جارہا ہے، مولانا اسعداللہ صاحب کی طبیعت بہت ہی ناساز چل رہی ہے اسی خط پر عزیز مولوی مشتاق یا مولوی احمد تفصیل سے لکھ دیں گے، آپ کے مرسلہ مولوی محمد بدات پہونچ گئے ان کی آمد سر آنکھوں پر، مگر اس ناکارہ کو تو آج کل بہت ہی کم ملاقات کا وقت ملتا ہے، صبح کی چائے میں یا عصر کے بعد مجلس میں وقت ملتا ہے، میں ان دوستوں سے کہتا ہوں کہ میری ملاقات تو اصل نہیں، اصل تو کام ہے یکسوئی سے کام میں لگے رہیں، ذکر البتہ میرے ہی پاس کچّے گھر میں صبح ہوتا رہتا ہے، اگر چہ مولانا منظور نعمانی صاحب وغیرہ احباب کا اصرار یہ ہے کہ میں دو تین ماہ کسی پہاڑ پر گذاروں جہاں دوسرا کوئی نہ آسکے مگر میرے لیے مشکل ہے، آپ بھی ان کو لکھ دیں اور دوسرے دوستوں کو بھی کہ یکسوئی سے اپنے کام میں اہتمام سے لگے رہیں، زلزلہ کے متعلق آپ کی کتاب سے مسرت ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، قبول فرماوے، طبع کے بعد بھیج دیں، مقدمۂ لامع کے سننے کا اگر وقت مل جاتا تو بہت اچھا تھا، مگر مجبوری بھی تھی، ندوہ کی پیش کش پر مبارک باد دیتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: احمد گجراتی ۲۸/محرم ۹۱ھ ۲۶/مارچ ۱۹۷۱ء

بعد سلام مسنون!

تمہارا محبت نامہ کئی دن ہوئے آیا تھا مگر آج کل مہمانوں کی وجہ سے اور زیادہ تر ضعف اور امراض کی وجہ سے ڈاک کے جواب میں دیر ہوئی جاتی ہے، سفر علی گڈھ کی ابھی تو تاریخ مقرر نہ ہوسکی وہاں چونکہ گرمی شدید ہے، بارش وغیرہ بالکل نہیں ہوئی ہے، اس لئے ڈاکٹر صاحب میرے بلانے کو مؤخر کررہے ہیں، اس سے مسرت ہوئی کہ مولوی عمر صاحب کا بیان آپ کے مدرسے (فلاح دارین) میں ہوا اور بلا سابقہ نظام کے انھوں نے آپ لوگوں کی بات مان لی، مولوی عبدالرحیم کی کتاب (حقیقت شکر) پر نظر ثانی کے متعلق انہوں نے لکھا تھا آپ نے بہت اچھا کیا کہ نظر ثانی وٹائٹل وغیرہ کی تجویز کر دی، میں نے انکو کئی دفعہ لکھا اور تم سے بھی پہلے لکھ چکا ہوں کہ آپ دونوں حضرات براہ کرم اس سیہ کار کے ذکر خیر سے معاف فرمائیں، زندگی میں تعریفیں نہ کرنا چاہئے "**إن الحی لا تومن علیه الفتنة**" ایمان پر اللہ جل شانہ خاتمہ نصیب فرمائے، قلم تمہارے ہاتھ میں ہے، جو چاہو لکھو میری بلا سے۔

مولانا سعید انگار کا نکاح اور ولیمہ:

یہ ناکارہ دل سے دعاء کرتا ہے اللہ تعالی شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ نصیب فرمائے، عزیز سعید انگار کا ایک منی آڈر کئی دن ہوئے آیا تھا کہ فلاں تاریخ کو میری شادی ہونے والی ہے ولیمہ سہارنپور میں ہوگا، مگر تاریخ سے پہلے اس کے التواء ہونے کی خبر آئی اور پھر کئی خطوط آئے، بالآخر پچھلے ہفتہ اس کا خط آیا کہ اس کا نکاح ہوگیا، اور

اس کی خواہش کے موافق ۲۲/جون کو اس کا ولیمہ بھی کر دیا، اور اسی رات کو مولوی اسماعیل بدات کی معرفت تمہارا اور اس کی پھوپھی کا حصہ بھی ان کے ذریعہ ہم نے بھجوا دیا ہے، پلاؤ کے متعلق تو معلوم تھا کہ وہ خراب نہ ہوگا، اس لئے زیادہ بھیج دیا تھا کہ خدا کرے وہ صحیح سالم پہونچ گیا ہو، اور راستے میں خراب نہ ہوا ہو، ہمارے یہاں تو بعض مہمانوں کے لئے تیں دن تک رکھا رہا، اور خصوصی مہمانوں کو تو ایک رکابی ملتی رہی، اس سے مسرت ہوئی کہ گجرات کے دورے کے اندر مولانا انعام الحسن صاحب نے آپ کے یہاں بخاری شریف کے ختم کرانے کا وعدہ فرمالیا ہے، اللہ تعالی مبارک کرے، (مگر حضرت جی ختم بخاری پر تشریف نہیں لا سکے تھے)۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: احمد گجراتی ۲۱/۱/۱۳۹۰ھ ۲۹/مارچ ۱۹۷۰ء

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

عافیت نامہ کئی دن ہوا پہونچا تھا، آج کل بیماری، مہمانوں کا ہجوم، مشاغل کا ہجوم، تینوں چیزیں روز افزوں ہیں، مولانا غلام محمد صاحب کا خط بھی آپ کے خط کے ساتھ آیا تھا، اس کا بہت مختصراً جواب تو اس وقت لکھوا چکا تھا اس لئے کہ اس میں انہوں نے اپنی آمد کی بہت ہی عجلت لکھی تھی، میرا مشورہ ان مجبوریوں کے پیش نظر جن کی وجہ سے وہ یہاں سے گئے تھے یہی ہے کہ وہ ملازمت ہی کر لیں، اور رمضان میں یہاں

آجاویں اگر عربی تعلیم نہ ملے تو مکتب ہی سہی، جب تعلیم عربی کی کہیں جگہ مل جاوے تو منتقل ہوجاویں ماہ مبارک البتہ یہاں گذارلیں، اس کے باوجود اگر ان کا یہی اصرار ہے تو میری طرف سے آنے میں انکار نہیں ہے، یہی میں نے ان کو بھی لکھ دیا ہے، جاتے وقت جتنی پریشانیوں کا انہوں نے جتنا اظہار کیا تھا ان کے لحاظ سے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیسے دوبارہ آنے کا ارادہ کررہے ہیں؟ آپ کی پریشانی سے کلفت ہے، اللہ تعالیٰ ہی آپ کی مدد فرماوے، آپ ان تفکرات کو جگہ نہ دیں، ان شاء اللہ صبر کا بدلہ بہت اچھا ہے، اپنے مہتمم صاحب کو سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: عبدالرحیم ۲۷/۲/۱۳۸۷ھ ۶/جون ۱۹۶۷ء

فلاح دارین میں ایک تبلیغی اجتماع:

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ ملا مژدۂ بخیر سے مسرت ہوئی، آپ کے یہاں کے اجتماع کی کامیابی سے بے حد مسرت ہوئی، مولانا محمد عمر صاحب سے اجتماع کی کامیابی کا حال معلوم ہوگیا تھا، اس سے بے حد مسرت ہوئی کہ مولانا عمر صاحب کے بیان سے علماء متأثر ہوئے، اللہ کا شکر اور احسان ہے، حاجی یوسف صاحب نے آپ کی جو مدارات کی اس سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، آپ نے اچھا کیا کہ علی میاںؒ کی رقم واپس

کردی، انہوں نے اپنی کتاب ارکان اربعہ میں آپ کی مدد کا شکریہ لکھا ہے۔

حاجی چوہان صاحب اگر تشریف رکھتے ہوں تو ان سے سلام مسنون، عزیز مولوی غلام محمد سے بعد سلام مسنون، اجتماع سے پہلے تو یہ زور تھے اجتماع کے بعد بھی خبر بھی نہ رہی، معلوم نہیں کہ مولانا محمد عمر صاحب عزیز عبدالرحیم کے گاؤں میں گئے یا نہیں، ان سے ملاقات ہو تو فرمادیں کہ مولانا عمر صاحب کو حکم دینے کا حکم نامہ تو مجھے لکھ دیا لیکن اس کی خبر بھی نہ کی کہ وہ تمہارے گاؤں میں گئے ہیں یا نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: محمد سلمان ۷/محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۶/اپریل ۱۹۶۸ء

ایک خواب کی تعبیر:

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا، آپ کے یہاں کے سیلاب کی خبروں سے بہت ہی رنج وقلق وفکر رہا اور ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آفات سماویہ وارضیہ سے محفوظ رکھے، یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے ہی اعمال کا ثمرہ ہے، استغفار، درود شریف اور صدقہ مخفیہ کی احباب اور واقفوں کو ضرورتاکید کرتے رہیں، اس سے مسرت ہوئی کہ قرب وجوار کے لوگوں نے سیلاب زدگان کی بہت مدد کی بہت ہی اچھا کیا اللہ جل شانہ بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔

حاجی موسیٰ صاحب کی آمد کی خبر سے مسرت ہے، اللہ جل شانہ باحسن وجوہ ملاقات نصیب فرماوے، اس سے اور بھی مسرت ہے کہ آپ بھی ساتھ ہوں گے آپ کا خواب بہت مبارک ہے انشاء اللہ کسی وقت حج وزیارت کی دولت نصیب ہوگی، جن بزرگ نے قرآن پاک پر توجہ کی تاکید فرمائی ہے بالکل صحیح فرمائی ہے ضرور اس کی تعلیم اور حفظ کی ترغیب اور غور وفکر اور تدبر کی اہل علم کو ترغیب دینا چاہئے، احرام کی چادر کسی کا دینے کا وعدہ بھی مبارک ہے انشاء اللہ کسی وقت سہولت کے اسباب بھی پیدا ہوں گے۔

آپ نے اچھا کیا کہ میرا خط مولوی سعید انگار کو بھیج دیا ان کا ایک اور خط آ گیا، عزیزی شبیر سلمہ پاکستان جا چکا ہے اور غالباً وہاں سے حجاز ہوتے ہوئے افریقہ پہونچ جائے گا، مہتمم صاحب اور سکریٹری صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں، نیز عزیز غلام محمد کے خسر حاجی آدم صاحب سے بھی، خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ مکارہ سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازیں۔

حاجی علاء الدین صاحب اپنے مقدمہ کے سلسلے میں کئی دن سے دہلی آئے ہوئے تھے، کل دوپہر یہاں آئے اور کل جمعرات کی صبح کو دہلی واپس جانے والے ہیں، اس لئے کہ پرسوں مقدمہ شروع ہونے والا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۳/۲/۱۳۸۸ھ ۲/مئی ۱۹۶۸ء

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

مسرت نامہ پہونچا، مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی، تمہارے مہمان حافظ غلام محمد صاحب اور حاجی صاحب مع بیوی بچوں کے سہارنپور پہونچے، میں اس وقت سبق میں گیا تھا معلوم ہوا کہ مستورات تو گھر میں پہونچ گئیں اور یہ حضرات مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، نماز کے بعد ملاقات ہوئی، میں ان کے ساتھ اپنے زنانہ مکان کی تنگی کا ذکر کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ مستورات سے آپ بات کر لیں، اس وقت تو انہوں نے کہا کہ چاہے جس حال میں بھی ہو یہیں قیام کرنا ہے، چاہے زمین پر لیٹنا پڑے، میں نے کہا شوق سے ہمیں یا ہمارے گھر والوں کو کوئی دقت نہیں، لیکن عشاء کی نماز کے دیر بعد حکیم ایوب صاحب کے زنانہ مکان کے قریب ایک مکان جوان کے لڑکوں نے خریدا ہے، جو بالکل شکستہ حال میں ہے مگر بالکل خالی تھا اس میں مہمان مرد اور عورتوں نے قیام کیا، مردوں نے تو صبح کی نماز مسجد میں پڑھی اور عورتیں نماز کے بعد آ گئیں، انہوں نے رات میں بہت آرام کی تعریف کی، مستورات کو رات مغرب کے بعد بھی دم کر دیا تھا، اور دوپہر آنے سے پہلے بھی دم کر دیا تھا، ان کی زبانی آپ کے حاجی علاء الدین صاحب کے صاحبزادے کی شادی میں شرکت کا حال معلوم ہوا۔

مہمانوں سے مغرب کے پہلے ہی تخلیہ میں بات کر لی تھی اور مغرب کے بعد بھی پوچھا تھا، انہوں نے لڑکی کی بیماری کا بھی ذکر کیا، مولوی احمد سعید انگار کا خط براہ راست بھی آ گیا تھا جس میں انہوں نے ویزہ نہ ملنے کا حال لکھا تھا، مولوی سعید کے مختصر قیام سے مجھے

بھی قلق ہے،اس لئے کہ وہ پہلی مرتبہ آئے تھےتو دوبارہ آنے پر کئی روز قیام کو کہہ کر گئے تھے۔

اپنے مہتمم صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد حج سے فراغ پر مبارک باد پیش کرتا ہوں،اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے حج وزیارت قبول فرماوے دارین کی ترقیات سے نوازے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم:محمد اسماعیل ۲۰؍صفر ۱۳۸۸ھ ۱۹؍مئی ۱۹۶۸ء

عنایت فرمایم سلمہ.....بعد سلام مسنون!

کئی دن ہوئے آپ کا خط پہونچا تھا،اس کا جواب تو ہمروزہ لکھوا چکا ہوں، اس میں آپ کے حاجی یوسف کے بھائی کی آمد اور ارادہ کا حال لکھا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ صحیح تاریخ کی اطلاع بعد میں دوں گا،اس سلسلے میں ایک ضروری بات یہ پیش آ گئی کہ ۱۲؍جولائی سے ۲۰؍جولائی تک کے درمیان میں اس ناکارہ کو ایک مجبوری کی وجہ سے دہلی کا سفر پیش آ گیا اگر چہ اپنی بیماری کی شدت کی وجہ سے سفر کی ہمت بالکل نہیں لیکن غالبًا امکان قوی یہ ہے کہ جانا ہی پڑے گا،اس لئے سہارنپور کا ارادہ نہ کریں،اس سے پہلے یعنی ۱۲؍سے پہلے یا ۲۰؍کے بعد ارادہ فرمائیں تو زیادہ اچھا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم:محمد اسماعیل ۲۸؍ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۲۵؍جون ۱۹۶۸ء

عنایت فرمایم سلمہ.....بعد سلام مسنون!

تمہارا لفافہ جس پر تاریخ ۱۰/جون آج ۲۱/ جون کو پہونچا، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولوی معین اللہ نے کتاب (محدثین عظام کا جدید اڈیشن) کی طباعت کی ذمہ داری لے لی، اللہ کا شکر ہے، اور اللہ جل شانہ جلد طباعت سے مزین فرما کر مستمر ثمرات وبرکات بناوے، آپ کی والدہ صاحبہ اور چچا صاحب کے لئے دل سے دعا گوہوں اور اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

آپ نے لکھا کہ مولوی سعید انگار صاحب کے خط پر تیرا خط نقل کردوں گا جزاکم اللہ، اس سے بہت قلق ہوا کہ حاجی یعقوب صاحب کا جہاز گر گیا تھا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ کوئی حادثہ پیش نہیں آیا، ان کو خط لکھیں تو سلام مسنون کہہ دیں مبارک باد لکھ دیں اور یہ بھی کہ مالک کا اس احسان عظیم پر وہاں کے فقراء اور دینی مواقع خیر میں اپنی حیثیت کے موافق صدقہ خفیہ ضرور کردیں، حاجی موسی صاحب کی آمد کی خبر سے مسرت ہے، براہ کرم جب وہ تشریف لاویں تو ان کے ساتھ یا ان کے پہلے تفصیلی تعارف کا پرچہ ضرور لکھ دیں، مہتمم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۲۱/ جمادی الاولی ۱۳۸۸ھ ۱۶/ اگست ۱۹۶۸ء

عنایت فرمایم سلمہ.....بعد سلام مسنون!

اسی وقت عزیز مولوی غلام محمد صاحب سلمہ کی معرفت گرامی نامہ پہونچ کر موجب منت ہوا، آپ نے لکھا کہ مولوی غلام محمد صاحب کی وجہ سے مجھے کافی انسیت تھی، لیکن پھر بھی آپ نے ان کے جمانے کی کوشش نہ کی، میرا تو دل چاہتا تھا کہ وہیں چپک جاتا تو اچھا تھا، ظاہری اور باطنی، قلبی اور جسمانی مسرتیں حاصل ہوتیں، اس سے مسرت ہوئی کہ انشاء اللہ شوال سے مدرسہ میں تقرر ہو جائے گا، اس سے مسرت ہوئی کہ حاجی علاء الدین صاحب کو ندوۃ العلماء کی شوری کا رکن بنایا ہے اللہ تعالیٰ ان سے مدرسے کو اور مدرسہ کو ان سے متمتع فرماوے۔

علی میاںؒ نے جو مولوی ابولیث سے کہا صحیح ہے ان کا یہی خیال ہے مگر آپ ابھی تک مدرس ہی رہے ہیں، جب کسی مدرسے کا ناظم بنیں گے جب پتہ چلے گا کہ ان نظماء کو کتنے مشکلات اور کتنے امور میں اپنی رائے کے خلاف سکوت کرنا پڑتا ہے، یہ ناکارہ چونکہ پچاس سال سے اس کو بھگت رہا ہے اس لئے اس کا خوب اندازہ ہے، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کی ہر نوع کی مدد فرماوے، مہتمم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں، یہ ناکارہ آپ کے لئے اور آپ کے مدرسے کے لئے دل سے دعا کرتا ہے، الجمعیۃ اور ندائے ملت کی باہم مخالفت سے جتنا بھی قلق ہو یقیناً برمحل ہے، ایک ضروری بات یہ ہے کہ عزیز عبدالعزیز کو گئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا مگر اس کا کوئی خط بخیر نہیں آیا، مجھے جب سے یہ معلوم ہوا تھا کہ اس کے والد صاحب کی ملازمت چھوٹ گئی ہے، میں اس وقت سے اس کو برابر تقاضہ کرتا رہتا تھا، اور مولوی

عبدالرحیم اور مولوی اسماعیل صاحب سے ہمیشہ تقاضا کراتا رہتا تھا کہ اس حالت میں جب کہ اس کے والد صاحب کو شدید ضرورت ہے اور وہاں رہ کر ان کی کوئی خدمت کر سکتا ہے تو اس کا وہاں رہنا بہت ضروری ہے بالخصوص جب کہ یہاں کسی علمی کام میں شریک نہیں تھا، اس کے والد صاحب سے اگر واقفیت اور ملاقات ہو تو بندے کی طرف سے فرمادیں کہ آپ کی شدید ضرورت کی وجہ سے اس کو بہت اصرار اور تقاضے سے بھیجا ہے، آپ کا مرسلہ ہدیہ نمکین مولوی غلام محمد صاحب کی معرفت پہونچ گیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: عبدالرحیم ۱۴ر جمادی الاولی ۱۳۸۶ھ ۳۱ر اگست ۱۹۶۶ء

مدرسہ کے نظام سے اختلاف نہ کرنے کی نصیحت:

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اس وقت عنایت نامہ پہونچا، عزیز مولوی غلام محمد کے لئے مہتمم صاحب کی رائے کے خلاف آپ نے اچھا کیا کہ کوشش نہیں کی، مدرسہ میں اگر کوئی مخالف ہو جاتا ہے تو مشکلات ہو جاتی ہیں، اس کا تو آپ کو تجربہ ہے، اور مہتمم صاحب ہی اگر خلاف ہوں تو اور بھی زیادہ دقت ہوتی ہے، شوال میں بھی مہتمم صاحب کی رائے کے خلاف کوشش نہ کریں۔

افریقہ کے سلسلے میں بندے کی رائے کچھ معتبر نہیں ہے جیسے وہاں کے

حالات ہوں جن سے خود مولوی غلام محمد اور ان کے اعزہ زیادہ واقف ہوں گے استخارہ مسنونہ کرتے رہیں، دعا سے اس ناکارہ کو بھی دریغ نہیں، اللہ جل شانہ جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرماویں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ سے سب بہت خوش ہیں، اس سے بھی مسرت ہوئی کہ آپ حدیث کی کتاب پر کچھ لکھنا چاہتے ہیں بہت مناسب ہے، آپ نے ''نسائی شریف'' (۱) کا خیال ظاہر کیا وہ بھی مناسب ہے، اس کی کوئی مخصوص شرح نہیں ہوئی، حدیث پاک سے اشتغال تو بہت مناسب ہے، اللہ تعالیٰ باقی رکھے۔

لوگوں کی مخالفت کا احساس چھوڑ دیجئے، اللہ تعالیٰ شانہ سے معاملہ صاف رکھئے، اس کے بعد تو مخالفتیں آتی جاتی رہتی ہیں، اس فکر میں زیادہ نہ پڑیئے، اپنے مہتمم صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں، عزیزان مولوی غلام محمد عبدالرحیم اسماعیل کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: عبدالرحیم ۸/ جمادی الثانیہ ۱۳۸۷ھ ۱۳/ ستمبر ۱۹۶۷ء

---

(۱) اس پر کچھ لکھ نہ سکا مگر عربی میں ''الامام النسائی وصناعۃ الحدیثیۃ'' کے عنوان سے طویل مقالہ کلیۃ الأدب کے مجلّہ میں شائع ہوا ہے۔

عنایت فرمایم سلمہ.....بعد سلام مسنون!

آج کی ڈاک سے مسرت نامہ پہونچا مژدۂ عافیت اور حالات سے مسرت ہوئی، عزیز مولوی غلام محمد کے خطوط تو بہت کثرت سے میرے پاس آنے کی اجازت کے لئے آئے ہیں مگر میں ان کو لکھ رہا ہوں کہ جن خانگی مشکلات کی وجہ سے وہ شوال میں گئے تھے ان کا حل کچھ نہیں بتاتے، میرے لئے غلام محمد، عبدالرحیم، یوسف تینوں کی آمد موجب مسرت ہے مگر جب تینوں کا جانا مجبوریوں کی وجہ سے ہوا تھا اور ان مجبوریوں کا حال بھی ابھی تک معلوم نہیں ہوا، پھر معلوم نہیں بار بار آمد کے خطوط کیوں لکھ رہے ہیں، عزیز مولوی عبدالرحیم متالا اصرار اور تقاضوں سے ملازمت پر گئے تھے، اب وہ ایک مہینہ بعد چھوڑ کر چلے آئے تو اہل مدرسہ کیا کہیں گے؟ تینوں کی سہارنپور کی یاد برحق ہے، مگر ضروریات، مجبوریاں، جذبات پر غالب ہونی چاہئے۔

مولانا عبداللہ صاحب مہتمم فلاح دارین کا سفر حج و بغداد:

اس سے مسرت ہوئی کہ مولوی عبداللہ صاحب کا خط بغداد سے خیریت کا آ گیا، مولانا محمد عمر صاحب اس وقت جماعت میں مکہ نہیں گئے، یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ ان کو حج وزیارت سے باحسن وجوہ فراغ کے بعد خیریت کے ساتھ واپس لائے اور جماعتی کاموں میں بھی ثمرات اور برکات نصیب فرماوے، اگر آپ خط لکھیں تو بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا گو ہے اور آپ سے دعا جو ہوں اور نیز یہ کہ روضۂ اقدس پر اس سیاہ کار کی طرف سے دست

بستہ صلاۃ وسلام کردیں۔

مولانا انعام الحسن صاحب اور مولانا عمر صاحب اس وقت میرے پاس ہیں، ان دونوں کی طرف سے دعا اور صلاۃ وسلام کی درخواست لکھ دیں، سیکریٹری صاحب کے افاقہ کی خبر سے بہت مسرت ہے، اللہ تعالیٰ مکمل صحت نصیب کرے، بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں کہ تمہارے ایک فرستادہ مہمان جو گذشتہ سال آئے تھے دارالطلبہ کی مسجد کی توسیع کے سلسلے میں انہوں نے اصرار کیا تھا، رمضان سے قبل اور رمضان کے بعد کئی مرتبہ اس سلسلے میں مشورے ہوئے، اور بحث ومباحثہ کے بعد بالآخر اس کے صحن کا کچھ حصہ مسقّف ہونا اور اوپر دوسری منزل بننا طے ہوگیا، غالبًا حکیم ایوب صاحب نے آپ کو تفصیل لکھ دی ہوگی، یہ خط بھی ان کے پاس بھیج رہا ہوں کہ اب تک اگر نہ لکھا ہو تو تحریر فرمادیں اور اگر لکھ چکے ہوں اور مزید کوئی بات لکھنی ہو تو لکھ دیں، حکیم صاحب تو معطی صاحب کے شدید اصرار پر کام شروع کرنے کا ارادہ کر رہے تھے مگر میں نے رائے دی کہ جب تک رقم نہ آجاوے کام شروع نہ کیا جائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: محمد اسماعیل ۸/ذیقعدہ شب پنجشنبہ ۱۳۸۸ھ ۲۷/جنوری ۱۹۶۹ء

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

آپ کے یکے بعد دیگرے دو گرامی نامے جناب الحاج یعقوب راوت

صاحب کی آمد کے سلسلے میں پہونچے، آپ نے چونکہ بہت اہتمام فرمایا تھا اسلئے اس ناکارہ کو بھی بہت زیادہ اہتمام پیدا ہوا، آپ نے پہلے خط میں ان کی آمد جمعرات کو اور دیوبند روانگی جمعہ کو لکھی تھی، اور دوسرے خط میں جمعہ کے وقت آمد اور بار کے دن کھانا کھانے کے بعد دیوبند کی روانگی لکھی تھی، اس سے مسرت ہوئی کہ جمعہ کے بعد کھانے میں شرکت ہوجائے گی اور ان کی خاطر میں میرے گجراتی دوستوں نے گجراتی کڑھی بھی پکائی اور مطبخ میں کھچڑی بھی، میں تو جمعہ کے بعد دیر تک انتظار کرتا رہا لیکن معلوم ہوا کہ میرے لیٹنے کے بعد چار بجے تشریف لائے، کھانا تو عزیز شبیر اور دوسرے گجراتی احباب کے اصرار پر انہوں نے کھالیا، اور معلوم ہوا کہ ان کی اہلیہ محترمہ نے بلا اصرار نوش فرمایا، مجھے تو یہ بتایا گیا تھا کہ اہلیہ اردو بالکل نہیں جانتیں مگر معلوم ہوا کہ وہ اردو بہت اچھی طرح بولتی ہیں، گھروں کی مستورات سے بھی بے تکلف اردو بولتی رہیں، اور جب بعد مغرب میں ملنے گیا تو مجھ سے بھی اپنی بیماری اور تعویذ وغیرہ کو بہت بے تکلف کہا، یہ بھی معلوم ہوا کہ چار بجے میرے لیٹ جانے کی وجہ سے حاجی یعقوب تو بعد عصر تک قیام پر راضی تھے، لیکن جو ترکیسر کے رفیق ان کے ساتھ تھے نے بہت اصرار کیا کہ زکریا کو جگا کر ابھی مصافحہ کرادو ابھی واپس جانا ہے، لیکن حافظ سورتی صاحب جو حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کے خواص میں سے ہیں، دیوبند مستقل قیام ہے ہر جمعہ کو یہاں تشریف لاتے ہیں اور شام کو واپس چلے جاتے ہیں، ان کے شدید اصرار پر یہ حضرات اس پر راضی ہوئے کہ مغرب کے بعد مجھ سے ملاقات کے بعد جاویں، عصر کی نماز میں مجھ سے مصافحہ ہوا اس وقت حکیم ایوب کو بلایا اور قاری مظفر اور مولوی

عبدالمالک کے ساتھ ان حضرات کو مدرسہ دیکھنے بھیج دیا، اس لئے کہ میرے یہاں جمعہ کو عصر کے بعد کی مجلس کا وقت ہوتا ہے، مغرب کے متصل چائے منگائی، میں نے ان سے کہا کہ مولوی تقی الدین صاحب نے تو آپ کے قیام کے لئے تین وقت لکھے تھے اور آپ کے اعزاز میں ہمارے دوست مولوی یوسف تتلا افریقی نے بخاری پلاؤ کا انتظام کر رکھا ہے، اگر آپ فرمائیں تو اسے جلد تیار کرنے کو کہہ دیا جائے، اس وقت تو انہوں نے قبول کر لیا مگر جب میں ان کے ساتھ عشاء کی نماز کو جانے لگا تو انہوں نے جانے کی اجازت چاہی، میں نے کہا کہ آپ عشاء کی نماز کے بعد جانا قبول فرما چکے ہیں، نماز پڑھئے عشاء کی نماز کے بعد ایک دولقمہ کھا کر تشریف لے جاویں مگر جب میں نماز کو جالیا تو وہ حضرات اپنی کار میں تشریف لے گئے۔

اس کا قلق ہوا کہ روانگی کے وقت ملاقات بھی نہ ہوسکی، یہ بھی معلوم ہوا کہ حاجی یعقوب صاحب تو تھوڑی دیر قیام پر راضی تھے مگر ترکیسر کے جو صاحب رفیق سفر تھے ان کے اصرار پر جلد تشریف لے گئے، ان کا اصرار تو چار بجے ہی جانے کا تھا معلوم نہیں کہ وہ ہم لوگوں سے اتنے کیوں ناراض تھے، عزیز شبیر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حاجی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے مولوی تقی الدین صاحب سے کوئی نظام نہیں بتایا تھا انہوں نے خود ہی اپنی رائے سے کیا، میں تو صرف کشمیر جانے سے پہلے دیوبند وسہارنپور جانے کا ذکر کیا تھا، یہ معلوم نہ ہوسکا کہ دیوبند کب پہونچے اور کتنا قیام رہا، اتنا معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز ان حضرات نے دیوبند پڑھی، اسی لئے میں چاہتا تھا کہ آپ ان کے ساتھ ہوتے تو یہ گڑبڑ نہ ہوتی، اسی لئے میں نظام الدین بھی ہمیشہ یہی تقاضا

لکھتا ہوں کہ کوئی اجنبی آدمی آئے تو نظام الدین سے کوئی قدیم ساتھ ضرور ہو جس کے آنے والے سے بھی تعلقات ہوں اور مجھ سے بھی کہ وہ حداوسط کا کام دے۔

آپ نے اپنے مہتمم صاحب کی آمد کا مژدہ لکھا تھا اس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ ۱۳/ جولائی سے ۱۹/ جولائی تک کے درمیان میں سہارنپور تشریف نہ لاویں، عزیز شبیر کا ٹکٹ وغیرہ آ گیا ہے وہ پرسوں کو یہاں سے دہلی جا کر ویزہ وغیرہ لے کر گھر اور پاکستان ہوتے ہوئے جانے کا ارادہ کر رہا ہے۔

مہتمم صاحب سے سلام مسنون، میں نے حاجی صاحب کے سارے سفر کی تفصیل آپ کے اہتمام اور انتظام کی وجہ سے لکھوادی ورنہ اتنی تفصیل کی ضرورت نہیں تھی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: محمد اسماعیل ۹/ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۶/جولائی ۱۹۶۸ء

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا، مژدۂ خیر سے مسرت ہوئی، علی میاںؒ کی گفتگو سے بھی بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے اس سے مسرت ہوئی کہ آپ کا رسالہ (۱) چھپ گیا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں جہاں میں آپ کو اس سے متمتع نصیب فرماوے، حاجی یوسف راوت

(۱) یہ رسالہ چاند کی تسخیر وسائنس کی ترقیات ہے۔

صاحب کی آمد پر بندے کی طرف سے ان کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۲۳/ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ ۱۳/مارچ ۱۹۶۹ء

عنایت فرمایم الحاج تقی الدین صاحب سلمہ..... بعد سلام مسنون!

کل کی ڈاک سے تمہارا محبت نامہ پہونچا اور جواب کے لئے لفافہ بھی تھا مگر میں کئی دن سے عزیز عبدالرحیم کے یہاں جانے والے کی تلاش میں تھا، اسی وقت ایک صاحب نے کہا کہ وہ آج شام کو ۴/بجے جائیں گے اس لئے میں نے غنیمت سمجھا کہ آپ کے پرچہ کا جواب بھی انہیں کے ہاتھ دے دوں اور آپ کا لفافہ واپس کردوں کہ پھر کام دے گا۔

مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی، رمضان کے بعد سے اس ناکارہ کی طبیعت بھی بہت ہی مضمحل اور گری ہوئی ہے، تم نے اس سیہ کار کے متعلق جو لکھا وہ تمہاری محبت کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری اسی محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے، علی میاںؒ نے ندوہ آنے کے سلسلہ میں جو کچھ تم سے کہا اس سے بہت مسرت ہے۔

حقیقتِ شکر آپ نے مولانا عبدالماجد صاحب کے یہاں بھیجی بڑی جرأت کی، ان کا معیار تو بہت اونچا ہے، ان کے یہاں ایسی معمولی چیزیں قابل ذی رائے

نہیں بالخصوص آپ کی تحریر کے موافق آپ خود تنقید کے متوقع تھے، انہوں نے رسالہ پر پسندیدگی کا اظہار نہیں کیا آپ کے مقدمہ پر ضرور کیا، مولانا نور صاحب پرسوں واپس چلے گئے، عزیز طلحہ کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: احمد گجراتی ۹/شوال ۱۳۹۰ھ ۸/دسمبر ۱۹۷۰ء

رسالہ برہان کے ایک مقالہ پر نقد:

مکرم ومحترم مولانا تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت گرامی نامہ موجبِ منت ہوا، رسالہ برہان سے بڑا تعجب ہوا اور قلق بھی کہ اس نے ایسا مضمون شائع کر دیا، آپ نے جو مضمون (۱) بھیجا وہ بھی مناسب ہے لیکن تردید ہوتی تو زیادہ اچھا تھا، مولانا انعام صاحب کے دورہ کی تفصیلات تو بہت پہنچتی رہیں۔

عزیز آفتاب عالم (۲) کے تمہارے یہاں پہونچنے سے تعجب ہوا کہ وہ افریقہ سے کب آئے، آج صبح ڈابھیل سے ایک تار بھی ملا ہے کہ آفتاب جمعرات کو یہاں پہونچ رہے ہیں، مجھ پر تو وہ افریقہ جاتے ہوئے بہت تقاضے کر کے گئے تھے کہ

(۱) برہان میں ''مقام صحابہ'' کے عنوان سے اس ناچیز کا مقالہ شائع ہوا تھا، اس کی طرف اشارہ ہے، اس میں ایک مصنف نے صحابہ کرام پر نقد کیا تھا اس کا جواب تھا۔

(۲) یہ حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی جن کا مدینہ منورہ میں مستقل قیام تھا، حضرت شیخ الحدیثؒ سے بھی قریبی تعلق تھا، اس بنا پر اس ناچیز پر بھی شفقت فرماتے تھے۔

میں مسلسلات کی تاریخ کا ان کو تار دوں ،مگر میں نے تار دینے سے انکار کر دیا تھا، مولوی عبدالرحیم صاحب کی طبیعت اب بحمداللہ سکون پر ہے، میں نے تو علی گڑھ میں بھی اور وہاں سے واپسی پر بھی بہت تقاضا کیا لیکن وہ راضی نہ ہوئے ،لکھنؤ والوں کا مولوی عبدالرحیم کی کتاب کے متعلق خط آیا تھا کہ یہاں کاغذ نہیں ملتا ہے اس لیے ان کو لکھ دیا کہ وہ کاپیاں جلد سہارنپور بھیج دیں مبادا تاخیر سے کاپیاں خراب ہو جائیں، ذکر کی پابندی سے مسرت ہے، اللہ تعالیٰ استقامت وترقیات سے نوازے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۲۱/رجب ۱۳۹۰ھ ۲۲/ستمبر ۱۹۷۰ء

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت تمہارا محبت نامہ ملا، تمہارا بمبئی جانا پھر عزیزان عبدالرحیم و یوسف کے ساتھ حکیم صاحب کے یہاں جانا ،حکیم صاحب کے خط سے معلوم ہو گیا تھا، حقیقت شکر ابھی تک یہاں نہیں آئی البتہ قمر علی کا خط عبدالرحیم کے نام کئی دن ہوئے آیا تھا، اس میں لکھا تھا کہ وہ طبع ہو گئی ہے لیکن ۱۵/اکتوبر جمعرات تک یہاں نہیں پہونچی، یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اس کو قبول فرمائے ،لکھنے والے اور معاونین کے لئے دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے ،اس ناکارہ کے ملفوظات یا خطوط اشاعت کے قابل نہیں ہوتے اس لئے کہ اس میں رطب و یابس ہر قسم کی چیزیں ہوتی ہیں، صحیح قابل

انتفاع چیز کو نقل کیا جاوے لغویات تو نقل کرنے کی چیز نہیں کہ اس کا وبال ناقل اور منقول عنہ دونوں ہی پر ہوتا ہے اپنے گھر والوں سے سلام مسنون کہہ دیں، یہ ناکارہ سب کے لئے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: محمد اسماعیل، ۱۳ شعبان ۱۳۹۰ھ ۱۴/ اکتوبر ۱۹۷۰ء

از راقم سلام مسنون وگزارش دعا۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اسٹرائک ہوگئی تھی اس لئے ندوہ کی حمایت میں ایک مقالہ تحریر کیا تھا جس میں پوری طرح سے ندوہ کا دفاع کیا گیا تھا، یہ مضمون ندائے ملت لکھنؤ میں شائع ہوا تھا، اس کا اس خط میں ذکر ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کی حمایت پر ایک مقالہ:

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

محبت نامہ پہونچا مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی، تم نے بہت اچھا کیا کہ ندوہ اور علی میاںؒ کی حمایت میں مضمون اخبارات میں بھیج دیا کسی اخبار کا تراشہ جس میں طبع ہو بھیج دینا، اہلیہ محترمہ کی صحت کی خبر سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک کرے میری طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد مبارک باد لکھ دیں، عزیز عبدالرحیم کی صحت کی خبر سے بھی بہت مسرت ہے، محمد ناخدا صاحب مع اہلیہ کے آمد کا ارادہ کررہے ہیں، سر آنکھوں پر مگر چند

روز کے لئے یہاں قرب وجوار میں مکان کا ملنا بہت مشکل ہے، اس لئے کہ خالی کوئی مکان نہیں ہوتا، ہوٹل کثرت سے سہارنپور میں ہوگئے ہیں اور بہت اچھے، اب تو غیر ملکی جو مہمان عورتوں کے ساتھ آتے ہیں ایسا ہی کرتے ہیں کہ ہوٹل میں کوئی کمرہ لے لیتے ہیں شب کو وہاں قیام کرتے ہیں اور صبح کو علی الصباح نہار کے وقت میرے گھر آجاتے ہیں اور عشاء کی نماز کے بعد چلے جاتے ہیں، جس میں ان کو راحت اور سہولت ہوتی ہے، مکان کا ملنا دشوار اور پھر یہ کہ اگر دن میں وہاں رہیں تو آنا بے کار، ایک ضروری امر یہ ہے کہ جون کی شروع میں مجھے آنکھوں کے سلسلے میں علی گڑھ کے ڈاکٹر ایک ماہ کے لئے بہت اصرار سے بلا رہے ہیں، اس لئے اگر وہ ۳/۴ جولائی کے بعد آویں تو آپ پہلے ایک جوابی کارڈ سے میرے یہاں قیام کا حال معلوم کرلیں اور دوستوں کو بھی اطلاع کردیں کہ اگر جولائی میں کوئی آنے والا ہو تو آمد سے پہلے میرے قیام کا حال معلوم کرلیں، مہتمم صاحب اور سیکریٹری صاحب سے بھی سلام مسنون، نیز مولانا احمد بیمات صاحب سے بھی بشرط سہولت سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: محمد اسماعیل ۱۴/ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۱۹/جون ۱۹۷۰ء

لامع الدراری کی تکمیل:

عنایت فرمایم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت مغرب کے قریب شام کی ڈاک سے آپ کا لفافہ پہونچا اور دو پہر

کوعزیز غلام محمد کا بھی پہونچا تھا، جس میں انہوں نے اپنی آمد کی اطلاع دی ہے میں تو بہت زور سے منع کرتا رہا مگر اتنا وقت ہی نہیں تھا کہ خط ان کو پہونچے اس لئے کہ انہوں نے بدھ کے روز پہونچنے کو لکھا ہے، یہ روایت بھی انہیں غلط پہونچی کہ آئندہ جمعہ کو'' لامع'' کا ختم ہے،'' لامع'' تو انتہائی معذوریوں اور دقتوں کے باوجود اللہ کے فضل سے گذشتہ جمعہ کو ختم ہو چکی، البتہ یہ ضرور ہے کہ عزیز ان انعام وہارون کو شنبہ کے دن ایک اجتماع میں جانا ہے اور جمعہ کو یہاں آنے کو لکھا ہے، میں نے چند دوستوں سے کہہ دیا تھا کہ اس دن یہ بھی کھانا ان کے ساتھ کھالیں، تقریباً ایک ماہ ہوا عزیز عبدالرحیم نے مجھے بھی اور چند احباب کو نیز یوسف اس وقت یہاں موجود تھا اس کو بھی تقاضا سے لکھا کہ'' لامع'' کے ختم کی تاریخ سے ان کو مطلع کیا جائے تا کہ اس موقع پر یہاں آجاویں، میں نے اس وقت ان کو بھی خط لکھوا دیا تھا اور عزیز یوسف سے زبانی بھی کہہ دیا تھا کہ اس کے ختم کی کوئی تاریخ مقرر نہیں، اس لئے کہ تالیف کا دستور یہ ہے کہ چلتی رہے تو چلتی رہے اور اٹک جاوے تو کئی دن لگ جاوے، عزیز یوسف بھی اس کے انتظار میں ٹھہرنے کا ارادہ کر رہا تھا میں نے اس کو بھی منع کر دیا تھا اور عزیز عبدالرحیم وغلام محمد کو بھی منع کر دیا تھا، مولانا منور صاحب نے بھی کسی کے ذریعہ سے دریافت فرمایا تھا میں نے ان کو بھی لکھ دیا تھا کہ ہرگز آنے کی اجازت نہیں، حسب معمول ماہ مبارک میں بشرط حیات آویں۔

اس ناکارہ کو کثرت سے خواب میں دیکھنا یہ تمہاری محبت کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔

ذکر وغیرہ معمولات کی پابندی سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے قبول فرماوے، سفر شرعی عذر ہے اس کی وجہ سے اگر معمولات میں کمی ہو جاوے تو مضائقہ نہیں اس سے بہت مسرت ہوئی کہ رسالہ ''اسماء الرجال'' قریب تکمیل کے ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے اور تم کو اور لوگوں کو اس سے متمتع فرماوے۔

افریقی مہمان اگر نہ گئے ہوں تو میری طرف سے بہت بہت سلام مسنون کہہ دیں، اگر چلے گئے ہوں اور آپ خط لکھیں تو سلام مسنون لکھ دیں، اور لکھ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے، مہتمم صاحب کی خدمت میں بھی بندہ کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں، آپ نے اپنے سکریٹری صاحب کا حال نہیں لکھا، امید ہے کہ ان کی طبیعت اچھی ہوگئی ہوگی، میری طرف سے ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: محمد اسماعیل ۱۴؍ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۱۱؍جون ۱۹۶۸ء

دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر سے یکسالہ رخصت:

اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لئے اس کے اسباب پیدا فرمادیتا ہے، اس ناچیز کی تمنا تھی کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں روحانی وعلمی

فوائد حاصل کرنے کے لئے ایک سالہ قیام کی کوئی صورت پیدا ہو جائے اگر چہ اپنے حالات ظاہری طور پر اجازت نہیں دے رہے تھے، آل اولاد کی ذمہ داریاں تھیں، اور فلاح دارین میں شیخ الحدیث تھا، اپنے سہارنپور کے ایک سفر سے واپسی میں اپنے تأثرات لکھ کر حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کو بھیجا، جس کا جواب حسب ذیل آیا۔

بذل کی طباعت کا ولولہ وجذبہ:

مکرم ومحترم مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون

اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہونچا، میں نے تمہیں آنے کو بہت سختی سے منع کر دیا تھا، اس لیے کہ سال کا ختم ہے اور سال کے ختم پر تعلیم کا حرج بہت گراں اور مشکل ہے لیکن آنے کے بعد جلد واپسی پر مجھے بھی قلق ہوا، ایک ضروری مشورہ تم سے کرنا تھا، وہ یہ کہ تم نے اپنے سابقہ خط میں ''**بذل المجهود**'' کی طباعت کے سلسلہ میں کچھ لکھا تھا، تمہیں معلوم ہے کہ میں خود تقریباً ۲۰، ۲۵ رسال سے یہاں متمنی اور کوشاں ہوں، تم نے کسی افریقی کے متعلق لکھا تھا کہ تم نے ان سے اس کی تحریک کی، یہ تو ہرگز نہ کریں، طباعت کے لیے دام دینے والوں کا تو مجھ پر بھی اصرار اتنے ہی زمانے سے ہے اس کو تو میں نے کبھی قبول نہیں کیا، نہ آئندہ ارادہ، ہاں کوئی تاجر یا کوئی شخص بذات خود طباعت کرانا چاہے تو بڑے شوق سے، اور اب تو علی میاں اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر اور بلند درجات عطا فرماوے اس میں میری معاونت کے لیے تیار ہیں، اس سے پھر امنگ پیدا ہوگئی اور تمہارے اس وقت کے خط نے ایک شعلہ سا پھر پیدا کر دیا، تم

نے لکھا کہ سال بھر میرے پاس رہنے کو جی چاہتا ہے، اگر ''بذل المجہود'' کی طباعت کا ولولہ اور جذبہ نہ ہوتا تو میں ہرگز اس کی آپ کو اجازت نہ دیتا کہ آپ تدریس حدیث شریف چھوڑ کر یہاں قیام کریں، یہ تو بہت نقصان دہ ہے، البتہ اگر آپ یہاں کے ایک سال کے قیام میں ''بذل المجہود'' کے میرے حواشی جو بہت ہی کثرت سے ہیں آپ کے دیکھے ہوئے ہیں، ان کو انتخاب کر کے اور ''بذل'' کی طباعت ایک سال میں کرادیں تو یقیناً آپ کے لیے بہت بڑا صدقۂ جاریہ ہے، حدیث کی بہت بڑی خدمت ہے اور میری دیرینہ تمنا پوری ہونے کا ذریعہ ہے، لیکن سب سے اہم شرط تو یہ ہے کہ آپ کی ایک سالہ تعطیل سے مدرسہ کا حرج نہ ہو، دوسری یہ کہ آپ کی مستقل ملازمت پر اس کا کوئی اثر نہیں آئے گا، اور سب سے اہم اس سلسلہ میں علی میاں سے مشورہ کرنا ہے، علی میاں نے یہاں آنے کو بہت دنوں سے لکھ رکھا ہے مگر تکیہ کے طوفان نے روک رکھا ہے، تاہم آپ اپنا خیال اور میرا جواب ضرور علی میاں کو لکھیں اور یہ بھی لکھیں کہ سہارن پور تشریف آوری پر یاد کر کے مجھ سے مشورہ کرلیں۔

تم نے میری تالیفات کی طباعت کے سلسلہ میں جو لکھا اس کی تو مجھے کوئی اہمیت نہیں ہے اور وہ سب ناقص ہی ہیں اور نظر ثانی کی محتاج بھی ہیں، البتہ ''بذل'' کی طباعت کا میرا خیال یہ ہے کہ اس کو ندوہ میں اپنی خواہش کے مطابق طبع کراؤں، اگرچہ اہل ندوہ میری خواہش پر نظر ثانی کے لیے آمادہ بھی ہیں مگر میرا خیال تمہارے خیال پر یہ ہوا کہ اس کو اگر تم جیسا ذی علم یہاں رہ کر اس کی نقل اور تصحیح کر کے مکمل کر کے ندوہ بھیجتے رہیں تو طباعت میں زیادہ سہولت ہو، سب سے زیادہ تمہارے

مدرسہ اور شغل تدریس کے حرج کا خیال ہے، اگر چہ بذل کی تکمیل کے لیے یہ ناکارہ خود ایک سال کی مدرسہ سے چھٹی لے کر مدینہ منورہ جا چکا۔

مجھے تو اب یاد نہیں رہا کہ میں نے اپنی تالیفات کے سلسلہ میں کیا لکھوایا تھا، ایک شخص پڑھتا ہے دوسرا لکھتا ہے اس وقت جو بات ذہن میں ہوتی ہے وہ لکھوا دیتا ہوں، اس سے قلق ہوا کہ وہ خط گم ہو گیا خدا کرے مل جائے، ہمارے یہاں بھی کھوئے ہوئے خطوط بعض مرتبہ بہت دنوں میں ملتے ہیں۔

اب بھی ایک خط مجھے مدینہ منورہ لکھا گیا تھا، وہ تین ماہ میں وہاں پہونچا، وہاں سے ایک صاحب نے لفافے میں واپس کیا تو ایک ہی ہفتہ میں یہاں مل گیا، حاجی چوہان صاحب اگر موجود ہوں تو میرا بھی سلام مسنون کہہ دیں، اگر وہ آپ کی موجودگی میں آ جاتے تو زیادہ اچھا تھا، اب بھی اگر وہ عبدالرحیم کے سامنے آ جاویں تو اچھا ہے ورنہ اجنبی لوگوں کو تنہائی میں دقت ہوتی ہے، عزیز عبدالرحیم اپنے متعلقہ مضمون کا جواب خود لکھیں گے، میری تو رائے یہ ہے کہ وہ جلد ہی آ ویں، عزیزان طلحہ و ابوالحسن کی طرف سے سلام مسنون، اپنی اہلیہ کو خط لکھو تو میرا بھی سلام مسنون لکھ دو، یہ ناکارہ تمہارے لیے اور تمہارے بچوں کے لیے دل سے دعا کرتا ہے، تمہارا اس سیہ کار کو یاد کرنا تمہاری محبت کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ اس کو طرفین کے لیے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے، لیکن کام میں اہتمام سے مشغول رہیں، جذبات پر مصالح مقدم ہونا چاہئیں، کارکن کا ربگذار از گفتار۔

تم نے مولوی یوسف متالا کے خط کا ذکر کیا مگر یہ نہ لکھا کہ انہوں نے خیریت

کے علاوہ کوئی خاص بات اپنے متعلق یا مولوی اسعد صاحب کے متعلق لکھی یا نہیں؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۳/ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ ۲۷/ جون ۱۹۷۱ء

بذل المجہود کی طباعت کے لئے ایک سالہ چھٹی کے لئے اراکین کمیٹی کا فیصلہ:

عنایت فرمایم عافاکم اللہ وسلم ..... بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا یہ ناکارہ آپ کے مہتمم صاحب اور جملہ اراکین کا بے حد مشکور ہے، اللہ ہی ان سب حضرات کو بہترین جزائے خیر دے، اور بذل کی طباعت کے سلسلے میں ان کی اعانت پر زیادہ سے زیادہ جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی یہ پیشکش کہ میں اگر براہ راست ان کی خدمات میں درخواست کرتا تو وہ بلا وضع تنخواہ دیتے کہ ان کا دوسرا احسان اس ناکارہ پر ہے، لیکن بذل کا کام ان کے مدرسہ کا کام نہیں ہے اس لئے مدرسہ سے تنخواہ تو مجھے ان حضرات کی پیشکش پر بھی نہ قبول ہوتی، کہ مدرسے کا مال چندے کا مال، میں نے مدینہ پاک کے یک سالہ قیام میں جو بذل کی تالیف کے وقت وہاں کی حاضری میسر ہوئی اس کا معاوضہ مدرسے سے لینا گوارہ نہیں کیا حالانکہ بذل المجہود مدرسہ ہی کا کام تھا بذل اس وقت مدرسہ ہی کی ملک تھی، جب میرے حضرت اقدس قدس سرہ

نے ارشاد فرمایا تھا تو مدرسے سے تنخواہ لینے میں کوئی تامل نہیں تھا، آپ کے لئے بھی مدرسہ سے اس زمانے کی تنخواہ تو گوارہ نہیں، البتہ آپ کے افریقی محسنین میں سے جو آپ کو طباعت کتب کے لئے پیشکش کرتے رہتے ہیں، یہاں کے قیام پر وظیفہ ذاتی طور پر تجویز کریں یا ایک دو صاحبان مل کر تجویز کریں تو مجھے بھی کوئی اشکال نہیں، بشرطیکہ آپ کو لینے میں کوئی مانع نہ ہو، اگر باہر سے کوئی صاحب نہ بھی آئیں تو مولوی احمد بیمات صاحب تو کئی سال سے حدیث پڑھا رہے ہیں اور دیگر حضرات بھی حدیث کے اسباق پہلے سے آپ کے مدرسہ میں پڑھا رہے ہیں، بہرحال اس چیز کو تو وہاں کے اراکین زیادہ سمجھتے ہیں اس ناکارہ کی طرف سے شکریہ اور دعائیں ہی ہوسکتی ہیں۔

آپ نے کہا کہ ۱۸ر رجب کو بخاری کے اختتام پر جلسہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اور سالانہ جلسے کو باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچائے، اور دونوں کو مدرسہ کے لئے موجب خیر وترقی بنائے، امید ہے کہ آپ کا مقالہ "**امام ابو داود و سننه**" (۱) پورا ہوگیا ہوا اللہ مبارک فرمائے، ابوداود کی تقریر کے متعلق آپ کا مشورہ بھی بہت مناسب ہے میں نے تو اس خیال سے لکھا تھا کہ علاحدہ طباعت میں بذل کے سابقہ مصارف میں اضافہ نہ ہوگا ورنہ بہتر یہی ہے کہ علاحدہ طبع ہو۔

عزیز مولوی عبدالرحیم سے ملاقات ہو تو سلام مسنون کے بعد فرمادیں کہ تمہارے نظام سفر کا شدت سے انتظار ہے، عزیز یوسف اور عزیز عبدالحفیظ اور بھائی صغیر کے لفافوں میں تمہارے نام پرچے تھے یہ سب ایک لفافہ میں بند کر کے تمہارے

(۱) رسالہ کا نام ہے "**الإمام أبو داود المحدث الفقيه**" یہ کتابی صورت میں شائع ہوا ہے۔

پاس بھیجے تھے، امید ہے کہ پہونچ گئے ہوں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم: شاہد غفرلہ، ۲؍رجب المرجب ۱۳۹۱ھ ۲۴؍اگست ۱۹۷۱ء

ترکیسر سے سہارنپور حاضری کی تیاری:

عنایت فرمایم عافاکم اللہ وسلم ..... بعد سلام مسنون!

عنایت نامہ پہونچا، تم نے بہت اچھا کیا کہ وہاں کے مفصل حالات علی میاںؒ اور مولانا معین اللہ صاحب کو لکھ دیئے اور جب دونوں کی بھی یہی رائے ہے تو اللہ کا نام لے کر آجائیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے برکت فرمائے، مالی نقصان کی تلافی فرمائے اور دینی تلافی تو یقیناً ہے اور بہت زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ جملہ مدارس کے کارکنوں میں آپس میں اتفاق اور محبت عطا فرمائے، کہ آپس کا اختلاف حالقہ ہے۔

خدا کرے کہ افریقہ کی رقم بند نہ ہو، انشاء اللہ میں بھی آپ کی تعمیل حکم میں سید آفتاب کو ضرور لکھ دوں گا، مگر آپ نے یہ نہیں لکھا آفتاب کو کن صاحب کے نام خط لکھنے کو لکھوں، حاجی موسیٰ صاحب کو یا ان کے بھائی کو، ان میں اصل کون ہیں؟ آپ بھی عزیز آفتاب کو ضرور لکھ دیں اس لئے کہ جتنی زور آزمائی سے آپ یہاں کی آمد اور علی میاںؒ وغیرہ کا تقاضہ لکھیں گے اتنی اہمیت سے مجھے خود غرض ہونے کی وجہ سے لکھنا مشکل ہے، آپ نے ۱۳؍شعبان کی آمد لکھی ہے مناسب ہے، لیکن میرے خیال میں

چندروز کے لئے گھر ہوکر آنا مناسب ہے گھر والوں کو بھی انتظار اور اشتیاق ہوگا، آپ نے اچھا کیا کہ جلسہ میں شرکت کا ارادہ کرلیا مناسب تھا۔

آپ نے صحیح لکھا مولوی یوسف کی کتاب کا مسودہ ہی محرف ہے(۱) میں نے بار بار یوسف کو لکھا کہ کسی پڑھے لکھے سے لکھواؤ مگر وہ عربی سے ناواقف ایک حافظ صاحب سے نقل کراتا ہے جس میں بہت سی غلطیاں فحش رہ جاتی ہیں اور میرے سنانے والے بھی سارے علامہ ہیں، اس لئے لفظی غلطیوں کا تو پتہ مجھ کو بھی نہیں چلتا، بالخصوص متجانس حروف کے بدلنے کا، آپ کو اس میں خاص طور سے غور کی ضرورت ہوگی۔

میں نے یوسف کو بار بار لکھا کہ مسودہ میں منقول عنہ کا جلد اور صفحہ بہت اہتمام سے لکھوانا کہ مراجعت میں سہولت ہو، مگر بار بار کے تقاضے کے باوجود اس دوسری قسط میں بھی اس نے اہتمام نہیں کیا، میں نے بار بار اس کو یہ بھی لکھا کہ عبدالرحیم کے بعد کوئی قسط نہ بھیجیں کہ میرے پاس کوئی سنانے سننے والا نہیں مگر دوسری قسط یوسف کی اس دن آئی جس دن عزیز عبدالرحیم یہاں سے روانہ ہوگیا، اس لئے میرا ارادہ تو اس کے سننے کا نہیں تھا، مگر یوسف کے اصرار اور مولوی احمد گجراتی کے وقت بے وقت یہ کہنے سے کہ نماز میں دس منٹ باقی ہے تھوڑا سا سنادوں میں نے تھوڑا تھوڑا سننا شروع کردیا تھا، لیکن تمہارے اس خط پر کہ بخاری شریف کے ختم ہونے کے بعد میں یوسف کا مقالہ دیکھ لوں مجھے اہتمام سے سننا پڑا اور جلدی جلدی پورا کرکے کل

(۱) یہ مولانا یوسف متالا کی کتاب (اطاعت رسولؐ) جس کا مسودہ محرف تھا، اس کی تصحیح وطباعت میں جو اس ناچیز نے محنت صرف کی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

گزشتہ آپ کے نام بذریعہ رجسٹری بھیج دیا گیا، خدا کرے کہ پہنچ گیا ہو۔

آپ نے لکھا کہ اس کی طباعت کے سلسلے میں مولوی یوسف نے کچھ نہیں لکھا، اور عزیز عبدالرحیم نے یہ کہا کہ زامبیا جا کر لکھوں گا، میرے خیال میں تو عبدالرحیم نے غلطی کی، اس کو یہاں سے جانے سے پہلے آپ سے سب معاملات طے کر کے جانا چاہئے تھا، تاکہ خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہوتا، اور جو بات زبانی ہوسکتی ہے وہ خط سے نہیں ہوسکتی۔

اس سے مسرت ہوئی کہ عزیز عبدالرحیم کی وجہ سے ورتیٹھی کا ماحول اچھا ہوگیا ہے خدا کرے کہ اس کی غیبت میں بھی باقی رہے، آپ بھی آنے سے پہلے وہاں جا کر کسی اہل کو نگراں بنا کر آویں اور عبدالرحیم کو بھی اگر خط لکھیں تو میری طرف سے یہ کہہ دیں کہ خطوط کے ذریعہ سے ورتیٹھی والوں کی نگرانی ضرور کرتے رہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم: حبیب اللہ ۲۳ رجب ۱۳۹۱ھ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

اس وقت معلوم ہوا کہ ڈاک میں آپ کا گرامی نامہ رکھا ہوا ہے، آج کل ڈاک کا بہت ہی ہجوم بڑھ گیا ہے، حضرت رائے پوری قدس سرہ کے تابوت کے مسئلہ نے میری ڈاک المضاعف کر دیا، غالباً آپ تو اس فتنے سے بے خبر ہونگے، آپ نے جو نظام لکھا

ہے بہت مناسب ہے اس ناکارے کا بھی ڈاکٹری معائنہ کے ذیل میں ۱۱؍شعبان کو دہلی جانا طے ہوگیا، کم سے کم ایک ہفتہ تو وہاں ضرور لگے گا، اس لئے یہاں کے ڈاکٹروں کی رائے بھی یہی ہے کہ یہ اثر ان دواؤں کا ہے، پیشاب میں البتہ ابھی تک کوئی اثر نہیں، پانچ چھ مرتبہ جانچ ہوچکی ہے دہلی کے احباب کا اصرار تو پہلے دنوں سے ہورہا ہے مگر میری مجبوریاں۔

آخری رجب میں تو مسلسلات کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا کہ میں نے آخری جمعہ رجب کا قرار دیا تھا اور دیگر احباب سے بھی کہہ دیں کہ ۲۰؍شعبان سے پہلے کوئی صاحب نہ آویں، الامام ابوداود کا مقالہ درست ہوگیا اللہ کا شکر ہے، مولوی یوسف کے مسودہ کے متعلق تم نے جو لکھا بالکل صحیح ہے میں نے کئی دفعہ پہلے بھی متوجہ کیا مگر اصلاح نہ ہوسکی، عبدالرحیم کے تین خط زامبیا سے یہاں آچکے اور اس نے بہت تفصیل سے اپنے اعذار لکھے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ رمضان تک بولٹن نہیں جاسکتا۔

ابھی تک تو وہ زامبیا پڑا ہوا ہے افریقہ کے اندراج پاسپورٹ میں پہلے سے نہیں تھا وہاں اندراج کی درخواست دیا ہے اس نے پانچ ہفتے میں بلایا ہے، والدہ افریقہ میں ہیں، جن کی وجہ سے اصل سفر تھا ۵؍ہفتے تو اخیر شعبان میں پورے ہونگے اس کے بعد والدہ کے جانے کے لئے صرف پانچ دن باقی رہتے ہیں، والدہ ہی اصل مقصد سفر تھیں اس لئے میں نے اس کو لکھ دیا کہ والدہ بولٹن سے مقدم ہیں، اس لئے بولٹن رمضان کرنے کا ارادہ ملتوی کریں، شوال میں اگر سہولت ممکن ہو تو پندرہ بیس دن بولٹن میں رہ کر مدینہ پاک چلے جاویں۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ راوت صاحب نے آپ کی چھٹی منظور کرلی، مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ چھٹی میں اپنا وظیفہ بھی دیں گے یا بند کردیں گے، آپ کی طرف سے تو اس کی کوئی تحریک نہیں ہونی چاہئے، البتہ آپ کا اور علی میاںؒ دونوں کا مشورہ ہو تو میں تحریر کروں کہ آپ کا وظیفہ باقی رکھیں لیکن اس کو بھی علی میاںؒ سے لکھنؤ جانے پر ضرور مشورہ کرلیں، یہ تو آپ نے سن لیا ہوگو کہ علی میاںؒ کی آنکھوں میں آج کل تکلیف بڑھ رہی ہے، اور پاؤں میں، اللہ ہی رحم کرے، آپ نے اچھا کیا کہ سید آفتاب کو لکھ دیا، میں بھی بار بار ارادہ کررہا تھا، میں نے بھی انہیں بذل کے بارے میں لکھ دیا ہے۔

لکھنؤ والے تو بذل کی طباعت کا دو مہینے سے تقاضہ کررہے ہیں مگر جتنی آپ اس کی تصحیح اور تحشیہ کی تصحیح نہ کریں اس وقت تک طباعت مشکل ہے، میرا خیال یہ ہے کہ اگر ماہ مبارک میں کتاب الطہارۃ پوری ہوجائے تو شوال سے ان شاء اللہ طباعت کا سلسلہ شروع ہوجائے، میرا خیال یہ ہے کہ صرف کتاب الطہارۃ میں جلد اول ہوجائے اس لئے کہ ٹائپ میں طباعت بڑھ جاتی ہے، اور پھر حاشیے بھی ساتھ ہونگے، میرا تو خیال یہ تھا کہ ابتدائی حواشی میں علی میاںؒ سے مشورہ کرلوں مگر رمضان سے پہلے تو علی میاںؒ کی آمد مشکل ہے، اور وہاں بھی ان کی علالت کی وجہ سے اس وقت تکلیف دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

عزیزان طلحہ ابوالحسن جو دونوں میرے پاس ہیں مولوی احمد گجراتی اور دوسرے احباب کی طرف سے سلام مسنون، کاتب الحروف مولوی حبیب اللہ کی طرف سے سلام مسنون، اس سے قلق ہوا کہ مولانا نعمانی نے آپ کے جلسے میں آنے سے معذرت

کردی، اللہ تعالیٰ آپ کو، آپ کے مدرسے کو، آپ کی تالیفات کو قبولیت سے نوازے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم: حبیب اللہ چمپارنی ۶ رشعبان ۹۱ھ ۲۷ رستمبر ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

آج کی ڈاک سے گرامی نامہ پہونچا اور بہت اچھے وقت پر پہونچا کہ کل کو عزیز عبدالرحیم جارہے ہیں، ان کے ہاتھ جواب لکھوارہا ہوں اور لفافہ واپس کر رہا ہوں کہ پھر کام میں آجائے گا، آج ۱۳ راگست جمعہ کو علی میاںؒ کی تشریف آوری کی حتمی خبر تھی، سیٹیں بھی دہلی کی ہوچکی تھیں کہ پرسوں دہلی آکر صبح سہارنپور پہونچیں گے، مگر رات مولوی معین اللہ صاحب کا خط پہونچا اور آج علی میاںؒ کا بھی پہونچا کہ علی میاںؒ کو دفعۃً بیماری کا حملہ ہوا اور نقرس والی بیماری عود کرآئی، اس لئے سیٹیں منسوخ کرنا پڑیں اور دہلی وسہارنپور دونوں جگہ کے سفر ملتوی کرنے پڑے، طبیعت اچھی ہوجانے پر براہ راست سہارنپور آنے کا وعدہ لکھا ہے، آپ نے لکھا کہ آنے کا ارادہ پختہ کرلیا جزاکم اللہ، مجھے بھی عرصہ کی تمنا کہ ''بذل المجہود'' کے ٹائپ پر طبع کرانے کی امنگ بڑھتی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے پوری کرادے، مالی حیثیت سے تو مجھ سے بہت ہی بعید ہے کہ ایک لاکھ کا اندازہ بتلایا جارہا ہے اور اپنی زندگی میں پوری ہونے کی امید بھی نہیں ہے۔

میرے خیال میں آپ نے یہ لکھنے میں کہ ''ورنہ مستقل آدمی کا انتظار کریں'' بہت عجلت کی، آپ کو پہلے ایک سال کی چھٹی لینا چاہئے تھی اور اس پر اصرار بھی کرنا چاہئے تھا، جب اس سے وہ انکار کرتے تو پھر آخری قدم اٹھانا چاہئے تھا، حضرت گنگوہیؒ کی تقریر کے متعلق میرا تو جی چاہ رہا تھا کہ ضرور آجائے لیکن اس کی کیا صورت ہو؟ یہ آپ کے اور علی میاں صاحبؒ کے مشورہ سے طے ہو جائے گا۔

امید کہ تمہارا مقالہ ''الإمام أبو داود وسننه'' پورا ہو گیا ہوگا، اللہ تعالیٰ قبول فرمادے، میرا خیال یہ ہے اور تمہارا پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ایک سال کے لئے مولانا حبیب اللہ صاحب (پالنپوری) کو رکھ لیں، اس میں سہولت یہ ہے کہ کسی ایک جگہ تو ان سے نہیں رہا جاتا، ایک سال تو انشاء اللہ وہ پورا کر ہی دیں گے، اتنے میں تم بھی فارغ ہو جاؤ گے، اتنے میں ان کا دل گھبرا ہی جاوے گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۲۹ر جمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ ۲۲ر اگست ۱۹۷۱ء

بذل المجہود کی خدمت کا فیصلہ:

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت گرامی نامہ موجب منت ہوا، مولانا الحاج علی میاںؒ صاحب اور مولوی معین اللہ صاحب دونوں کے خطوط اس مضمون کے آئے ہیں کہ مولوی تقی صاحب

کا یکسالہ قیام بہت مناسب ہے، یقیناً بذل کے حاشیہ کی تصحیح ان سے اچھی کوئی نہیں کرسکتا، ندوہ میں بھی کوئی ایسا آدمی نہیں جو اس کی کما حقہ تصحیح کر سکے، یہ تم نے صحیح لکھا کہ بذل کی طباعت کے ساتھ اس کے حواشی بھی آجاویں تو بہت اچھا ہے، بلکہ میری تو رائے یہ ہے کہ میرے والد صاحبؒ کی تقریر ابوداود، الکوکب الدری، اور لامع الدراری دونوں سے زیادہ اہم ہے، اور اب تک طبع نہیں ہوئی، علی میاں مولوی سعید الرحمٰن اور تمہارے مشورے سے ایسی صورت ہوجاوے کہ وہ بھی ساتھ ساتھ طبع ہوجاوے تو اور بھی اچھا ہے۔

آپ کا خیال کہ راوت صاحب سے اس بارے میں آپ مراجعت کرلیں بہت مناسب ہے، ان کو یہ بھی لکھ دیں کہ زکریا اور علی میاں کی رائے یہ ہے کہ یہ بہت اہم کام ہے، اس کے لئے مدرسہ سے چھٹی لینی بہت مناسب ہے، یہ ناکارہ بھی اس کی تالیف کے لئے مظاہر علوم سے ایک سال کی چھٹی لے کر مدینہ پاک گیا تھا، البتہ یہ کام ضروری ہے کہ اپنی غیبت میں ایک سال کے لئے کسی کو ضرور تلاش کرلیں، آپ نے مولوی معین الدین صاحب کا نام تجویز کیا، مجھے یہ تو اندازہ نہیں کہ وہ آپ کی جگہ پر کام کرسکیں گے یا نہیں؟ البتہ یہ تو معلوم ہے کہ وہ امدادیہ میں بھی بخاری شریف پڑھاتے ہیں، میرا خیال یہ ہے کہ ممبران کی منظوری کا انتظار نہ کریں بلکہ مناسب آدمی کی تلاش ابھی سے شروع کردیں، معلوم نہیں مولوی حبیب اللہ صاحب پالنپوری جو گذشتہ سالوں میں ندوہ میں حدیث کے اسباق پڑھاتے تھے وہ آج کل کہاں ہیں؟ میرے خیال میں وہ زیادہ مناسب رہیں گے، اس لئے کہ استعداد ان کی بہت اچھی ہے، میرے یہاں بھی بخاری شریف میں چند ماہ شرکت کرچکے ہیں اور ندوہ میں بھی

دوماہ اسباق پڑھا چکے ہیں اور چونکہ ان کے مزاج میں استقلال بالکل نہیں ہے وہ کسی جگہ سال دوسال سے زیادہ ٹھہر نہیں سکتے، اس لئے ان کے متعلق یہ اشکال بھی نہیں ہوسکتا کہ پھر پاؤں جما کر تمہیں دھکہ دے دیں۔

آپ کے یہاں کے مدرس مولوی احمد بیمات صاحب کے متعلق تو یہ سنا تھا کہ وہ ڈابھیل میں دوسرے کے اسباق پڑھاتے تھے، علی میاںؒ تو تقریباً ایک ماہ سے یہاں آنے کو بار بار لکھ رہے ہیں مگر اول طبیعت ناساز ہوئی پھر سیلاب کا قہر پیش آ گیا، اب ان کے یہاں عاملہ ہونے والی ہے غالباً اس کے بعد آویں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۱۱/۲/ ۹۱ھ ۸/اپریل ۱۹۷۱ء

بذل کی علمی خدمت کے لئے حضرت شیخ کا اعتماد:

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون !

تمہارا جوابی لفافہ پہونچا تھا، کل منگل کی دوپہر کو تمہارے معزز مہمان محمد چوہان صاحب مع تین عدد مسماۃ کے پہونچے، دہلی سے انہوں نے واپسی کی ٹیکسی کرایہ کی کر لی تھی جو جلال آباد چند گھنٹے ٹھہرنے کے بعد کل دوپہر یہاں پہونچے، اور آج صبح چائے کے بعد یہاں سے دیوبند روانہ ہو گئے، ہر چند میں نے آپ کے خط کے حوالہ سے دوشب قیام کا ان کا وعدہ بتلایا، انہوں نے کہا کہ مولانا تقی صاحب نے

ازخودلکھ دیا، انہوں نے دوشب قیام کے لیے کہا تھا مگر کچھ مجبوریاں ایسی ہیں کہ آج ہی شام دہلی واپس پہونچنا ہے، ٹیکسی دو ہی دن کے واسطے کرایہ پر کی ہے، آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ ان کے ڈرائیور نے جو مسلمان تھا چپکے سے مجھ سے یہ کہا کہ میں کئی سال سے آپ کا متمنی تھا، آپ ان کو اگر اور ٹھہرالیں تو میری تمنا پوری ہو جائے، مگر مہمانوں ہی کو کچھ عجلت تھی، میں عورتوں کو اپنے یہاں ٹھہرانے سے شدت سے اس وجہ سے انکار کرتا ہوں کہ مکان میں بہت ہی تنگی ہے خصوصاً افریقہ وغیرہ کے بنگلوں میں رہنے والیوں کے لیے بہت ہی مشکل ہوتی ہے اور بہت سوں کو بڑی دقت بھی ہوتی ہے۔

تمہارا پہلا خط بھی آیا تھا، اس کا میں نے بہت اہمیت سے جواب لکھوادیا تھا جس میں تم نے یہاں ایک سال رہنے کی پیشکش کی تھی، مگر میں مدرسہ اور تدریس حدیث کی وجہ سے ہمیشہ انکار ہی کرتا رہا، مگر تمہارے سابقہ خط پر جس میں تم نے باصرار ایک سال قیام کی اجازت چاہی تو مجھے بھی اپنی دیرینہ خواہش جوش میں آ گئی، پھر بھی تمہارے حرج کی وجہ سے مجھے اس میں تردد تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ استخارہ مسنونہ ضرور کرتے رہیں اور علی میاں سے مشورہ کرلو، اور ایک سال کی چھٹی لے کر ''بذل'' کی طباعت کے لیے آ ہی جاؤ اور میرے حواشی علی البذل کی تبییض کر کے اللہ کا نام لے کر شروع کر ہی دو، میری زندگی میں اگر ایک حصہ طبع ہو جائے پھر اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ تم اور ندوہ والے مل کر اس کی تکمیل کر دو گے، تراجم کے متعلق بھی اس کا پہلا حصہ جو بہت ہی مختصر ہے ندوہ میں قریب الطبع ہے۔

اور اب اس کے متعلق بھی میری امید یہ قائم ہوگئی ہے کہ اگر میں مر جاؤں یا

کہیں چلا جاؤں تو ان شاء اللہ سلمان و عاقل اس کو پورا کر دیں گے، مگر بذل کے حواشی ان کے بس کے نہیں ہیں، کیا بعید ہے کہ انہیں دونوں کاموں کی وجہ سے اس مرتبہ واپسی (مدینہ منورہ سے) ہوئی ہو، اسی کے ساتھ تم نے لکھا تھا کہ ایک لندن والے بھی مہمان آنے والے تھے، ان سے پوچھنا تو یاد نہ رہا، لیکن یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ مہمان کیوں نہ آئے؟

عزیز عبدالرحیم کے یہاں ہونے کی وجہ سے مجھے بہت سہولت رہی، اس وجہ سے کہ وہی ان کی مہمان داری کرتے رہے، اور من جانب اللہ یہ بات پیش آئی کہ کچھ مہمان کل سے آئے تھے، اس لیے ان کی وجہ سے مجھے کچھ کرنا نہ پڑا۔ اپنے یہاں کے ناظم اور مہتمم صاحب وغیرہ کو سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: عبدالرحیم ۴/ ج ۲/ ۱۳۹۱ھ ۲۸/ جولائی ۱۹۷۱ء

محترم ومکرم مد فیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

تمہارا پہلا خط کل ملا تھا اور اس کا جواب لکھوا کر عزیز عبدالرحیم کو دے دیا تھا کہ بہ نسبت ڈاک کے عزیز موصوف کے ساتھ جلدی پہونچے گا، آج کے خط میں تمہارا مژدۂ جانفزا کہ اراکین نے تمہاری چٹھی (بذل المجہود کی خدمت کے لئے) منظور فرمالی، بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک فرماوے اور اراکین کو بہترین

جزائے خیر دونوں جہان میں عطا فرماوے۔

یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے، آپ کے اس لفافہ میں بھی ایک جواب کے لئے لفافہ ہے، وہ بھی واپس کررہا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: عبدالرحیم ۲۱ر جمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ ۱۴ر اگست ۱۹۷۱ء

بذل کی مشغولیت علمی حیثیت سے تدریس بخاری سے مفید:

حضرت شیخ الحدیثؒ اپنے ایک مکتوب گرامی کو مولانا یوسف متالا کے نام تحریر فرماتے ہیں: ۲ر۳ر دن ہوئے مولوی تقی صاحب کا خط آیا کہ بخاری شریف قریب الختم ہے، اور اس کے ختم کے بعد جلسہ تک میرا قیام یہاں ضروری ہے، اور میں فارغ ہوں، اگر تو نے مولوی یوسف کے مسودہ (یہ اطاعت رسولؐ کا مسودہ تھا) کی دوسری قسط سن لی ہو تو جلد بھیج دیا جائے، میں فراغت کے ایام میں دیکھ لوں گا اس لئے ۱۳ر ستمبر کو مولوی تقی الدین کے نام رجسٹری کردی گئی ہے۔

یہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ مولوی تقی صاحب آئندہ سال میرے پاس رہنے کا ارادہ کررہے ہیں، ان کی خواہش اور اصرار تو کئی سال سے تھا، مگر حدیث پاک کا حرج اور ان کی مالی حرج کی وجہ سے کہ وہاں تنخواہ بھی بہت ہے، اس سال بھی ان کے کئی خطوط اصرار کے آئے۔

میرا بھی خیال یہ ہوا کہ ''بذل المجہود'' کی طباعت میں کئی سال سے ارادہ وکوشش کر رہا ہوں کہ بذل پر جو حواشی میرے ہیں ان کو تلخیص وتصحیح کے بعد وہ طبع ہو جائیں، علی میاں سے تیسرے سال حجاز میں اس پر گفتگو ہوئی تھی وہ ندوہ میں اس وقت سے اس کی طباعت پر آمادہ تھے، بلکہ متقاضی ہیں، اس لئے بذل کی طباعت کی وجہ سے اور اس خیال سے کہ بذل کی مشغولیت علمی حیثیت سے بخاری شریف کی تدریس سے زیادہ مفید ہوگی، منظور کرلیا، مگر ان کے مالی نقصان کا قلق ضرور ہے، اللہ تعالی ہی اپنے فضل وکرم سے ان کے لئے کوئی نعم البدل پیدا فرمائے۔

ان کا ارادہ بخاری شریف کے ختم ہونے کے بعد فوراہی یہاں آنے کا تھا، مگر ان کے مدرسہ سے زیادہ ان کے طلبہ کا اصرار تھا کہ وہ ان کی دستار بندی میں شریک ہو کر جائیں، جو جلسہ کے موقع پر ہوگی، میں نے بھی اس کو مناسب سمجھا اور ان کو لکھ دیا کہ جلسہ سے فراغ پر آنا، ان کا کل ہی جواب آیا کہ جلسہ سے فراغ پر ۱۱ر شعبان کو وہاں سے چل کر ۱۳ر کو سہارنپور پہنچ جاؤں گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: حبیب اللہ چمپارنی، ۱۴ر ستمبر ۱۹۷۱ء مطابق ۲۳ر رجب ۱۳۹۱ھ

اس ناچیز نے ایک سال کی چھٹی بلا تنخواہ لی تھی ایک غیبی انتظام:

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون!

آپ کو تو معلوم نہیں کہ اس ناکارہ کو ندوہ کے خطوط کا کتنا شدید انتظار رہتا ہے، کئی دن ہوئے آپ کے دو خط ایک لفافہ میں پہونچے تھے، اس کا جواب لکھوادیا تھا اس کے بعد کوئی جواب نہیں آیا۔

آج کی ڈاک سے عزیز سید آفتاب سلمہ کا نہایت روح پرور خط پہونچا، اس میں سے جو حصہ آپ سے تعلق رکھتا ہے اس کو بلفظہ نقل کرتا ہوں: مولوی عبدالحفیظ صاحب کے ساتھ جو والا نامہ ارسال فرمایا تھا وہ ۲۷ر دسمبر کو موصول ہوا، یہ حضرت کی کرامت ہے کہ اس دن ایسا ہوا کہ انشاء اللہ مولوی تقی صاحب کے لئے چار سو روپئے ماہوار کے اعتبار سے ماہ فروری میں ایک سال کی رقم حضرت کو پہونچے گی، حضرت اپنے دست مبارک سے ماہوار چار سو عنایت فرماتے رہیں گے، اس میں جن صاحب نے شرکت کی ہے انہوں نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ ان کے نام سے کسی کو مطلع نہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ ان صاحب کو اجر مرحمت فرمائے۔

مولوی تقی الدین صاحب کو سلام مسنون قبول فرماویں، خوش قسمت ہیں کہ اس خدمت پر مامور ہو گئے اور الحمدللہ انشاء اللہ دنیوی نقصان بھی نہ ہوگا، حضرت کے گرامی نامہ سے حضرت کی طبیعت پر بہت احساس تھا، اور احقر کی طبیعت پر بھی، حضرت کی کرامت سے انشاء اللہ اس کا انتظام ہو گیا سال بھر کا ایک دم پہونچ جائے، اس کے لئے بھی اسی لئے خیال ہوا، الحمدللہ یہ کام بسہولت تمام ہو گیا، حضرت فکر نہ فرماویں انشاء اللہ پوری رقم ایک سال کی ماہ فروری میں پہونچ جاوے گی۔ فقط والسلام

مجھے سید آفتاب کے خط سے بہت ہی زیادہ مسرت ہوئی، مجھے اس کا بہت ہی فکر ہو رہا تھا کہ میری وجہ سے آپ کو مالی نقصان پہونچ رہا ہے، اب آپ حکماً پانچ سو روپئے علی الحساب ندوہ سے عید کے موقع پر ضرور گھر لے جائیں رقم آنے پر حساب ہوتا رہے گا، دوسرا ورق پھاڑ کر مولوی معین اللہ صاحب کو دے دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم: حبیب اللہ ۳/۱۲/۱۳۹۱ھ ۲۰/جنوری ۱۹۷۲ء

''اطاعت رسولؐ پر مقدمہ'':

حضرت شیخؒ مولانا یوسف متالا کے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

مولوی تقی صاحب آج کل سہارنپور ہی میں ہیں، اخیر شعبان میں آ گئے تھے تھے اور بذل المجہود کے حواشی لکھ رہے ہیں، اور عزیز یوسف کی اطاعت رسولؐ کی رمضان میں نظر ثانی کی اور نقل کرا کر دیوبند کے ایک کاتب کے حوالہ کر دی ہے، اور مولوی تقی صاحب نے اس پر بڑی اچھی تقدیم لکھ دی ہے، جو مجھے بھی سنائی ہے۔

مولوی تقی صاحب ۲۰/ذیقعدہ کو یہاں سے لکھنؤ جانے کا ارادہ کر رہے ہیں، اس لئے کہ وہ مدرسہ کی تعطیل کے بعد سے گھر نہیں جا سکے، سیدھے سہارنپور آ گئے تھے، میری بھی رائے ہے کہ وہ عید گھر پر کریں اور لکھنؤ کے حضرات ایک ماہ سے ان پر تقاضا کر رہے ہیں کہ ''بذل'' کے ابتدائی کام کے واسطہ چند روز لکھنؤ ٹھہریں، اس لئے ان کا ارادہ

ہے کہ وہ ۲۰ر کو یہاں سے لکھنؤ جا کر کچھ وہاں قیام کریں اور پھر عید پر گھر جائیں، اور گھر جانے کے بعد واپسی میں بھی لکھنؤ ٹھہریں گے، غالباً ایک ماہ کا یہ ان کا سفر رہے گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم حبیب اللہ ۱۰ر ذیقعدہ ۹۱ھ ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون!

اسی وقت طویل انتظار کے بعد شب جمعہ میں آپ کا لفافہ ملا، حالانکہ آپ کی بخیر رسی کی اطلاع مختلف خطوط سے کل سے ملنا شروع ہوئی تھی، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ نے ظہر کے بعد سے ہی ہوامش کا کام شروع کر دیا، جزاکم اللہ، یہ معلوم نہیں کہ ۱۴۵ صفحے جو چھپے ہیں ان کے پروف کس نے دیکھے ہیں، پروف کا سہارنپور آنا تو یقیناً مفید ہے مگر یہاں پروف کا مسودہ ہونا ضروری ہے جس سے آپ مقابلہ کریں، کبھی پہلے کی طرح سے وہ نقل بھیج دیں جو کافی نہیں، مولانا سعید الرحمٰن صاحب کا خط کل آ گیا تھا اور آج ہی ان کا اور مولانا معین اللہ صاحب کے کارڈ کا جواب ایک کارڈ پر لکھوا چکا ہوں، اس لئے کہ مولانا معین اللہ صاحب کے کارڈ میں کوئی جواب طلب بات نہیں تھی، ''اطاعت رسول'' کے ٹائیٹل کے طبع ہونے کی خبر تو مولوی قمر علی کے خط سے معلوم ہوگئی تھی یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ایک نسخہ یوسف کو لندن بھیج دیا، ٹائیٹل تین عدد

مولوی قمر علی صاحب نے بھی لکھا تھا کہ میرے نام روانہ کئے ہیں، وہ آج جمعہ کی شب تک تو پہنچے نہیں، آپ کے نام کے کچھ خطوط آ گئے ہیں جو مولوی حبیب اللہ صاحب اپنے پاس رکھ رہے ہیں، مولوی قمر علی صاحب سے میرا بھی سلام مسنون کہہ دیں، میں ان کے کارڈ کا جواب مولوی سعید الرحمٰن صاحب کے کارڈ پر لکھوا چکا ہوں، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، مولوی نصیر کو تقاضا کر دیا ہے کہ وہ دوسو نسخے سلائی کر کے مولوی قمر علی کے پاس جلد بھیج دیں، اگر چہ مولوی نصیر نے بھی وہی اشکال کیا جو پہلے تم لکھ چکے ہو کہ یہاں سے لکھنؤ اور لکھنؤ سے بمبئ میں خرچ برابر ہو جائے گا، تاہم آپ کے ناسخ فیصلہ پر میں نے یہی تجویز کر دیا کہ وہ دوسو نسخے جلد بھیج دیں مگر مولوی نصیر کہتے ہیں کہ میرے پاس سارے فرمے نہیں آئے، میرے پاس تو صرف ۶۷ فرمے موجود ہیں، یہ معلوم نہیں کہ مولوی تقی اپنے ساتھ کتنے لے گئے، علی میاں کے کلکتہ اور بمبئ کے سفر سے اس شدید گرمی میں تعجب ہے، یہ ناکارہ تو دہلی سے واپسی کے بعد سے اب تک دوران سر میں مبتلا ہے، گرمی سہارنپور میں بھی زیادہ ہو رہی ہے اگر چہ لکھنؤ اور دہلی سے یقیناً کم ہے، میں نے دو ہفتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ ''بذل'' جلد ثانی ایک ہی ہزار طبع ہوگی اور بقیہ بھی معلوم نہیں اب جو طبع ہو رہی ہے دو ہزار یا ایک ہزار، اب تو دو ہزار کا تحمل اخراجات کے لحاظ سے نہیں رہا، میں نے مولانا سعید الرحمٰن صاحب کے خط میں جلد اول کی تقسیم لکھی تھی آپ نے بھی ملاحظہ فرمالی ہوگی کہ بارہ سو بلا جلد بمبئ بھیج دیں اور آٹھ سو میں سے علی میاں جتنا رکھنا چاہیں رکھ کر بقیہ بلا جلد سہارنپور بھیج دیں، یہی تقسیم اس مقدمہ کی ہوگی جو دو ہزار مزید طبع کرائی گئی

ہے، البتہ منسوخ شدہ کاغذ کے بمبئی بھیجنے کی ضرورت نہیں کہ وہ نمونہ کے قابل نہیں، میں نے ان دونوں اکابر کی خدمت میں یہ بھی لکھا تھا کہ جلد اول کے پورے اخراجات مکمل تحریر فرمادیں تاکہ قیمت کا اندازہ کیا جا سکے، معلوم ہوا کہ قیمت تو ۲۰/روپئے انہوں نے شائع بھی کردی، معلوم نہیں ۲۰ روپئے میں کوئی نسخہ ہمیں بھی پڑ جائے گا یا نہیں، مولانا معین اللہ صاحب ومولانا سعید الرحمٰن صاحب کی خدمات میں سلام مسنون اور مولوی قمر علی صاحب سے بھی۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم: حبیب اللہ، شب جمعہ ۵/ربیع الثانی ۹۲ھ ۱۹/مئی ۱۹۷۲ء

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون!

آپ کا ایک پرچہ مولانا معین اللہ صاحب کے سابقہ خط میں ملا تھا مگر مجھے پتہ معلوم نہیں تھا، اس لئے جواب نہیں لکھوایا، طویل انتظار کے بعد دوسرا گرامی نامہ مکان سے آج پہنچا، بالترتیب دونوں کا جواب لکھواتا ہوں، مولانا عبدالحلیم صاحب کے خط سے کئی دن ہوئے تاریخ عقد اور آج کے آپ کے گرامی نامہ سے اس کی توثیق ہوکر بہت مسرت ہوئی، تاریخ کے تعین سے تو بہت زیادہ مسرت ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، باحسن وجوہ اس مبارک کام کی تکمیل فرمادے، زوجین میں محبت عطا فرما کر

اولاد صالح عطا فرمائے ،مگر تاریخ کی تاخیر سے قلق ہے، ہم تو آپ کے لکھنے کے مطابق آپ کی تجویز کے موافق اخیر رجب تک حجاز روانگی کی امید لگائے بیٹھے تھے مگر ۸؍شعبان کی تاریخ کے تعین سے معلوم ہوا کہ اس کے بعد بھی کچھ نہ کچھ تاخیر ہوگی جس سے فکر ہے، آپ کا افریقہ کا ٹکٹ یا مولوی یوسف تتلا (۱) کا کوئی خط آج ۲۱؍اگست تک تو پہنچا نہیں، اللہ کرے کہ جلد آجائے ، حاجی یعقوب صاحب کے خط سے آپ کا پاسپورٹ لکھنؤ بھیجنا تو معلوم ہو گیا تھا، خدا کرے کہ پہونچ گیا ہو، حاجی یعقوب صاحب کے خط میں آپ کا بھی ایک پرچہ تھا، انہوں نے تو بعد میں لکھا تھا کہ جب مولانا تقی صاحب گھر جا چکے ہیں تو میرے پرچہ کو بھیجنے کی ضرورت نہیں چاک کر دیں، مگر چونکہ موجود ہے اس لئے ارسال کر رہا ہوں۔

حافظ ارشد کے اقربا کے ۴؍شعبان کو پہونچنے کی خبر مولانا عبدالحلیم صاحب کے سابقہ خط سے معلوم ہوگئی تھی آپ کے خط سے بھی معلوم ہوگئی، سر آنکھوں پر، جتنے صاحبان چاہیں شوق سے آئیں۔

''بذل'' کی دوسری جلد کے صرف ۵؍نسخے آئے تھے بقیہ ابھی تک نہیں آئے ، نہ جلد ثالث کے مطبوعہ اوراق آئے ، آپ نے تحریر فرمایا کہ گجرات کے ترک کا کوئی اثر نہیں ہے بلکہ مسرت ہے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو، لیکن خطوط سے تو اب ہر جگہ

---

(۱) مولانا یوسف تتلا افریقی تبلیغی جماعت کے خاص رکن تھے، حضرت شیخ کے خلفاء میں ان کا شمار ہوتا ہے، ابھی ۳؍ماہ پہلے نظام الدین سے واپسی پر بیمار پڑے اور اپنے وطن ساؤتھ افریقہ میں انتقال ہوگیا، اس ناچیز سے بہت محبت فرماتے تھے، ان کے سالے مولوی صالح جی میرے شاگرد ہیں۔

سے آپ کے تأثر کی روایات پہنچتی رہتی ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تأثر کفران نعمت تک نہ پہنچ جائے، تم نے اس سیہ کار کے متعلق جو کچھ لکھا وہ تمہاری محبت کا ثمرہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے، والدہ صاحبہ، اہلیہ اور چچا صاحب کو خط لکھیں تو میرا بھی سلام لکھ دیں، عزیزان عاقل وسلمان کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۱/رجب ۹۲ھ ۲۱/اگست ۱۹۷۲ء

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

کئی دن ہوئے گرامی نامہ پہونچا تھا اور اس میں جواب کے لئے ندوہ کا پتہ کا لفافہ بھیجا تھا جس پر مجھے حیرت ہوئی کہ جس دن خط پہونچا اس سے اگلے دن آپ نے مکان جانے کا ارادہ لکھا، مجھے چونکہ آپ کے مکان کا پتہ یاد نہیں اس لئے اس پر جواب لکھوا رہا ہوں اگر آپ کی واپسی کا زمانہ قریب ہوگا تو یہ خط آپ کے انتظار میں رہے گا ورنہ وہ آپ کا پتہ کاٹ کر بھیج دیں گے، متالا کی کتاب کے ٹائیٹل کی بلٹی بھی وصول ہوگئی، یہاں مولوی نصیر الدین کے پاس صرف ستر نسخے تھے ان میں سے ساٹھ پر ٹائیٹل لگوا کر میں نے آج ہی بذریعہ بلٹی بمبئی بھیجوادیا جس میں سے آٹھ نسخوں پر تو میں نے مکی مدنی احباب کے نام قلم سے لکھوادئے، ۴/مدینے سے سید آفتاب،

ڈاکٹر اسماعیل، مولوی سعید خان، صوفی اقبال اور ۴/مکہ کے حکیم یامین، شمیم سعدی اور قاری سلیمان، بقیہ باون کے متعلق میں نے حاجی یعقوب صاحب کو لکھ دیا ہے کہ جانے والی جماعتوں کے ہاتھ باون نسخے محمد یوسف کے پاس بھیج دیں، ابھی تک جماعتیں جارہی ہیں البتہ بحری تو روانہ ہوچکی ہیں ہوائی ابھی جارہی ہیں، مولوی انعام الحق صاحب کے لندن پہونچنے کی تاریخ تو ۱۳/جولائی مقرر ہوچکی ہے، معلوم نہیں آپ کے علم میں ہے یا نہیں؟ روانگی کی تاریخ ابھی طے نہیں ہوئی اس لئے کہ جانے سے پہلے کئی جگہوں کے مطالبے ہیں اور ان کا ارادہ واپسی میں عمرہ کر کے آنا ہے۔

یوسف کا ایک خط آیا تھا جو آپ کو دکھلانے کے واسطے رکھا ہوا ہے، اس نے طویل بیماری ناک کا آپریشن ایک ہفتہ کے لئے ہسپتال میں داخلہ وغیرہ وغیرہ لکھے ہیں اللہ ہی رحم فرمائے، یوسف کے خط میں تو عبدالرحیم کے سفر کا کوئی ذکر تو نہیں تھا اور نہ عبدالرحیم کا کوئی خط آیا، البتہ عبدالحمید کا خط آیا تھا لندن سے، اس میں لکھا تھا کہ عبدالرحیم اپنی والدہ کو عمرہ کرا کر افریقہ پہونچا کر ہندوستان واپس آئیں گے، لیکن ساتھ ہی اس پر بہت زور دیا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کے یہاں آنے کے بعد سے ذکر وبیعت کا سلسلہ بھی بہت وسیع ہے، لوگوں کی رجوعات بھی بہت ہیں، ان کو لوگ کثرت سے اپنے یہاں بلا رہے ہیں تو ان کو یہاں مستقل قیام کا حکم دے دے، انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ مولوی عبدالرحیم یوسف کے طویل اور شدید بیماری کے تحت اس کو مستقل افریقہ یا ہند قیام پر زور دے رہے ہیں، میں نے لکھ دیا کہ ہند میں تو ان دونوں میں سے کسی کی ضرورت نہیں افریقہ یا لندن میں یہ دونوں بھائی آپس کے

مشورے سے جس طرح چاہیں قیام کرلیں میری ہر طرح رائے ہے، تم دوستوں کی ہمیشہ کی ایک مصیبت ہے کہ ہمیشہ ایک دوسرے پر ٹالا کرتے ہو۔

تم نے لکھا کہ ''بذل'' کے سلسلے میں مولانا معین اللہ اور مولانا سعید الرحمٰن نے مفصل خط لکھ دیا ہوگا اور انہوں نے لکھا کہ اس سلسلے میں مولانا تقی الدین صاحب کا مفصل خط پہونچ گیا ہوگا، البتہ علی میاںؒ کا خط کلکتہ روانگی کے دن کا ڈالا ہوا پہونچا تھا، جس کا جواب انہوں نے بمبئی منگایا تھا اس میں لکھا تھا کہ میں بہت الحاح اور اصرار سے درخواست کرتا ہوں کہ حواشی کی طباعت کا ارادہ ہرگز ملتوی نہ کریں بہت زور دیا تھا اس کا بہت مفصل جواب میں نے بمبئی کے پتے پر بھیج دیا اور اس کی نقل لکھنؤ بھی بھیج دی مکان سے واپسی پر ملاحظہ فرمالیں۔

آپ نے لکھا کہ دو مہینے سے میرے دونوں گھٹنوں میں درد ہوتا ہے، کوئی کمال تو اپنے میں ہے نہیں جو احباب تک منتقل ہوا مراض ہی منتقل ہوں گے اور کیا؟ آپ کا دوسرا پرچہ جو بلٹی کے ساتھ آیا اس کا جواب تو اوپر لکھوا چکا ہوں، آپ نے اچھا کیا کہ ''الفرقان'' میں ایک نسخہ دے دیا آپ کے تعلقات تو ''صدق'' سے بھی ہیں براہ راست بھیج دیجئے، میرے یہاں تو تبصرہ کا معمول نہیں، مولوی محمود الازہار سے میرا سلام مسنون کہہ دیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سب دوستوں کو بالخصوص ''بذل'' میں مدد کرنے والوں کے لئے بہت ہی دارین میں جزاء خیر عطا فرمائے، ان کے مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات وبرکات بنائے۔

بڑی ندامت ہے کہ میری وجہ سے یہ سب حضرات مشکلات میں پھنس گئے،

اللہ تعالیٰ ہی اس مسئلے کو آسان فرمائے، میں نے کئی دفعہ ان حضرات کو لکھا کہ اب تک کے اخراجات کا ایک اجمالی نقشہ بھیج دیں تا کہ یہ اندازہ ہو جائے کہ آئندہ کے لئے کتنا قرض لینا پڑے گا، اس جلد پر تو بہت ہی اخراجات بڑھ گئے، بہت سے اجزاء کا دوبارہ طبع ہونا اور کاغذ کے معمولی فرق کی وجہ سے تین چوتھائی کتاب کا دوبارہ طبع ہونا تقدیم کا علاحدہ طبع ہونا ان سب کو اگر الگ جلد اول پر ڈالا جائے تو جلد اول کے پڑت ہی بہت زیادہ بڑھ جائے گی، اور اگر سب جلدوں پر تقسیم کیا جائے تو معلوم نہیں آئندہ کتنے اخراجات ناتجربہ کاری سے بڑھیں، یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ یہ سارا سلسلہ قرض سے چل رہا ہے اگر اپنے ذاتی روپئے سے ہوتا تو منسوخ شدہ حصہ کو اور مکرر طبع حصے کو کالعدم کیا جا سکتا تھا مگر قرض تو ادا کرنا ہی پڑے گا۔

مولانا سعید الرحمٰن صاحب کا خط آیا تھا اور مولانا معین صاحب کا بھی، اسی مضمون کا کہ (ص ۱۳۶) دوبارہ طبع کرالیا گیا ہے مگر اس کا جوڑ تو (ص ۱۳۴) کے ساتھ بھی ہے جو میرے نسخے کے حاشیہ پر لکھ دیئے تھے جس کو آپ ساتھ لے گئے تھے، اس کے علاوہ (ص ۲۴۹) کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ اس کے سارے نمبر غلط ہیں اس وقت آپ نے جو تفصیل مجھے لکھ دی، اس کی نقل میں نے بھیج دی تھی کہ اس کے حاشیے کے سب نمبر غلط ہیں آج بھی اس کی تفصیل مکرر مولانا سعید الرحمٰن صاحب کے نام لکھوادی ہے، معلوم نہیں اس صفحے کا کیا ہوا دوبارہ طبع ہوا یا اس کی کوئی اور تجویز ہوئی۔

اس سے مسرت ہوئی، جیسا کہ مولوی سعید الرحمٰن صاحب نے لکھا کہ آپ حواشی سب کا مقابلہ کر کے آپ مکان گئے انشاء اللہ کم سے کم جلد ثانی تو انشاء اللہ صحیح طبع

ہوہی جائے گی معلوم نہیں مولانا عبدالستار صاحب کے ملاحظہ فرمودہ پر دونوں کا کیا حشر ہوا، دوچار تو ان کے دیکھے ہوئے ہونگے۔

امید ہے کہ جو پریشانیاں آپ کو خود ان کی روانگی سے قبل لاحق تھیں وہ بھی زائل ہوگئی ہوں گے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہر مکروہ سے آپ کی حفاظت فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم: حبیب اللہ

از راقم سلام مسنون ۱۱/۴/۱۳۹۲ھ ۲۵/مئی ۱۹۷۲ء

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین سلمہ

بعد سلام مسنون!

گزشتہ شنبہ کو حاجی یعقوب صاحب کا کارڈ ملا کہ مولوی تقی صاحب کا تار آیا ہے کہ جب تک میں نہ آؤں میرے ٹکٹ کا انتظام نہ کیا جائے، اللہ مجھے معاف کرے، اور تم سے بھی معافی چاہتا ہوں، اس کے بعد پرسوں کی ڈاک سے حکیم اجمیری صاحب کا خط آیا جس میں تمھاری علالت لکھی تھی اور کل کی ڈاک سے حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ ابتداءً تم نے صرف یہ لکھا تھا کہ ٹکٹ کا انتظام نہ کیا جائے وجہ کوئی نہیں لکھی تھی، اس لئے حاجی صاحب کو بھی تشویش ہوئی مجھے بھی، لیکن حکیم اجمیری صاحب کے خط کے بعد سے تمہاری بیماری کا فکر ہوگیا اور اس وقت برابر

دعاء صحت کا اہتمام کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے، اپنی صحت سے ضرور مسرور اور مطمئن فرمادیں، حکیم اجمیری صاحب نے بہت ہی اچھا کیا کہ آپ کو زبردستی اتار لیا ورنہ ایسی حالت میں ریل کا سفر یقیناً زیادہ تکلیف دہ ہوتا، البتہ تھرمامیٹر کا یہ ناکارہ بچپن سے قائل نہیں۔

تمہیں اپنا قصہ سنا بھی دیا ہوگا کہ ہمارے ناظم اسعد اللہ صاحب کو ۱۰۳/ڈگری بخار تھا جس کی وجہ سے وہ مجھ پر بہت ہی برافروختہ تھے کہ میں تو قبرستان جارہا ہوں اور تمہیں خبر ہی نہیں اور میں نے ان کے سامنے اپنا ۱۰۵/ یا ۱۰۷/ڈگری دکھلا دیا جس کے متعلق وہ مجھ سے ساری عمر پوچھتے ہی رہے کہ تھرمامیٹر تو غلط ہو نہیں سکتا بات کیا تھی، لیکن آدمی کو اپنی بیماری اچھی طرح محسوس ہوا کرتی ہے یہ بھی میرا تجربہ ہے، حاجی یعقوب صاحب کے دو خط آپ کے ٹکٹ کے بارے میں آئے تھے میں نے ہر ایک کے جواب میں لکھ دیا تھا کہ جو کرایہ آپ نے ممبئی تا جدہ تا مصر لکھا ہے مولوی تقی صاحب اس سے زائد رقم اپنے ساتھ لے گئے ہیں بے تکلف اس سے خرید لیں اور عزیز عبدالحفیظ کا ٹکٹ مکہ جا کر واپس کر دیں، آپ کی مصر بخیر رسی کی اطلاع کہ شدت سے انتظار ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۲۶/ستمبر ۷۲ء ۱۷/شعبان ۱۳۹۲ھ

قاہرہ پہنچنے پر خط:

(مولانا عبیداللہ بلیاوی کی رمضان المبارک میں دعائیں):

عنایت فرمائیم مولوی تقی صاحب وعزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ

بعد سلام مسنون!

رمضان میں خط لکھوانا بہت مشکل ہے مگر جن لوگوں کے خطوط کی طرف ہر وقت خیال رہتا ہے ان کا خط نہ آنا زیادہ موجب حرج ہے، مولوی تقی صاحب کے یکے بعد دیگرے دو خط ایک دن کے فصل سے پہونچے، پہلا رمضان کا دوسرا ۵/ کا علی الترتیب دونوں خط کا جواب لکھواتا ہوں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مصر میں حسب پسند مکان مل گیا اللہ تعالیٰ آئندہ بھی راحت عطا فرمائے، اس سے قلق ہوا کہ آپ کی صحت ابھی تک معمول پر نہ آسکی اور ادھر رمضان شروع ہوگیا مگر تم دونوں کے لئے دعاؤں کا تو اس قدر زور مولانا عبیداللہ صاحب نے باندھ رکھا ہے کہ مجھے بھی بسا اوقات خیال ہوتا ہے کہ سننے والوں کی گرانی تک نہ پہونچ گیا ہو۔

تمہارے کام کی سہولت کے لئے اور اللہ کی ہر نوع کی مدد کے لئے مولانا عبیداللہ کو اللہ جزائے خیر دے کہ وہ نظام الدین کے اصول کے موافق ختم خواجگان، یٰسین اور ختم وعظ کے بعد اتنی لمبی چوڑی دعائیں تمہاری ترقیات اور مشکلات پر اللہ کی مدد کی کراتے ہیں کہ جس سے یقین ہوگیا کہ اللہ کی مدد ضرور تمہارے ساتھ ہوگی۔

اس سے بہت تعجب ہوا کہ صولتیہ میں بذل نہ ملی یہ وہاں کی بدنظمی ہے ورنہ اوجز

وبذل تو صولتیہ، شرعیہ دونوں میں بار بار وقف کر چکا ہوں، تمہیں یورپ کی آزادی اور عیش وعشرت سے کیا واسطہ، علی میاں آج شام کو میل سے آنے والے ہیں اور ان کے ساتھ شاہ معین الدین صاحب بھی آنے والے ہیں آپ کا خط ان کی خدمت میں پیش کردوں، خلاف ماحول میں تم لوگوں کا تھوڑا سا ذکر کرنا بھی حدیث پاک کی وجہ سے بہت سا ہے، حدیث کے الفاظ تو اس وقت ذہن میں نہیں مضمون یاد ہے، تمہیں بھی یاد ہوگا، **الذاکر فی الغافلین کالمرابط فی سبیل اللہ، أو کما قال** ﷺ.

اگر آپ کو کچھ گھر بھیجنے کا خیال ہو تو بے تکلف مجھے لکھ دیں میں انشاء اللہ بذریعہ منی آرڈر بھجوادوں گا، آمدہ رقم کے واپس کرنے کا ابھی کوئی مناسب جوڑ سمجھ میں نہیں آیا، کیا صورت اختیار کروں جن صاحب کے واسطہ سے آئی تھی ان میں نہ تو آپ کا نام تھا نہ ان صاحب کا، وہ تو اس ناکارہ کے نام مختلف لوگوں کی طرف سے ہدیہ کے نام سے تھا مگر چونکہ سید آفتاب پہلے لکھ چکے تھے کہ وہ میری تحریک سے آپ کو پیش کررہے ہیں اور آپ نے رقم کے آنے پر فرمایا کہ یہ وہی رقم ہے سید آفتاب والی اس لئے میں نے اس کو تجویز کر رکھا ہے، اب سمجھ میں نہیں آیا کہ عبدالحق قادری کو واپس کروں کہ وہی واسطہ ہیں، احمد ناخدا کی روایت سے معلوم ہوا کہ سید آفتاب خود بھی رمضان میں آنے کا ارادہ کررہے ہیں ان کا بھی انتظار ہے۔

مولوی عبدالحفیظ کے دو خط مختصر مفصل پہونچے تھے ان دونوں خط کا جواب مکہ بھیج چکا ہوں تم دونوں کے وہاں کے قیام کو شاید اوپر لکھوا چکا ہوں کہ یہاں کے لوگ رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

عزیز یوسف سلمہ یہاں سے عید کے دن واپسی کا ارادہ کر رہا ہے اور چند روز گھر رہتے ہوئے لندن واپسی کا ارادہ کر رہا ہے اور راستہ میں مصر ہو کر جانے کا ارادہ کر رہا ہے، اس نے اسی وقت مژدہ سنایا کہ تمہارا ٹکٹ جو تین ماہ کے لئے تھا جب اس کو واپس کرنے کے لئے آدمی گیا محض اللہ کے لطف وکرم اور تمہاری حسن نیت سے اس نے ایک سال کی توسیع بے منت کر دی اس کی تفصیل عزیز یوسف خود لکھیں گے، البتہ ان کے نام کا کوئی خط اب یہاں نہ بھیجیں البتہ اگر جلدی لکھیں تو مکان کے پتہ سے مل سکتا ہے، اس لئے کہ وہاں ہفتہ عشرہ کا ارادہ کر رہا ہے، ممکن ہے دیر لگ جائے، میرا تو دل چاہتا تھا کہ اوجز کی جلد اول رمضان میں یہاں پہونچ جاتی تو پانچ سو کے قریب علماء مختلف مدارس کے موجود ہیں، ان سب کو بھی دیکھ کر مسرت ہوتی، حج کے موقع پر آپ کے مکہ جانے کی تو میری رائے نہیں ہے کہ ماشاء اللہ کئی حج کر چکے، البتہ عزیز عبدالرحیم اور اس کی اہلیہ ضرور حج کر لیں کہ دونوں کا ابھی حج نہیں ہوا موت وحیات کا اعتبار نہیں حج کے بعد مصر واپس چلے جائیں، کرایہ کا بالکل فکر نہ کریں، اول تو ان کے بھائی سیٹھ یوسف ماشاء اللہ شہنشاہ عالم بن رہے ہیں، اور اس ناکارہ کو بھی ان کا یا ان کی اہلیہ کا کرایہ جب کہ میری ہی مد میں سفر ہے بالکل بار نہیں بلکہ موجب مسرت ہے۔

عزیز یوسف حسب عادت کچھ مریدوں سے چندہ کر کے لایا تھا اسی نے دریافت کیا کہ یہاں لینا چاہیں یا مصر میں، میں نے کہا مصر میں، یہی آسان ہے ان شاء اللہ عبدالرحیم اور اس کی بیوی کا کرایہ اس کے اندر آجائے گا، تم نے اچھا کیا کہ مصر کا سفر ہوائی جہاز سے کیا۔

مولوی عبدالرحیم نے لکھا کہ مولوی تقی صاحب کا ارادہ کچھ مدینہ قیام کا تھا مگر احباب کے اصرار پر جلدی آ گئے بہت ہی اچھا، مولوی عبدالرحیم کے خط سے مصر پہونچنے کی تفاصیل معلوم ہو کر بہت ہی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مدد اور سہولت فرمائے، تم دوستوں کی مدد اور سہولت کی تو یہاں بھی بہت دعا ہوتی رہتی ہے، تمہاری پھنسیوں کی تکلیف کی خبر سے بہت قلق ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے، بذل کے یہاں بھیجنے کی تو جلدی نہیں البتہ اوجز جلد اول کے متعلق جی چاہتا ہے کہ اس کا ایک نسخہ یہاں رمضان میں پہونچ جائے تو اچھا ہے، مولوی عبدالحفیظ نے لکھا تھا کہ ''بذل'' اور ''اوجز'' کا معظم حصہ مصر میں چھوڑ دیا جائے اس کی کوئی مصلحت میری سمجھ میں نہیں آئی اس لئے کہ وہاں مستقل کوئی مرکز نہیں ہے وہاں کے تاجروں سے کوشش کر کے کچھ نسخے جتنے بھی ہو سکے فروخت کر کے مکہ لے جائیں، میرے خیال میں ''اوجز'' جلد اول تو مکہ زیادہ پہونچ جانی ضروری ہے بذل چونکہ تین جلدیں پہنچ چکی ہیں یا عنقریب پہونچنے والی ہیں اس لئے ان کی کوئی جلدی نہیں۔

یہ خط کل لکھوایا تھا اور چونکہ علی میاں کی آمد کی خبر تھی اس لئے قصداً نہیں ڈلوایا تھا، رات کلکتہ میل سے علی میاں، شاہ معین الدین صاحب اعظم گڑھی، ڈاکٹر اشتیاق، مولوی معین اللہ، محمد ثانی، وغیرہ دس نفر پہونچے ہیں، میں نے تو علی میاں کو بار بار منع کیا تھا کہ رمضان میں ہرگز نہ آویں مگر چونکہ شوال کے پہلے ہفتے میں رابطہ کا سفر تجویز ہو گیا، علی میاں کا تو مجھ پر بھی بہت اصرار ہے کہتے ہیں میں بہت دعائیں کر رہا ہوں تیرے لئے اسباب مانع یا محرک تو بنا نہیں کرتے، میں نے کہہ دیا کہ ضد

مجھے بھی نہیں ہے لیکن موجودہ حالات میں یہاں کے علمی مشاغل کی وجہ سے کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی، بہرحال علی میاں ۴ر شوال کو لکھنؤ سے اور ۶ر کو دہلی سے بمبئی کے لئے اور وہاں سے شوال کے دوسرے جمعہ کو جدہ کے لئے ان شاء اللہ روانہ ہو جائیں گے، جب کہ رابطہ کا اجتماع ایک دن پہلے جمعرات سے شروع ہو جائے گا، چونکہ اس خط کے جانے میں دیر ہو رہی ہے اس لئے باقی آئندہ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۷ر رمضان ۹۲ھ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۲ء

حضرت والا کے اس کثرت سے خطوط آتے تھے، اس لئے انتظار تھا کہ کم از کم دونوں کتابوں کی پہلی ہی جلد پہونچ جائے، مگر یہ دو جلدیں آخر ذی الحجہ ۹۲ھ کو پہونچ سکیں۔

تمہارے دو محبت نامے ایک ہی لفافہ میں ایک ۲۵ر ذیقعدہ کا دوسرا بلا تاریخ بیک وقت پہونچے، سب سے پہلے تو یہ کہ تم نے اپنے گھر خط بہت دنوں سے نہیں لکھا ان کو انتظار ہے، دو تین دن ہوئے تمہارے بھتیجہ (ابوسعد ندوی) کا خط آیا تھا اس وقت تک تمہارا یہ خط نہیں پہونچا تھا اس لئے جواب میں یہ لکھوا دیا تھا کہ ان کا خود کا تو کوئی خط نہیں آیا مگر ان کے رفیق مولوی عبدالرحیم کا خط آیا ہے، جس سے خیریت معلوم ہوئی، کل ڈاک سے تمہارے بھائی کا خط آیا جس کا جواب ابھی ان شاء اللہ مکہ کی ڈاک سے نمٹ کر

لکھواؤں گا۔

تم نے نیز عبدالرحیم نے وہاں کے مطابع کی تفاصیل لکھیں جو اس سے پہلے خطوط میں بھی آئی تھیں، صرف تفاصیل کی معلومات سے تو کچھ کام نہیں چلتا جب تک کہ مطابع سے کام نہ شروع کیا جائے، تم دونوں کے متعدد خطوط سے یہ معلوم ہو کر کہ اخراجات کی دقت ہو رہی ہے بہت ہی قلق ہوا، میں تو بار بار مولانا عبدالحفیظ صاحب کو لکھ رہا ہوں آپ ہی خوشامد کر لیں تم نے لکھا کہ اس وقت سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ڈیڑھ ہزار جنیہ اگر آ جائے تو مختلف مطابع میں کام شروع ہو جائے، بڑی مشکل یہ ہے کہ مجھے نہ تو مصری جنیہ کا حال معلوم کہ ہندی کتنے روپئے کے، نہ یہ معلوم کہ ہندوستان سے بھیجنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے، ورنہ جب تک مولانا عبدالحفیظ صاحب کا استخارہ نکلے میں ہی بھیج دیتا، مگر یہاں سے بھیجنا تو بہت دشوار بتایا جاتا ہے۔

تم نے لکھا کہ یہاں بغیر پیشگی رقم کے کوئی کام کرنے پر تیار نہیں، ہونا بھی نہیں چاہئے اس لئے کہ تم لوگ ان کے لئے بالکل اجنبی ہو تم لوگ کتاب چھپوا کر بھاگ جاؤ گے وہ کس سے وصول کریں گے، یہ میں نے پہلے بھی لکھا اور اب بھی لکھا اور یہ بہت ضروری ہے کہ شیخ غزالی وغیرہ بڑے آدمیوں کے توسط سے معاملات ہوں تو اس میں پابندی اور سہولت رہتی ہے۔

آپ نے شیخ غزالی کے کہنے سے **مطبعة السعادة** کو دوبارہ اُوجز ثانی دے دی بہت اچھا کیا ایک مطبع میں تو کام بہت مشکل ہے، امید ہے کہ آپ کی آمد اور خوشامد پر مولانا عبدالحفیظ صاحب پیسے دیدیں گے تم نے لکھا کہ صاحب مطبع نے ہمارے بار بار

کے کہنے سے اوجز جلد اول کا حساب نہیں دیا وہ براہ راست مولوی عبدالحفیظ کو لکھے گا یا آپ کو لکھا ہوگا میرے پاس تو ان کا کوئی خط شروع سے آیا ہی نہیں اور آئندہ کے لئے بھی میرا خیال ہے کہ بجائے مولوی عبدالحفیظ کے لین دین کا تعلق تم ہی لوگوں سے ہونا چاہئے مولوی عبدالحفیظ بہت مشغول ہیں اور ان کے یہاں خطوط کے جلد جواب دینے کا دستور بھی نہیں، وہ میرے ہی خطوط کا بہت معذرتوں کے بعد تاخیر سے جواب لکھا کرتے ہیں۔

تم نے لکھا کہ رقم اگر ہمارے واسطہ سے ہوتی تو مطبع والا یہ گڑبڑ بالکل نہیں کر سکتا تھا یہ بالکل صحیح ہے، مجھے بھی تجربہ ہے کہ اجنبی مطابع پر جتنا مولوی نصیر کا اثر ہے میرا نہیں، البتہ جن سے تعلقات ہیں ان کی دوسری نوعیت ہے تم نے لکھا کہ اگر ماہانہ تین ہزار گنی کا نظم ہو جائے تو ہر ماہ میں ایک جلد اوجز اور دو جلد بذل کا انتظام ہوسکتا ہے، میرے خیال میں تو عزیز مولوی عبدالحفیظ کا اس کا انتظام کرنا مشکل نہیں اس لئے کہ ملک صاحب جب سے وعدہ کر گئے تھے کہ پیسوں کے سلسلہ میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، جتنی ضرورت ہو مجھے لکھ دینا تاہم مولوی عبدالحفیظ سے مشورہ کر کے مجھے مطلع کریں کہ ان کے پاس کیا مقدار ہے اور کیا دے سکتے ہیں، یہاں سے رقم کا بھیجنا بہت مشکل ہے، آپ نے لکھا کہ ہم لوگوں کے قیام کے اخراجات بہت گراں ہیں مگر میرے خیال میں تمھارے قیام کا طول گرانی خرچ سے زیادہ اہم ہے، میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ اگر ضرورت ہو تو مقامی آدمی کو مدد کے لئے ضرور رکھ لیں۔

''اخبار الیوم'' میں جو ''اوجز'' پر تبصرہ آیا ہے اس کا انتظار ہے، تم نے

''اوجز'' کی قیمت ڈیڑھ گنی لکھی ہے پہلے خط میں تم نے پندرہ ریال لکھی تھی، میں نے اس کے جواب میں بھی لکھوادیا تھا کہ اس کا تعلق مجھ سے نہیں، تم اور مولانا عبدالحفیظ صاحب جو طے کرو، تم نے لکھا کہ مولوی یوسف متالا کی آمد کا شدت سے انتظار ہے کہ تمہیں اب تک یوسف متالا کے التوا کی اطلاع نہیں پہونچی اس کے متعلق تو میں بھی خطوط میں لکھ چکا ہوں مصری جہاز نہیں ملا اس لئے وہ سیدھا لندن پہونچ گیا، آپ کی مطلوبات جو اس کے ہاتھ جانے کے لئے ممبئی بھیجی تھی وہ آپ کو مدرسہ صولتیہ سے مل جائیں گی، اس سے تعجب ہوا کہ علی میاں کی واپسی کے متعلق میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ وہ تو دو دن بیروت رہ کے ۲۷ر دسمبر کو ممبئی پہونچ گئے تھے دو دن وہاں قیام کے بعد ۳۱ر دسمبر کو یہاں آکر شام کو واپس جا کر یکم جنوری کے طیارہ سے لکھنؤ پہونچ گئے۔

تم نے لکھا کہ عزیز عبدالرحیم کا ٹکٹ سیاحی کا آیا ہے جس کو حج کا بنانے میں دقت ہورہی ہے مگر عزیز عبدالحفیظ نے تو لکھا کہ اس نے قصداً غیر حج کا ارادہ کیا تاکہ حجاج کی قیودات سے فارغ رہیں اور تم نے اور مولوی عبدالرحیم نے دقت لکھیں جو میری بھی سمجھ میں نہیں آئی، اس لئے کہ تم کئی حج کے زمانے میں ملاقاتی ویزا سے کئی دفعہ گئے ہو، آپ نے پاسپورٹ کے گم ہونے کی جو پریشانی لکھی وہ برحق تھی، اس کا جواب میں پہلے لکھوا چکا ہوں، محمد علی ایک عشرہ کے لئے اپنے گھر عید کرنے کے لئے گیا ہے آپ نے ری یونین کا خط بے کار بھیجا اس کا مضمون لکھ دینا کافی تھا اور آپ نے تار سے اس کا جواب مانگا مگر یہ خط تو آپ کا ہماری ۱۱ر ذی الحجہ اور آپ کی ۱۲ر کو پہونچا تار تو بے کار ہے، مگر میں تو اس سے پہلے خط میں آپ کو جانے کی بخوشی اجازت لکھ چکا ہوں

امید ہے کہ وہ پہونچ گیا ہوگا اور اس کی بنا پر آپ حج کو چلے گئے ہوں گے۔

خدا کرے آپ کو رقم مل گئی ہو، مولوی عبدالحفیظ سے داموں کے متعلق گفتگو کر کے مجھے اطلاع کریں، چونکہ مجھے یہ اندازہ نہیں کہ مصری جنیہ کے سعودی ریال کتنے ہوتے ہیں اور چونکہ بینک اور غیر بینک کا فرق بہت ہے اس لئے اگر آپ کے پاس رقم بغیر بینک کے پہونچ جائے تو اس میں نفع رہے گا۔

اس سے بہت کلفت ہوئی کہ تم دوستوں کو رقم کی کمی کی وجہ سے بہت کلفت ہوئی حالانکہ میرے ذہن میں تو یہ تھا کہ ان شاء اللہ اس سلسلے میں کوئی دقت نہیں ہوگی، اس سلسلے میں مولوی عبدالحفیظ سے جو گفتگو ہو اس سے مجھے بھی مطلع کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۶؍جنوری ۱۹۷۳ء ۱۱؍ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

قاہرہ کی طباعت کی مشکلات کی بنا پر دوبارہ ندوہ میں طباعت کا مشورہ:

مکرم ومحترم جناب الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

آپ کا گرامی نامہ مرسلہ از مکہ مکرمہ ۳۰؍جنوری کو پہونچا تھا، ہمروز ائیر لیٹر اس کے جواب میں مصر کے پتہ سے لکھوا چکا ہوں، عزیز عبدالرحیم کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ ۲؍فروری کو آپ کی سیٹ ہوگئی بہت مسرت ہوئی، اب ان شاء اللہ میرا یہ خط پہونچتے ہی مل گیا ہوگا، آپ نے اس خط میں مصر کی طباعت کی جو مشکلات تحریر

فرمائیں اور مولانا بنوریؒ کا اصرار ہے کہ ان دونوں کتابوں کی طباعت بجائے مصر کے ندوہ ہی میں کرائی جائے ،اس نے تو یہاں سب کو پریشان کر دیا بالخصوص اس بات نے کہ مصر کی طباعت ندوہ کے پانچ گنے زیادہ ہو رہی ہے، اس کے متعلق میں نے آپ کے خط میں لکھا تھا کہ عزیز عبدالحفیظ سے مشورہ کے بعد پختہ رائے کی اطلاع کیجئے، یہاں بھی سب کی رائے یہی ہے کہ اتنا فرق تو قابل تحمل نہیں مگر مجھے اب تک اس میں یہ تردد ہے تمہاری مولوی عبدالرحیم کی مولوی عبدالحفیظ کی اب تک کی آمد و رفت ساری بے کار گئی، میں نے لکھا تھا کہ علی میاںؒ بھی ۱۰ر فروری کو آ رہے ہیں، ان کو بھی آپ کا خط دکھلایا جائے گا، علی میاںؒ کا خود بھی ارادہ تھا رابطہ سے واپسی پر تم سے مل کر آئیں مگر پرسنل لاء کی وجہ سے ان کو بیروت سے سیدھے آنا پڑا جس کا مجھے بھی قلق ہے اور ان کو بھی مگر تقریباً دو ہفتے ہوئے ان کا ایک خط آیا تھا کہ تیرے جواب سے مصر کی ایک صورت تو پیدا ہوگئی وہ یہ کہ وہاں کی **مجمع اللغة العربية** جس کا میں بھی رکن ہوں اس کی دعوت آئی ہے مگر اس میں نہ تو کرایہ کا ذکر ہے نہ رفیق کی معیت کا، ان دو کے بغیر جانا تو مشکل ہے، اور یہ صحیح ہے اگرچہ میں نے علی میاںؒ کو لکھوا دیا تھا کہ بے تکلف لکھ دیں کہ میں اپنے امراض کی وجہ سے بغیر رفیق کے نہیں آ سکتا، دونوں کے ٹکٹ بھیج دیں تو آ سکتا ہوں مگر علی میاںؒ کا حال تو آپ کو معلوم ہے، نہ معلوم انہوں نے لکھا ہوگا یا نہیں، آج کل وہ پھر بمبئی گئے ہوئے ہیں اور ۱۰ر فروری کو سیدھے بمبئی سے سہارنپور آئیں گے۔

آپ اگر اس انجمن اور اس کی دعوت کا کچھ حال معلوم ہو یا ہو سکے تو ان لوگوں سے دو ٹکٹوں کا یا اس کے وعدہ کا خط ضرور بھیج دیں کہ کرایہ یہاں آنے پر ضرور

پیش کر دیا جائے گا، اس صورت میں علی میاںؒ کی آمد پر وہاں کے مختلف اکابر کے توسط سے مختلف مطابع میں کام کی سہولت پیدا ہوسکتی ہے، مجھے تم تینوں دوستوں کی پریشانی سے بہت ہی قلق ہورہا ہے کہ میری وجہ سے تم تینوں پریشانی میں مبتلا ہوگئے اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے، اور آئندہ کام میں سہولت کے لئے اسباب پیدا فرمادے ورنہ ندوہ میں دوبارہ طباعت میں کوئی اشکال نہیں مولوی معین اللہ کی تو رائے یہی ہے کہ آپ بجائے مصر کے اس دوران ندوہ میں قیام کریں اور اپنی نگرانی میں دونوں کتابوں کو طبع کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضکم

بقلم: حبیب اللہ ۵؍فروری ۱۹۷۳ء ۲؍محرم ۱۳۹۳ھ

مکرم ومحترم مولانا صاحب مدفیوضکم ووقاکم عن الشرور والفتن والمکارہ والحزن

بعد سلام مسنون!

آج صبح کی ڈاک سے آپ کے دو محبت نامے مؤرخہ اپریل شام کی ڈاک سے اور محررہ ۱۲؍اپریل صبح کی ڈاک سے لف ونشر غیر مرتب پہونچا، دونوں کا جواب علی الترتیب لکھوا رہا ہوں، مفتی صاحب کی معرفت جو آپ نے خط بھیج تھا وہ پہونچ گیا اس کا جواب لکھوا چکا ہوں وہ خط مفتی صاحب نے اہتمام کی وجہ سے اسی دن دستی بھیج دیا تھا اور میں نے اس دن جواب لکھوا دیا تھا، تم نے اس خط میں آپس کا مشورہ اور زور

سے جو کام کی تفصیل امید افزا لکھی، اس سے بہت مسرت ہوئی مولوی عبدالحفیظ نے اپنی معاونت کے لئے ایک معاون رکھ لیا اچھا کیا کہ مجھے اخراجات کی بہ نسبت آپ کی جلد فراغت کا انتظار ہے، تم نے اس میں بہت مسرت انگیز مژدہ لکھا کہ بیس دن میں بذل کی تین جلدیں پہونچ جائیں گی اللہ تعالیٰ آپ کی تحریر مبارک کرے۔

میرا سفر اب تو تقریباً طے ہو چکا ہے اور یکم مئی کو بمبئی سے روانگی تجویز ہے، اور آئندہ اگر آپ مجھے کوئی خط لکھیں تو عزیز سعدی (کاتب بمکۃ المکرّمۃ) کے پتے پر لکھیں کہ اس کے واسطے سے خط جلد پہونچتا ہے، تم نے بذل کو انیس جلدوں پر تقسیم فرمایا اس میں تو تمہاری ہی رائے چل سکتی ہے، میں تو اس میں نہ کوئی رائے دے سکتا کہ اصل اور فرع دونوں تمہارے سامنے ہیں، آپ نے دوسرے خط میں بذل رابع کا پہونچنا لکھا جس کا سخت انتظار تھا آپ نے تقریظات آخری جلد میں تجویز کیں مناسب ہے، آپ نے لکھا کہ اوجز کے لئے بھی ایک مصحح مل گیا معلوم نہیں یہ وہی پہلا ہے یا دوسرا، بہرحال معاون تو آپ جتنے چاہے رکھ لیجئے مگر آپ جلد براہ کرم تشریف لے آیئے، آپ کی غیبت آپ سے زیادہ مجھے گراں ہو رہی ہے۔

آپ نے وزیر اوقاف کو اوجز اول بذل ثانی ہدیۃً دیا مگر بذل اول کیوں نہیں دی حالانکہ اس کی مقدار مکہ میں دو سے دو چند ہیں، آپ نے عبدالحفیظ سے کہہ بھی دیا ہوگا ورنہ فوراً خط لکھیں کہ بذل ندوہ والی تینوں جلدیں مناسب مقدار میں لیتے جاویں، ایک نسخہ جدیدہ وزیر کو بھی دے دیں، آپ نے بہت اچھا کیا کہ ایک نسخہ ابوظبی بھیج دیا تم جہاں جہاں بذل واوجز کے نسخے مفت بھیجنا چاہو شوق سے بھیج دو، یہ تو آپ کے

پہلے خط کا جواب ہوا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث / بقلم: حبیب اللہ

۱۰/اپریل ۱۹۷۳ء / ۷/ربیع الاول ۱۳۹۳ھ

مکرم عزیزم مولانا تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون

أوری بسعدی والرباب وزینب

وأنت الذی تعنی وأنت المؤمل

آج کی ڈاک سے محبت نامہ مؤرخہ ۸/محرم بوساطت صدر مدرس پہونچا، تم نے لکھا کہ ۷/محرم کو ہم نے مفصل خط لکھ دیا تھا جو پہونچ گیا ہوگا وہ اب تک تو پہونچا نہیں اور پہونچنے کی امید بھی نہیں آئندہ جو خط مجھے لکھیں وہ مفتی صاحب کے توسط سے لکھیں۔

تم نے اپنے سابقہ خط میں اپنے سے زیادہ مولانا بنوری صاحب کا اصرار لکھا تھا، ہر دو کتابوں کی طباعت لکھنؤ واپس کر دی جائے، میں نے اسی وقت دونوں رائیں لکھنؤ کے احباب کو لکھوادی تھی، وہاں کے تینوں حضرات کا شدید اصرار اس وقت سے برابر آرہا ہے کہ ہر دو کتابوں کو جلد لکھنؤ واپس کر دیا جائے۔

تم نے لکھا کہ یہاں کی طباعت کے حالات نے ہم لوگوں کو بہت پریشان کر دیا تھا، اسی کا وہ اثر تھا اسی بناء پر اب تو میری بھی رائے ہوگئی جو آپ کی تھی کہ جب وہاں کی طباعت قابو میں نہیں آرہی ہے اور جو منصوبہ سوچا تھا وہ پورا نہیں ہو رہا ہے، تو

جوجلدیں زیرطبع ہیں ان کو پورا کرا کر فوراً لکھنؤ منتقل کرادیجئے، اوران جلدوں کی تکمیل میں بھی زیادہ دیر لگے تو جہاں تک طبع ہوچکیں حساب صاف کر کے آجائیں، اگر کسی کتاب کا کوئی حصہ آدھا وہاں طبع ہو اور آدھا لکھنؤ میں تو کوئی اشکال نہیں، میرے حضرت نوراللہ مرقدہ نے لیتھووالی بذل نمبر تین کے دوٹکڑے یہی کہہ کر فرمائے تھے کہ عمدہ ہوتی رہے گی تم ایک دفعہ اس وقت جلد از جلد اس کی طباعت پوری کرادو، اب میرا بھی خیال ان دونوں کتابوں کے متعلق یہی ہے کہ عمدگی تو ان شاءاللہ بعد میں ہوتی رہے گی ایک مرتبہ ٹائپ پر دونوں کتابیں جلد پوری ہوجائیں کہ ممالک عربیہ والوں کے لئے کارآمد ہوسکے اوران کے لئے دوبارہ طباعت آسان ہوسکے۔

حاجی صاحب کے احسانات کا شکریہ اور آپ ذاتی طور پر ان کو جو چاہیں لکھیں مگر میری درخواست ہے کہ بذل واوجز کے سلسلہ میں نہ لکھیں اچھا ہے ان کی طباعت کا تو اللہ تعالیٰ نے غیب سے ایسا انتظام شروع فرمادیا ہے کہ میں خود بھی متحیر ہوں، اگر آپ کے گھر رقم بھیجنے کی ضرورت ہوتو بے تکلف تحریر فرمادیں، شرح معانی الآثار اور مفتاح کنوز السنۃ کی طباعت سے مسرت ہوئی مگر افسوس صد افسوس کہ یہ ناکارہ اب ان کتابوں سے انتفاع کے قابل نہ رہا۔

فقط والسلام

۲۲؍فروری ۷۳ء ۱۹؍محرم ۱۳۹۳ھ

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

تمہارا پرسوں ایک خط مؤرخہ ۲؍محرم پہونچا تھا جس کا جواب میں نے اسی وقت مفتی صاحب کے ذریعہ بھجوادیا تھا، تم نے اس میں لکھا تھا کہ ۱۷؍محرم کو ہم دونوں مفصل لکھ چکے ہیں، مگر وہ نہیں پہونچا تھا میں نے اپنے خط میں لکھوادیا تھا وہ پہونچا بھی نہیں اور اس کے پہونچنے کی امید بھی نہیں آج ۲۰؍محرم کو تمہارے دو لفافے ایک ۷؍محرم کا اور ایک ۱۲؍محرم کا بیک وقت پہونچے، میں نے پرسوں کے خط میں تمہارے ۸؍محرم والے خط سے متأثر ہوکر جس میں تم نے وہاں کے کام کی مشکلات اور قابو میں نہ آنا لکھا تھا اس پر یہ لکھوادیا تھا کہ میرے خیال میں جو جلدیں زیر طبع ہیں ان کو پوری کرائیں اگر ان کے پورا ہونے میں بھی دیر ہو تو جلدیں جس حد تک پہونچ چکی ہیں وہاں حساب ختم کرکے جلد آجائیں بقیہ لکھنؤ میں پوری ہوجائے گی اور تمہارے اس خط پر جو تم نے حج سے پہلے لکھا تھا اس میں مولانا بنوریؒ کی رائے بھی لکھی تھی کہ لکھنؤ منتقل کردیئے جائیں۔

میں نے اسی وقت لکھنؤ کے اکابر ثلاثہ کو بھی تمہاری اور مولانا بنوری کی رائے لکھ دی تھی جس پر ان حضرات کے خطوط بھی برابر آرہے ہیں کہ تم کو واپس بلالیا جائے اور تم بجائے مصر کے لکھنؤ ایک سال قیام کرلو اور وہیں دونوں کتابوں کو اپنے زیر ادارت طبع کرالو، مگر تمہارے آج کے ۱۲؍محرم والے خط سے تو پھر امیدیں بندھ چلیں لیکن اب بھی میری رائے یہی ہے کہ اگر وہاں متعدد مطابع میں یہ جلدیں طبع ہوسکے تو تکمیل کا ارادہ کرو ورنہ جیسا کہ بذل لکھنؤ اور مصر دونوں جگہ ہورہی ہے اوجز بھی دونوں مطبعوں، مصر اور لکھنؤ میں

پوری ہوجائے گی اس میں کوئی راز کی بات نہیں اور نہ اس میں تم تینوں میں کسی کی ندامت کی بات ہے مطابع والوں کو تو میں پچاس سالوں سے بھگت رہا ہوں۔

تم نے آج کے خط میں علی میاںؒ کے خط شیخ سید سابق اور شیخ محمد غزالی کے نام منگوائے ہیں، میں اسی وقت ان کو تمہارا خط درمیان میں چھوڑ کر علی میاںؒ کو لکھوا رہا ہوں کہ وہ جلد از جلد دونوں حضرات کے نام کا خط آپ کے پاس بھیج دیں کہ آپ دستی ان کو دے دیں، آپ نے دکتورہ کے متعلق جو لکھا ہے اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ آپ اس کی وجہ سے دوسری طرف مشغول نہ ہوجائیں۔

اس سے قلق ہوا کہ مولوی عبدالرزاق کراچی واپس چلے گئے، ازہر میں بھی تو ہند و پاک کے لوگ ہوں گے جو لیتھو کی طباعت پڑھ سکتے ہوں گے ان کو اجرت پر ضرور رکھ لیں یہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں، مگر اس سے تعجب ہوا کہ تم دونوں میں سے کسی کے خط سے بھی عبدالحفیظ کا پہونچنا معلوم نہ ہوا حالانکہ ان کو ۱۲ر محرم کو مصر پہونچ جانا چاہئے تھا اب تو وہ خود پہونچے ہوں گے اور ان کی تحریر کے موافق رقم بھی اپنے ساتھ لے گئے ہوں گے، خدا کرے آئندہ کوئی دقت تم دوستوں کو پیش نہ آئے۔

تم نے لکھا کہ بذل ان شاء اللہ رمضان سے پہلے پوری ہوجائے گی میرے خیال میں یہ بھی تو بڑی لمبی مدت ہے اللہ تعالیٰ شانہ ہی مدد فرمادیں، **وھو میسر کل عسیـــــر**، یہ تو میں بھی کئی دفعہ کئی لکھ چکا ہوں کہ مطبعۃ السعادۃ سے کام واپس نہیں لینا ہے، اور ان پر انحصار نہیں رکھنا ہے دوسرے مطابع سے ضرور کام لینا ہے، تم نے بہت اچھا کیا کہ دوسرے مطابع والوں کے لئے وہاں کے با اثر لوگوں کو بیچ کا واسطہ بنالیا، تم

نے حج سے پہلے خط میں لکھا تھا کہ ایک مراکشی اوجز کے پانچ سو جلدیں خریدنے کا ارادہ کررہے ہیں مگر پھر اس کے بعد کوئی خط میں اس کا ذکر نہیں آیا، یہ بھی نہیں معلوم ہوا کہ ابوظبی کو اوجز کا کوئی نسخہ گیا یا نہیں، عزیز مولوی عبدالحفیظ سے سلام مسنون وشکریہ مساعی جمیلہ۔

تم نے لکھا تھا کہ عبدالرحمٰن میاں کے لئے اوجز کے نسخے حجاج کے ساتھ روانہ ہونے میں سہولت ہے مگر بحری جہاز سے ۵ پہونچ چکے ہیں، اب تو شاید ایک ہی دو باقی ہوگا ان میں تو کوئی نسخہ پہونچا نہیں، ابوظبی میں کوشش کرکے دو چار نسخے ضرور بھیج دو، ظفر الاسلام صاحب کی خدمت میں بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد ان کی مساعی جمیلہ کا بہت بہت ہی شکریہ ادا کردیں اور یہ بھی کہہ دیں یہ ناکارہ آپ کے لئے بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے، اللہ تعالیٰ دارین کی ترقیات سے نوازے۔

حاجی یعقوب صاحب کی گارنٹی کے متعلق پرسوں کے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ گارنٹی انہوں نے بذریعہ رجسٹری بھیج دی ہے، بذل کی جلد ثانی کی رسیدیں تو میں مکہ کے خطوط میں کئی مرتبہ لکھوا چکا ہوں، تعجب ہے کہ اب تک کیوں نہیں پہونچیں، بذل جلد رابع ایک عدد بذریعہ طیارہ اور خامس دو عدد بذریعہ بحری بوساطت مفتی صاحب روانہ ہوچکی ہے، امید ہے کہ اس خط کے ساتھ نہیں تو ایک دو دن کے بعد طیارہ والی تو پہونچ ہی جائے گی، میرے خیال میں رابع کی زیادہ عجلت تھی اس لئے طیارہ سے بھیجی۔

آپ نے یہ صحیح لکھا کہ مطبعۃ السعادۃ سے تو ریٹ کم کرانا مشکل ہے، بندہ کے خیال میں ''اخبار الیوم'' کے اڈیٹر کو تو بذل المجہود مفت نذر کردیں، اور بذل کی جو

جلدیں لکھنؤ میں چھپی ہیں وہ بھی عبدالحفیظ سے منگا کران کو مفت دے دیں، تم دونوں کے لئے بلاتصنع اور بلاتوریہ دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

زکریا ۲۴ر فروری ۱۹۷۳ء ۲۱ر محرم ۱۳۹۳ھ

قاہرہ سے حج بیت اللہ کا پروگرام:

مکرم ومحترم مولانا تقی الدین صاحب..... بعد سلام مسنون

بہت ہی طویل عریض شدید انتظار کے بعد آپ کی مرسلہ رجسٹری بذل جلد ہشتم کی ۲۲ر جنوری کو ملی، اس میں جو پرچہ تھا اس سے ۶ر ذی الحجہ کو آپ کا مصر سے بذریعہ طیارہ حجاز کے لئے جانا بھی معلوم ہوا ورنہ اب تک کسی کے خط سے یہ معلوم تھا کہ آپ حج کو آرہے ہیں یا نہیں، حالانکہ میں نے متعدد خطوط میں سبھی سے دریافت کیا۔

آپ نے لکھا کہ ۳ر ذی الحجہ کو عبدالرحیم حج کے لئے روانہ ہوگیا ہے، ان کو تو وہاں جانے کے بعد اپنے صاحب مطبع کی میزبانی سے اور دلداری سے اتنی فرصت نہ ملی کہ وہ اپنے مکہ پہونچنے کی اطلاع دیتے، حالانکہ میں آپ کو اور ان کے نام متعدد خطوط مکہ کے پتہ سے لکھوا چکا تھا، لیکن مولانا الحاج یوسف متالا سلمہ کو اللہ جزائے خیر دے کہ ان کے خط سے مولوی عبدالرحیم اور ان کی اہلیہ کا بخیریت مکہ پہونچنا معلوم ہوا۔

آپ نے اس خط میں لکھا کہ اس سے پہلے مفصل خط لکھ چکا ہوں جس میں اپنے حج کے متعلق بہت تفصیل تھی، تعجب ہے کہ آپ نے میرے جواب کا شدت سے

انتظار لکھا تھا، حالانکہ میں آپ کے سابقہ خط پر جس میں آپ نے افریقی حج بدل کا ذکر کیا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ مطبع میں آٹھ دن کی چھٹی ہوگی، اسی وقت لکھ چکا تھا کہ ایسی حالت میں تو کچھ مضائقہ نہیں، ہوآویں میرا یہ خط تو بہت پہلے پہونچنا چاہئے تھا، آپ نے اپنی آمد کی جو مصالح لکھی ہیں وہ سب صحیح ہیں، بالخصوص آپ کا یہ تحریر کرنا کہ یہاں کے معاملات میں مولوی عبدالحفیظ سے تفصیلی گفتگو کی ضرورت ہے بہت اہم ہے۔

تمہارے اور مولوی عبدالرحیم کے ان خطوط سے جو مصر سے مجھ تک کئی مرتبہ پہونچے اور ان میں یہ لکھا تھا کہ مولوی عبدالحفیظ کے پاس سے نہ خطوط کا جواب آرہا ہے نہ تاروں کا، مجھے بھی کلفت پہونچی تھی اور میں نے آپ کے خطوط پر متعدد خطوط مولوی عبدالحفیظ صاحب کو لکھے مگر حج کے ایام میں تو ان کی مشغولی بہت بڑھ جاتی ہے، اور وہ خطوط کے جواب میں مستعد بھی ضرورت سے زیادہ واقع ہوئے ہیں، میرے کئی کئی خطوط کا ایک جواب لکھتے ہیں وہ بھی حفظ، اس کے بارے میں میں ان کو متعدد خطوط لکھ چکا ہوں، اور لکھتے ہوئے شرماتا ہوں کہ ان کے احسان مندی کے بجائے ان پر الزام قائم کردوں، مگر دوستوں کی پریشانی اور اس سے زیادہ کام کے حرج کی وجہ سے تمہارے طویل قیام سے بہت کلفت پہونچتی ہے۔

تم نے امیر فیصل کے چچا کے دوست کو بذل وغیرہ ہدیہ دے دیا بہت اچھا کیا، خدا کرے مفید ہو مضر نہ ہو، میں علماء اور تجار کے پاس بہت کثرت سے پہونچانا چاہتا ہوں مگر ان امراء سے گھبراتا ہوں، مجھے نہ امیر فیصل صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کی ضرورت ہے، وہ بیچارے علمی کام کے لئے کہاں وقت فارغ کرسکتے ہیں۔

آپ نے مراکش کے تاجر کے پانچ سو نسخے خریدنے کا مژدہ جولکھا اس سے یقیناً مسرت ہوئی، خدا کرے یہ معاملہ ہو گیا ہوتو آئندہ تم دوستوں کو انشاء اللہ بہت سہولت ہو جائے گی، قاہرہ کے یا دوسری جگہ کے مکتبہ والے جتنی لیں اس میں کسر نہ چھوڑیں، معلوم نہیں میرے اس خط تک آپ موجود ہوں یا مصر واپس جا چکے ہوں گے، احتیاطاً مکہ اس لئے بھجوا رہا ہوں کہ مولوی عبدالحفیظ بھی پڑھ لیں اور اگر آپ جا چکے ہوں تو طیارہ کے مسافر یا پھر بذریعہ ڈاک آپ کے پاس بھیج دیں گے۔

والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۲۴؍جنوری ۷۳ء ۱۹؍ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

آپ نے اس خط میں میرے خط کی رسید لکھی مگر یہ نہیں لکھا کہ وہ کس تاریخ کا تھا، آپ نے لکھا بذل کی دو جلدیں سعادہ ونصر کی ارسال ہے، اس سے پہلے خطوں میں بھی متعدد بار اور برقیہ میں آیا تھا کہ دو جلدیں ارسال ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ معجّل اور مسجل کے علاوہ کوئی تیسرا پوسٹ آفس ہے جس میں کتاب روانہ تو ہو جاتی ہے مگر پہونچتی نہیں، آپ نے اس خط میں بذل جلد اول کی تقاریظ منگوائی تھی اور میں نے بڑے اہتمام سے وہ اسی وقت مولوی محمد علی کے حوالے کر دی تھی کیوں کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ سہارنپور سے آمدہ خطوط پر جو اس کے قلم سے تقاریظ نقل ہو گئیں اور وہاں کے پتے لکھے ہوئے تھے وہ بہت پسند آئے مگر مقدر کہ اسی روز اس کو بخار آ گیا، پھر عبدالحفیظ کے

حوالہ کئے گئے اس کو بھی بخار آ گیا، آج سنا ہے کہ ان کی نقل ہوگئی ہے، مگر مقارنہ باقی ہے اگر اس لفافہ میں گنجائش ہوئی تو اسی میں بھیج دوں گا مگر ابھی مولوی اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ وہ لفافہ میں نہیں جاسکتی پیکٹ کے ذریعہ بھیج دی جائے گی، خاتمۃ الطبع کے شروع میں تو میرے نام کا کوئی جوڑ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے اس لئے کہ وہ تو میرے ہی حاشیہ کے ساتھ مسلسل ہوگا البتہ آخر میں میرا نام تاریخ نزیل المدینہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

آپ نے اسماء الرجال کے فہرست کے متعلق جو اشکال لکھا وہ بالکل صحیح ہے مگر ندوہ کی بذل سادس زیر طبع ہے جب میں آیا تھا تو اس وقت شروع ہوگئی تھی اور اس وقت تک کے خطوط سے معلوم ہوا کہ دو ماہ میں دوسو صفحے طبع ہوئے، اس لئے میں نے دو ہفتے میں ان کو ۶/۵ خط لکھے اور ایک ہفتہ ہوا ان کو ارجنٹ تار دیا تھا کہ بذل سابع بذریعہ طیارہ آپ کے پاس بھیج دیں تاکہ آپ اپنی روانگی سے قبل اس کو بھی طبع کراتے لائیں، آج ۲۵/ جون کو پرسوں کا دیا ہوا برقیہ ندوہ کا پہونچا کہ بذل سابع مع حواشی بذریعہ طیارہ مصر بھیج دی گئی امید ہے کہ ان شاء اللہ دو تین روز میں پہونچ جائے گی۔

آپ نے لکھا کہ میں جو صحت اور حسن و جمال پیدا کرنا چاہتا تھا وہ ابتدائی مشکلات کی وجہ سے نہیں ہوا مگر یہ سب تو مجبوریاں تھیں آپ نے جتنی محنت و مشقت اس کی تصحیح و طباعت میں اٹھائی اللہ ہی اس کا بہترین بدلہ مرحمت فرمائیں، میرے پاس دعا کے سوا کچھ نہیں اور واقعی اس میں دریغ نہیں اور تم تینوں کا، بالخصوص آپ کا بہت ممنون، تم نے لکھا کہ حواشی بھی نظر ثانی کے محتاج ہیں یہ بالکل صحیح ہے اس کے متعلق میری رائے ہے کہ مطبوعہ مصر کی ایک ایک جلد پر آپ کی نظر ہے، آپ اپنے ساتھ لے

جائیں اور وہاں جا کر ندوہ کی مطبوعہ بھی ایک ایک لے لیں اور حسب سہولت وفراغت اپنے نسخے پر تصحیح کرتے رہیں جب کبھی خدا کرے طبع ثانی کی نوبت آوے تو اس وقت آپ کے حواشی سے فائدہ اٹھایا جا سکے، یہ کوئی جلدی کا کام نہیں اطمینان کا ہے، آہستہ آہستہ کرتے رہیں، میرا خیال یہ ہے کہ بذل کے اختتام کے بعد وہاں کے معاونین ومشاورین اور جن کو آپ مناسب سمجھیں ناشتہ یا چائے کی ایک دعوت ضرور کر دیں جن استاذ فلاں اور استاذ فلاں اور جن سے مشورے اور اعانت لی ہیں ان کو شریک کر لیں اور عبدالرحیم یا جس سے مناسب سمجھیں مشورہ کر کے اخراجات کا اندازہ لکھیں معتدل ہونی چاہئے نہ مظاہر جیسی اور نہ رئیسانہ، علی میاں کی آمد پر بھی ان سے مشورہ کروں گا اور عبدالحفیظ سے بھی تو مشورہ کر لیا اور علی میاں سے ضرورت نہیں رہی کہ وہ بھی موافقت ہی کریں گے۔

آپ نے بذل کے بعد کوئی کام تجویز کرنے کو لکھا یہ تو یار باقی اور صحبت باقی یہاں آنے پر ہو جائے گا، ابھی تو آپ محترمہ کے حقوق ادا کریں، آپ نے بیداری اور خواب وہاں ہونا محسوس فرمایا میں اس کی تردید نہیں کروں گا اس لئے قلباً دعاءً وہیں رہتا ہوں۔

آپ گھر خط لکھیں تو خاص طور پر سلام کے بعد لکھ دیں کہ یہ ناکارہ تم سب کے لئے دعا کرتا ہے، اس لئے کہ مولانا تقی صاحب جو کچھ ایثار وقربانی کر رہے ہیں اس میں تم سب کا حصہ ہے، عزیز آفتاب تقریباً روزانہ یا تیسرے دن میری ڈاک کے وقت آتا ہے اور آپ کے خطوط کا مشتاق رہتا ہے اس لئے سنا دیا اس خط میں ان کو سلام ہے پہونچا دیا، رقم کے متعلق عبدالحفیظ جواب دے گا اس لفافہ میں دوسرا پرچہ

عبدالرحیم کا ہے اس کو مستقل جواب لکھوں گا اور اگر گنجائش ہوئی تو اسی میں بھیج دوں گا، یہ تو آپ کے پہلے خط کا جواب تھا۔

دوسرا خط مؤرخہ ۱۸؍جون بھی ساتھ پہونچا جس میں میرے پاس آپ نے لکھا کہ کتاب ڈاک سے نہ بھیجنے کی وجہ عبدالحفیظ کے پرچے میں لکھ دی، وہ میں نے اب تک نہیں دیکھا، عبدالحفیظ اپنے گھر ہے، تمہارا پرچہ اس کو بھیج دیا، تم نے لکھا کہ ان شاء اللہ بیس دن میں کام پورا ہو جائے گا جس سے بہت مسرت ہوئی، اتنے میں ندوہ والی جلد بھی پہونچ جائے گی اسے بھی نپٹا دیں، تم نے لکھا کہ ہند بھیجنے کا راستہ معلوم ہو گیا جلد بھیج کر مطلع کروں گا، اس سلسلہ میں حاجی یعقوب کا خط میں روانہ کر رہا ہوں اس کو بغور ملاحظہ کر لیں اور جب تک ان سے براہ راست مراجعت نہ کر لیں کتابیں نہ بھیجیں، آپ نے لکھا کہ کام کی کثرت کی وجہ سے نیند نہیں آتی ایسا نہ کریں، صحت کی رعایت بہت ضروری ہے۔

لندن کے مہمانوں کے ہاتھ چھ جلدیں پہونچ چکیں ہیں اور ان ہی میں سے ایک کے ہاتھ اس کی رسید جا چکی، آپ نے لکھا کہ بذل کے اختتام پر عمال سے وعدہ کر رکھا ہے اس کی اجازت دی جائے گی؟ ضرور۔

میری طرف سے جناب الحاج علی اور استاذ حسن عاشور کی خدمات میں بہت اہتمام سے سلام کے بعد کہہ دیں کہ آپ کے احسانات کا بدل یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی تم دوستوں کو دونوں جہان میں اس احسان عظیم کا بدلہ عطا فرمائے، جان و مال میں برکت عطا فرمائے، یہ ناکارہ دعا کے سوا اور کیا کر سکتا ہے، تم چاروں کی

طرف سے، دوتم (۱) اور دووہ حضرات روضہ مبارک پر صلاۃ وسلام عرض کرتا رہتا ہوں۔

خاتمۃ الطبع کی ضمیر پر اگر آپ کو اشکال نہیں تو پھر اصلاح نہ کریں، آپ نے لکھا کہ ایک ایک دن بھاری ہو رہا ہے، آپ کو تو اب بھاری لگ رہا ہے مجھ کو چار ماہ سے بھاری لگ رہا ہے، میرے سہارنپور کے خطوط میں اگر وہ محفوظ ہوں گے تو یہ ملے گا کہ مجھے آپ کی طویل غیبت عن الاھل والوطن بہت بھاری ہو رہی ہے، علی میاں ابھی نہیں پہونچے اس خط کے ڈالنے میں ان کا انتظار کروں گا اور ان سے پیسہ کا انتظام معلوم کر کے لکھوں گا۔

ایک ضروری امر یہ ہے اور بہت ضروری کہ جب آپ آئیں تو سارے مطابع کا حساب بالکل نمٹا کر آئیں کوئی چیز درمیان میں نہ چھوڑیں اور چند روز قبل مجھے اطلاع کر دیں تا کہ میں عزیز عبدالحفیظ کو بھیج دوں، ہر سہ آدمی مل کر سب مطابع کا حساب بالکل صاف کر دیں اور باقی رسیدیں لے کر آئیں، جملہ اہل مطابع کی خدمات میں اس ناکارے کی طرف سے سلام بھی کہہ دیں اور لکھ دیں کہ یہ ناکارہ دعا کے سوا اور کیا کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری ایسی ہی مدد فرمائے جیسی تم نے کی۔

بذل رابع یہاں نہیں ہے چونکہ مدرسہ میں تعطیل ہے، مولانا انعام کریم ہندو پاک کے لئے روانہ ہو گئے اس لئے مدرسہ سے کتاب بھی نہیں ملی، تاہم اس کی تلاش شروع کر دی، علی میاں کی آمد پر ان سے مراجعت کروں گا، آپ کے ہر سہ خط علی میاں کے ملاحظہ کے لئے رکھے ہیں، ابھی ابھی دوران خط میں جدہ کا تیسرا فون ملا کہ ایک مجبوری کی وجہ سے علی میاں کل روانہ نہ ہو سکے، وہ کل بھی جدہ رہے اور کام نہ ہو

(۱) یہ ناچیز اور مولانا عبدالرحیم مرحوم۔

سکنے کی وجہ سے آج صبح پھر جدہ پہونچ گئے اور ان شاء اللہ آج شام کو بعد العصر مدینہ منورہ پہونچیں گے، ان کے انتظار میں یہ خط آج بھی ملتوی کرنا پڑا، علی میاں کی آمد پر ان کے لیبیا سفر کا انتظام معلوم کر کے ان شاء اللہ اسی خط میں لکھوں گا۔

آپ نے کہا کہ گھر سے پریشانیوں کے خطوط آرہے ہیں اس سے بہت کلفت ہوئی، مجھے خود آپ کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ بار ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد فارغ فرما کر بخیر و عافیت گھر پہونچائیں، چک بندی میں بعض لوگوں نے آپ کی زمین کو اپنے نام لکھوالیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون، دل سے دعا کرتا ہوں۔

یہ خط پرسوں لکھوایا تھا، پرسوں علی میاں کی آمد کی خبر تھی مگر نہیں آئے، کل منگل کے دن عصر کی نماز جماعت سے انہوں نے جدہ میں پڑھی اور مغرب کی نماز بدر میں اور عشاء کے بعد جب میں مسجد سے باہر آرہا تھا تو باب جبرئیل پر ملاقات ہوئی اور صبح کی نماز کے بعد متصلاً وہ مسجد نور پہونچ گئے دو گھنٹے بہت اطمینان سے ملاقات کے بعد ناشتہ کے بعد وہ اپنے قیام گاہ پر چلے گئے بستان نور ولی میں، اور میں مدرسہ چلا آیا، معلوم ہوا کہ مجھے کل پرسوں انہوں نے مشورہ کے واسطے کئی دفعہ ٹیلیفون کیا مگر ملا نہیں، اس لئے انہوں نے کل لیبیا التواء کا تار دے دیا، دس دن مدینہ پاک میں قیام رہے گا اور پھر چار دن مکہ اور اس کے بعد رابطہ کے بقیہ دورہ پورا کر کے ہندوستان چلے جائیں گے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: شاہد ۲۷/ جون ۷۳ء ۲۶/ جمادی الاولی ۱۳۹۳ھ

عنایت فرمائیم مولانا صاحب.....بعد سلام مسنون!

تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۳۱ مارچ کو بہت جلدی پہونچ گیا حالانکہ دوسرے خطوط بہت تاخیر سے پہونچے، عزیز عبدالحفیظ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ خطوط میں نام نہ ہونے کو محسوس کررہے ہیں، بڑا قلق ہوا حالانکہ میں پہلے خط میں **أوری بسعدی** إلخ اور دوسرے خط میں خوشتر آں باشد إلخ سے اپنے نزدیک تو اس کی وجہ بڑی وضاحت سے دونوں شعروں میں ظاہر کر چکا تھا، اوجز کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ حضرت امام مالکؒ مسجد نبوی میں نماز چھوڑ دی حتی کہ آخر میں جمعہ کی بھی شرکت چھوڑ دی تھی اور جب کوئی دریافت کرتا تو حضرت امامؒ فرماتے کہ بعض آدمی اپنا عذر بھی نہیں بیان کرسکتا۔

یہ میری ضرور تمنا خواہش اصرار ہے جس کو میں بار بار لکھتا رہتا ہوں وہ یہ کہ تم تینوں مل کر جتنا جلد سے جلد ممکن ہو بذل کو نمٹا دو، اس کی وجہ سے اگر تمہیں گراں نہ ہو تو میرے نزدیک اوجز کو ملتوی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، ندوہ میں بذل چہارم طبع ہو کر روانہ ہو چکی ہے، پنجم میں سو صفحے چھپ گئے ہیں یہاں دو تین مہینے سے بجلی پر آفت آرہی ہے، دو ہفتے سے تقریباً سارے دن بند رہی رات میں چلتی تھی جس کی وجہ سے مطابع کو بہت نقصان پہونچا۔

شیخ سابق اور شیخ غزالی کے متعلق آپ کے ابتدائی خط کی بناء پر علی میاں کو خط لکھا تھا کہ ان دونوں کے نام جلد از جلد خط لکھ کر آپ کے پاس بھیج دیں یا میرے پاس، مگر علی میاں آج کل جہانیان جہاں گشت کررہے ہیں، مارچ کا پہلا ہفتہ انہوں

نے مولانا منت اللہ کے ساتھ بہار کے دورے میں گزارا جس کی وجہ سے وہ دونوں حضرات دیوبند کے شوریٰ میں بھی شریک نہ ہو سکے، رسم الخط کی دقت کی داستان تم تینوں نے لمبی لمبی لکھی، ایک ہی مضمون کو سنتا سنتا تھک گیا، یہ مشکلات تو تم دوست پہلے بھی لکھتے چلے آئے ہو، اور اس کا حل بھی تمہیں ہی کرنا ہے اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، اللہ تعالیٰ تمہیں بھی بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، بلند درجات نصیب فرمائے کہ بذل کی مصر میں ٹائپ کا بیڑا تم نے ہی اٹھایا تھا اللہ تعالیٰ ہی تمہارے مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بنائے اور تمھارے لئے دونوں جہاں کی ترقیات کا ذریعہ بنائے، میرے خیال میں تو جو میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ مطبعة السعادة میں بذل بھی ایک دو جلد دو اور بذل کے فراغ پر تم جلد از جلد آجاؤ کہ تمھاری غیبت عن الاہل مجھے بہت ہی بار ہے، اور تمھارے بغیر بذل کی طباعت ناممکن ہے۔

بذل کے حواشی تو تمھارے لکھے ہوئے ہیں، ان کے لئے تمہارا ہونا بہت ضروری ہے، تمہاری یہ رائے بالکل صحیح ہے کہ اگر مطابع والوں سے لین دین کا تعلق تو تم سے نہیں ہونے کا تو پھر ان پر تمہارا اثر نہیں ہونے کا، میری طرف سے عزیز عبدالحفیظ سے کہہ دیں کہ میں نے بھی اس کو ساری عمر بھگتا کہ مطبع والوں پر جتنا اثر نصیر کا رہا میرا نہیں رہا، مطبعة السعادة والوں کو اس کو اطمینان دیدو کہ آپ کے یہاں سے کام کا چھوڑنا مقصود نہیں، اس وقت چونکہ تین آدمی اس کی وجہ سے رکے ہیں اس وجہ سے عجلت ہے آپ نے لکھا کہ ان دونوں کی طباعت سے تعلق عشق سے بھی زیادہ

ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ اس احسان عظیم کا بدلہ عطا فرمائے۔

عزیز عبدالرحیم کو بھی میں براہ راست لکھوا چکا ہوں اور آپ کے ذریعہ بھی پیام پہونچوا تا ہوں کہ بذل کی معاونت ان کا اصل کام ہے، اس سے وقت بچے تو اوجز میں لگا دیں، البتہ جدید مصحح کوئی مل جائے تو اس کو رکھنے میں کوئی اشکال نہیں، ابوظبی والوں نے جو قابل اشاعت کتابوں کی فہرست چھاپی تھی میرے پاس بھی اس کا تراشہ آیا تھا اس میں اوجز کو سب سے مقدم کیا ہے۔

امید ہے کہ علی میاں کے خطوط شیخ غزالی اور سابق کے نام پہونچ گئے ہوں گے، وہ گزشتہ ہفتہ یہاں تین دن کے لئے آئے تھے، میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ یہاں کے قیام میں دونوں کے خطوط لکھ کر مجھے دے دیں مگر انہوں نے فرمایا کہ میں لکھ کر رابع (۱) کو دے آیا ہوں پہونچ گیا ہوگا۔

تم نے لکھا اور عبدالرحیم نے بھی، خط کے نہ آنے سے بڑی تشویش ہے، میں حج کے بعد سے گیارہ خطوط تمہیں لکھوا چکا ہوں جس کی تفصیل تاریخ وار عبدالرحیم کے خط میں لکھوا چکا ہوں، مگر ان کے نہ پہونچنے سے اس وجہ کو ترجیح ہوئی جس کی وجہ سے نام لکھنا چھوڑ دیا میں عبدالحفیظ کے خط میں مفصل لکھوا چکا ہوں کہ ۱۰/اپریل کے بعد مجھے خط نہ لکھیں تاوقتے کہ میرا قیام یا سفر معلوم نہ ہوجائے۔

---

(۱) حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی۔

بذل المجہود ۲۰؍جلدوں میں تقسیم کا مشورہ، اور اس کے اختتام پر دعوت

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون!

کل علی میاں سے عبدالحفیظ کی موجودگی میں بذل کے سلسلہ میں دیر تک گفتگو ہوتی رہی، ان کی رائے یہ ہے کہ ۱۹؍جلدوں میں بالکل ہرگز مناسب نہیں ہے بے جوڑ ہے، ۲۰؍ہونا ضروری ہے، میں نے کہا کہ ابھی تو وقت نہیں رہا، مگر ان تینوں کی رائے یہ ہوئی کہ ابھی تین جلدیں باقی ہیں، ہر ایک میں سے کم سے کم پچاس صفحے کم کر کے ڈیڑھ سو کی ایک جلد بنا دیں اور ان میں تقریظات نیز امام ابوداود کا خط اہل مکہ کے نام جو مصری ''ابوداؤد'' اور ''درجات مرقات الصعود'' للدمنتی مصری کے شروح میں چھپا ہوا ہے اسے ضرور شامل کرلیں وہاں مصری کتب خانوں میں مل جائے گی یہ جلد چاہے صفحات میں کم ہوجائے لیکن بیس جلدوں میں ہونا ضروری ہے۔

میں نے مولوی بنوری کو بھی خط لکھا ہے کہ ''اوجز'' کی طرح سے ''بذل'' پر بھی کوئی مضمون طویل لکھ دیں اور اس کے لئے علی میاں کا مضمون جو پہلی جلد میں چھپا ہوا ہے اس کو سامنے رکھ کر جلد ایک مضمون لکھ دیں، مگر سنا یہ ہے کہ غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں، اور اگر مصری کوئی معروف عالم قابل اعتماد جو نقاد نہ ہو مل جائے تو آپ اس کا مضمون لکھوالیں مگر اس کو طبع کرنے سے پہلے علی میاں کو دکھلانا ضروری ہے۔

ایک بڑی اہم اصلاح کی طرف علی میاں نے متوجہ کیا وہ یہ ہے کہ خاتمہ میں لکھنؤ کی مطبوعات سبعۃ اجزاء لکھی گئی ہے اب جب کہ ساتویں وہاں سے مصر آ گئی

ہے تو بجائے سبعۃ کے ستۃ اجزاء بنالیں اومن الجزء الثامن کے بجائے من الجزء السابع بنائیں، یہ غلطی واقعی اہم ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ ہمیں لیتھو کے جزء ثانی کی اورضرورت ہے اس لئے مولوی معین اللہ کولکھا ہے، بجائے ان کے مولوی نصیر کو لکھتے تو زیادہ اچھا تھا، معلوم نہیں ان کے پاس ہو نہ ہو، آپ کا برقیہ سابع کی وصولی کا مل گیا تھا اس کی رسید لکھوا چکا ہوں، اس کا بڑا قلق ہے کہ اگر مولوی اسعد سے ملاقات ہو جاتی تو ان کے ساتھ ایک آدھ جلدیں آجاتیں میں ان شاء اللہ ان سے بھی تاکید کردوں گا آپ بھی استاذ عقبی وغیرہ کے ذریعہ سفارت ہندیہ کے دفتر سے مولوی اسعد کی واپسی کی صحیح تاریخ معلوم کرلیں۔

علی میاں کا مشورہ بھی یہ ہے کہ کتاب کے ختم پر جن عمائد اور اہل مطابع نے طبع کی ہے ان کو چائے پر مدعو کیا جائے مگر ان کا خیال ہے کہ ہوٹل میں تو ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ بہت گراں ہوگی اس کے متعلق عبدالحفیظ نے علی میاں سے مشورہ کیا ہے مگر کل شام وہ ایک ضرورت سے مکہ چلا گیا، چونکہ ایک ضرورت پر اس کو فوری جانا ہوا کہ تعمیل حکم کر سکے اس لئے واپسی پر جو انشاء اللہ تین دن میں ہوگی دعوت کے متعلق علی میاں کا مشورہ لکھواؤں گا، حاجی یعقوب صاحب کو میں نے بھی رات ہی میں خط لکھوادیا ہے کہ منیری صاحب سے مشورہ کر کے آپ کو جلد جواب دیں اس سلسلے میں میں نے مولوی اسعد صاحب کو بھی تقاضا کیا ہے وہ مصر میں سفارت ہندیہ سے دریافت کر کے کوئی سہولت کی صورت پیدا کرسکیں تو ضرور کردیں آپ مولوی اسعد صاحب سے اس سلسلہ میں ضرور گفتگو کریں، اور اگر خدا کرے کہ کوئی سہولت کی

صورت پیدا ہو جائے تو مطبوعات مصر کی ہر جلد کے سوسو نسخے براہ راست بمبئی بھیج دیں کہ اس میں محصول کی بہت تخفیف رہے گی۔

شیخ عبدالمنعم النمر (۱) سے اگر آپ کی ملاقات ہو تو میری طرف سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ بذل کے اسماء الرجال (۲) کا طبع ہونا ضروری ہے اور طباعت کے بعد ہر جلد میں ایک ایک رکھ دیا جائے گا، میرے خیال میں تو مناسب یہ ہے کہ ان سب کو یکجائی جلد اور صفحات کے حوالے سے بیسویں جلد کا جز بنا دو کہ ہر جلد میں ایک ایک رکھنے سے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، مولوی آفتاب قسمت سے آپ کے پہلے خط کے وقت تھے اور اس خط کے سنانے کے وقت بھی تھے انہوں نے حسب عادت ایک لمبی تقریر شروع کی مگر یہ کہہ کر منع کر دیا کہ میرا خط رہ جائے گا، یہ سطور بھی نہوں نے بہت غور سے سنی، تم نے لکھا کہ تیری موجودگی تو ہر وقت مشاہد ہے مجھے بھی اس کا انکار نہیں اس لئے کہ مدینہ میں رہ کر سہارنپور کا خیال تو کم آتا ہے مصر کا خیال زیادہ آتا ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں بذل سے جلد فارغ کر دے، اس ناکارہ کا قیام رمضان تک تو تقریباً طے ہے اور اس کے بعد محتمل ہے۔

الحاج علی اور استاذ حسن کی خدمات میں مکرر سلام کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ

---

(۱) یہ ازہر کی طرف سے ایک مدت تک دارالعلوم دیوبند مبعوث تھے، بعد میں مصر میں وزیر الاوقاف بھی ہو گئے تھے۔

(۲) الحمدللہ بذل المجہود میں جو ہماری تحقیق سے شائع ہوئی ہے، اس میں مکمل فہرس بنائی گئی ہے، اسماء الرجال کی فہرس بھی آ گئی ہے، وللہ الحمد۔

دعا کے سوا کیا کرسکتا ہے، تم نے لکھا تھا کہ حسینی دوبارہ حجاز جارہا ہے اور مدینہ بھی آئے گا مگر اس کا ابھی تک یہاں مکرر آنا معلوم نہ ہوا، مصر کے اخبارات میں بذل کا اشتہار علی میاں کی رائے ہے کہ ضرور طبع کراتے آویں کہ وہاں کے اخبارات سارے ملک میں پھیلتے ہیں۔

یہ ناکارہ آپ کے لئے بہت اہتمام سے دعا بھی کرتا ہے، علی میاں کا سفر یہاں سے شام وغیرہ کا طے ہوگیا اخیر جولائی تک پہونچنے کا اندازہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۰/ جولائی ۷۳ء ۹/ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

بذل المجہود کی جلد پہونچنے پر حضرت شیخ کا حیرت انگیز گرامی نامہ:

عزیزانم مولانا الحاج تقی الدین ومولانا الحاج عبدالرحیم سلمہا

بعد سلام مسنون!

پرسوں شام مغرب کے قریب بذل جلد تیرہ بذریعہ ڈاک پہونچی دیکھ کر بہت ہی مسرت ہوئی، علی میاںؒ چونکہ یہاں تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا کہ میں ذرا اطمینان سے دیکھوں گا، اس لئے رات ہی کو ان کے خادم کے حوالہ کردی تھی رات عشاء کے بعد واپس منگائی، علی میاںؒ سے تو آج صبح سے ملاقات نہیں ہوئی کہ میں ان سے اس کے متعلق پوچھتا مگر انہوں نے فرمایا تھا کہ میں مولوی تقی کو خود براہ راست خط لکھنے والا

ہوں اور وہ کل شام کو یہاں واپس مکہ تشریف لے جانے کا ارادہ کر رہے ہیں اس لئے یہ خط اور لفافہ ان کی خدمت میں بھیج رہا ہوں تا کہ وہ آج ہی خط لکھ کر روانہ کر دیں ممکن ہے مکہ جا کر ان کو دیر لگے۔

اس سے پہلے خط میں جو ۱ر جولائی کو رجسٹری کیا گیا تھا علی میاںؒ کی رائے لکھی گئی تھی کہ ان کے نزدیک انیس جلدیں بالکل مناسب نہیں بیس ہونا ضروری ہے اور ان کی یہ رائے بھی لکھی گئی تھی کہ ابھی تین جلدیں طباعت سے باقی ہیں ۱۷ر تا ۱۹ر تینوں میں سے پچاس پچاس صفحے کم کر دیں اور بیسویں جلد میں ان ڈیڑھ سو صفحے کے ساتھ تو تقریباً تقریظات کے آجائیں گے جن میں سے جلد اول کی تقریظات تو عربی خط میں مولوی محمد علی سے نقل کرا کر آپ کی خدمت میں بھیج دی گئی تھی جن کی رسید بھی آ گئی اور ایک مالکی عالم کی تقریظ غالباً چوتھی جلد میں ہے وہ یہاں موجود نہیں ہے آپ کے پاس ہے اس سے نقل کر لیں۔

نیز آپ نے لکھا تھا کہ بذل کے اسماء رجال کے صفحات ٹائپ پر نہیں آ سکے اس لئے ہر جلد کے اسماء رجال کی فہرست چھاپ کر اس کے ساتھ لگا دو بجائے اس کے متعلق میں نے لکھا تھا کہ اب ہر جلد کے ساتھ اس کے اسماء رجال طبع کر کے لگانا تو بہت مشکل ہے کہ پہلی تین جلدیں تو دوسو کے قریب شائع بھی ہو چکی ہیں اس لئے سب جلدوں کے اسماء رجال یکجائی جلد اور صفحے کے نشان کے ساتھ بیسویں جلد میں شائع کر دیں، نیز اس میں ایک نفع یہ بھی ہوگا کہ صفحات لیتھو کی جلد اول پر صرف پڑے ہیں لیکن اسماء رجال پر کلام مختصر فقط پانچویں جلدوں میں ہے ہر جدید راوی پر کلام اپنی جگہ پر آیا ہے مگر صفحات جلد اول پر صرف پڑے ہیں آپ کی ان فہرست میں پانچوں

جلدوں کے اسماء رجال آجائیں گے تو آپ کی فہرست مکمل ہو جائے گی، امید ہے کہ انشاءاللہ جلد از جلد آپ حضرات اس کام سے نمٹ جائیں گے۔

آپ نے سابقہ خطوط میں آخر جولائی تک فراغ کو لکھا تھا، میرا خیال یہ تھا کہ اسباب السعادہ ندوہ والی تو بالکل ختم ہوگئی بیروت والی کے کچھ نسخے باقی ہیں وہ بھی قریب الختم ہے، اس لئے میرا خیال تھا کہ اس کے دو ہزار نسخے مصر میں بھی آپ کو لکھوں کہ طبع کرا کر لادیں مگر عبدالحفیظ سے معلوم ہوا کہ یہ تو دو ہزار مصر میں طبع ہو چکے ہیں مگر اب تک یہاں نہیں پہونچے دو چار نسخے اگر آجائیں تو میں علی میاںؒ کو دکھلاتا کچھ نسخے علی میاںؒ کے ساتھ شام کے سفر میں بھی کر دیتا اگر مکمل ہوگئی ہو تو ایک نسخہ ڈاک سے ضرور بھیج دیں۔

تم تینوں کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام پیش کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۴/ جولائی ۱۹۷۳ء ۱۳/ جمادی الثانیہ ۱۳۹۳ھ

الحاج مولوی تقی صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون

کل شنبہ کے دن عصر کے بعد آپ کے نام ایک رجسٹری بھیجی اور مغرب کے قریب آپ کی دوسری رجسٹری آگئی، بہت ہی قلق ہوا کہ اگر آپ کی رجسٹری صندوق البرید والے مجھے جلدی پہونچا دیتے تو کل کی رجسٹری میں اس کا جواب بھی چلا جاتا یا میں کل شام عجلت کی وجہ سے رجسٹری نہ کراتا کہ آج اس رجسٹری میں آپ کی رجسٹری کا

جواب بھی چلا جاتا، یہ بھی خیال ہوا کہ آپ کی رجسٹری کے جواب کو ایک آدھ دن روک دوں کہ آپ کا یا عزیز عبدالحفیظ کا خط قریب میں آوے تو اس کا بھی ساتھ میں چلا جاوے، لیکن معاملہ چونکہ ختم پر ہے اور ذراسی تاخیر سے کام میں گڑبڑ کا اندیشہ ہے اس لئے فوراً جواب لکھواتا ہوں۔

کل شام کی رجسٹری میں علی میاں کا بھی میں نے ایک پرچہ لکھوایا تھا، متعدد خطوط میں یہ لکھا جاچکا ہے کہ جلدیں بجائے ۱۹؍ کے ۲۰؍ ہوں ۱۹؍ نہایت ناموزوں ہے چاہے بیسویں کچھ کم ہو جائے اور جلدوں سے چھوٹی ہو جائے اور اس کی ترکیب میں نے یہ بھی لکھی تھی کہ ابھی ۱۷؍ تا ۱۹؍ جلدیں مطبع میں جانے سے باقی ہیں ہر ایک میں سے پچاس پچاس صفحے کم کر دئے ہیں اور بیسویں جلد میں ڈیڑھ سو صفحے تو اصل کتاب کے ہونگے اس کے بعد تقریظات ہوں گی اس کے بعد سب جلدوں کے رجال کی ایک فہرست ہوگی اس لئے کہ اول تو ہر ہر جلد کی فہرست الگ شائع کرنے میں جیسا کہ آپ نے لکھا جو جلدیں فروخت ہوچکی ہیں اس کے اسماء رجال کا بھیجنا مشکل ہوگا۔

دوسرے یہ کہ صفحات بھی صرف لیتھو کی جلد اول میں پڑے ہوئے ہیں اور جلدوں میں نہیں ہیں لیکن رجال پر کلام اور جلدوں میں بھی کچھ نہ کچھ ہے اس لئے بقیہ چار جلدوں پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے اور جس راوی کے متعلق کوئی طویل کلام نظر آئے اس کے جلد اور صفحے کا نشان نوٹ کر لیا جائے، اور جن راویوں پر بہت مختصر کلام ہو ان کی ضرورت نہیں، علی میاں کا یہ بھی خیال ہے کہ آخر میں بیسویں جلد کے اندر عربی کی دوسری کتابیں اوجز، لامع، کوکب، حجۃ الوداع، حیاۃ الصحابۃ، حظ اوفر کے مفصل

اشتہارات آجائیں اوراس طرح سے یہ جلدیں بھی تین سو کے قریب پہونچ جائیں گی اتنی کمی میں کچھ مضائقہ نہیں مگر آپ کی رات کی رجسٹری سے معلوم ہوا کہ جلد ۱۷ر تو قریب الختم ہے، اس میں سے تو اب نکالنا مشکل ہوگیا اب تو صرف دوجلدیں رہ گئیں اٹھارویں جوابھی پریس میں گئی ہے اس میں سے پچاس صفحے نکالے جاسکتے ہیں اورانیس تو ساری باقی ہے اس میں سے نکالنے میں تو کوئی اشکال نہیں، لیکن اگر بیسویں جلد نہ بنائی جائے تو یہ تقریظات اور اسماء رجال اور بقیہ کتب کے اشتہارات مل کر انیسویں جلد سب سے بڑھ جائے گی، اس لئے اگر مسودہ وغیرہ ہوتا تو علی میاں کے مشورہ سے کوئی نظام قائم کر لیتے اب تو آپ ہی اپنی صواب دید سے کوئی نظام قائم کریں، البتہ آخری جلد اس کو دینی ہے جو بہت اچھا چھاپے، انیسویں جلد بقیہ جلدوں سے زیادہ بڑی ہونا تو مناسب نہیں کل کی رجسٹری میں تیرہویں جلد کی رسید لکھوا چکا ہوں اور آپ کی رات کی رجسٹری سے چودھویں و پندرہویں کا اشتیاق بھی شروع ہوگیا ہے جس کے متعلق آپ نے لکھا کہ ۱۰ر جولائی کو رجسٹری کر دی جائے گی اور آج ۱۵ر ہوگئی ہے، علی میاں کی موجودگی میں اگر یہ دونوں جلدیں آجائیں تو اچھا تھا۔

علی میاں کا ارادہ آئندہ کل دوشنبہ کو یہاں سے روانہ ہونے کا ہے اور اندازہ یہ ہے کہ ایک ہفتہ مکہ میں قیام رہے گا اس لئے کہ عزیز رابع کی آمد کا انتظار ہے، کچھ رابطہ کے انتظامات گڑبڑ ہیں، علی میاں کی روانگی سفر کے وقت بھی دو ہفتے تھا سب کو پریشان ہونا پڑا، مولوی معین اللہ کا خط بھی رات ہی مجھے ملا اس میں لکھا ہے کہ دو ہفتے سے رابع تیار بیٹھے ہیں مگر اب تک ٹکٹ نہیں پہونچا اور بغیر ٹکٹ کے پی فارم پاس ہونا مشکل ہے،

اس لئے کل رابطہ سے بہت مفصل تار سعودی ایرلائنس بمبئی کو دیا گیا کہ ان کو ٹکٹ دے دیا جائے، ساتویں جلد کے متعلق آپ کی رائے دارالنصر میں دینے کی بہت ہی مناسب ہے ضرور دے دیجئے، اس لئے کہ مطبعۃ السعادۃ میں تو بڑی دیر لگ جائے گی اور بیسویں جلد کے متعلق میری اور علی میاں کی دونوں کی رائے یہ ہے کہ جہاں بہترین چھپے وہاں دی جائے کہ کتاب کی جلد اول اور آخری پر زیادہ نگاہ پڑتی ہے۔

بندہ کا خیال تو یہی ہے اس لئے کہ انیسویں اور بیسویں آپ اپنے ساتھ ختم کرا کر آویں کہ کتاب کے اختتام پر میری مجوزہ دعوت آپ ہی کی موجودگی میں ہونا مناسب ہے، اس لفافہ میں عزیز عبدالحفیظ سے بھی مطبعۃ السعادۃ کے نام ایک شدید تقاضے کا خط لکھوا رہا ہوں، جب کہ صاحب السعادۃ کی طرف سے خود تاخیر ہو رہی ہے اور اب تک سولہویں جلد بھی پوری نہ کر سکے اس صورت میں وعدہ کی پابندی ضروری نہیں جب کہ انہیں کی طرف سے تاخیر ہو رہی ہو، تاہم میری تو رائے یہی ہے کہ آپ انیسویں بیسویں اپنے سامنے ختم کرا کر اختتام کرا کر تشریف لاویں اور مجوزہ دعوت بھی اپنے سامنے کرا کر آویں، اور جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ ساتویں کے اگر اصول آپ دے کر آجاویں تو مضائقہ نہیں۔

سابق خط کا جواب تو پہونچ گیا ہوگا، رقم کے متعلق میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ اس کی وجہ سے عبدالحفیظ مکہ گیا اور انتظام کر آیا ہے انشاءاللہ پہونچ گئی ہوگی، البتہ جیسا کہ پہلے بھی میں متعدد خطوط میں لکھوا چکا ہوں کہ اگر ساتویں کی وجہ سے ''مطبعۃ السعادۃ'' کا حساب باقی رہ جائے تو مضائقہ نہیں بقیہ سب جلدوں کا حساب جملہ مطابع سے آپ

پورا کر کے بے باقی کی رسید لے کر آویں، مبادا آپ کے آنے کے بعد اہل مطابع کے حسابات میں کچھ اختلافات پیدا ہوں آپ انیسویں جلد کے اختتام کی صحیح تقریبی تاریخ لکھیں اور آپ ضرورت بھی محسوس کریں تو اس تاریخ پر عزیز عبدالحفیظ کو بھیج دیا جائے۔

آپ کی رات کی رجسٹری سے آپ کی جلد آمد کی امید بندھ کر اشتیاق پیدا ہو گیا جیسا کہ میں نے کل کے خط میں بھی لکھا تھا اسباب السعادہ کے دس بیس نسخے کسی آنے والے کے ہاتھ ورنہ پھر آپ اپنے ساتھ ضرور لے کر آویں، آپ نے لکھا تھا کہ بذریعہ برقیہ آپ کو اطلاع دی جائے اس کا مضمون اب تک سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ تو خود آپ ہی کی رائے پر محمول ہو گیا جس طرح آپ مناسب سمجھیں کر لیں، اس میں میری کوئی خاص رائے نہیں جس کے متعلق حتمی تار دے دیا جائے، صاحب السعادہ کی خدمت میں بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد یہ درخواست پیش کر دیں کہ کتاب کی طباعت میں زیادہ مساعی آپ ہی کی ہے، اللہ تعالیٰ ہی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، تھوڑی سی دقت ومشقت اور تکلیف اٹھا کر اس کو جلد اختتام کو پہونچا دیں تو زیادہ اچھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۵/ جولائی ۷۳ء ۱۴/ جمادی الثانیہ ۱۳۹۳ھ

بذل المجہود کی بیس جلدوں میں تقسیم:

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم .....بعد سلام مسنون

مولوی سعید انگار صاحب گرامی نامہ لے کر آئے اور خوش قسمتی سے لندن وفد کے ایک صاحب آئے اور صبح ہی مکہ ہوتے ہوئے مصر جائیں گے، میرا بڑا جی خوش ہوا کہ آپ کے خط کا جواب جلد پہونچ جائے گا، اس سے بڑا قلق ہوا کہ مجھ سے قاری سلیمان نے یہ کہا تھا کہ یہ دو دن یہاں ٹھہریں گے انہوں نے کہا کہ میں تو علی الصباح جارہا ہوں، اسی لئے عجلت میں یہ خط لکھوا رہا ہوں، دسترخوان باہر بچھا ہوا ہے کھانا رکھا جارہا ہے اور سب کو باہر کر کے میں خط لکھوا رہا ہوں کہ یہ خط ان کو اسی وقت مل جائے، بذل ۱۳/تا ۱۶/تینوں جلدیں پہونچ گئیں لیکن ڈاک والی ابھی تک نہیں پہنچی، البتہ ۱۳/ڈاک والی بھی پہنچ چکی۔

اس سے مسرت ہوئی کہ صاحب السعادہ راضی ہو گئے، ان سے میری طرف سے عرض کر دیں کہ مقصد تو کام سے ہے لینے والے کو جس میں سہولت ہو، بذل کی ہر جلد کی قیمت علاحدہ ہونا ضروری ہے، مگر اس کے لئے تاوقتے کہ یہ نہ معلوم ہو کہ قیمت کیا پڑی تجویز کرنی مشکل ہے، بذل مولوی نصیر کے یہاں سے تو بہت دیر میں آوے گی مولوی عبدالحفیظ کو کل مکہ بھیج رہا ہوں کہ آپ کی تینوں مطلوبہ جلدوں میں سے جو بھی مل جائے ان کے ہاتھ جلد بھیج دیں، اشتہارات ضرور مناسب عنوان سے دلوادیں علی میاں کا اس پر بہت زور تھا۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کتاب کی آپ نے بھی ۲۰/جلدیں تجویز کر

دیں علی میاں کا اس پر بہت زور ہے مگر انہوں نے بہت دیر میں خبر لی پہلے سے کہتے تو سہولت رہتی، مولانا بنوریؒ کے اوپر تقاضے تو میں بہت کر چکا ہوں مگر وہ سفر میں رہتے ہیں اب معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں، حالانکہ میں براہ راست بھی لکھوا چکا ہوں اور بھائی یحییٰ کے ذریعہ سے بھی، وہاں کے علماء سے تو علی میاںؒ واقف ہیں، یہاں علی میاںؒ سے تو کسی قسم کا مشورہ مشکل ہے، رابع کا انتظار تھا وہ جمعرات کو شاید آجائیں گے پھر سفر کا نظام بن جائے گا، اگر ان کے یہاں قیام میں آپ لکھتے تو مشورہ ہو جاتا۔

اس سے قلق ہوا کہ بذل میں ۱۵/دن کی مزید تاخیر ہو جائے گی میں تو سمجھ رہا تھا کہ جو مطبع جلدی چھاپنے والا ہو اس کو آپ ساتویں دے دیں گے اور ساتھ ہی ساتھ نمٹ جائے گی، جناب محمد عاقل صاحب کی والدہ کے حادثۂ انتقال سے بہت قلق ہوا، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے، میری طرف سے مرحوم کے اعزہ کی تعزیت کر دیں۔

رقم کے سلسلہ میں میں پہلے لکھوا چکا ہوں، تعجب ہے کہ اب تک نہیں پہونچی، عبدالحفیظ تو آپ کے خط پر فوراً مکہ روانہ ہو گئے اور رقم بھیج کر تیسرے دن واپس آ گئے، علی میاں کا تو اب وسط اگست تک کسی جگہ قیام مشکل ہے اندازہ ہے کہ وسط اگست تک رائے بریلی پہونچیں گے۔

مولانا سعید انگار صاحب (۱) جب سے آئے ہیں ''کوکب'' کے متعلق بہت

---

(۱) مولانا سعید انگار عزیز گرامی مولانا عبدالرحیم کے راندیر جامعہ حسینیہ کے رفیق درس ہیں، ری یونین میں قیام ہے، اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے مسترشدین میں ہیں۔

زور باندھ رہے ہیں، اور عبدالحفیظ ان سے بھی چار قدم آگے، ان دونوں حضرات کی رائے یہ ہورہی ہے کہ دوسروں کی محتاجگی تو بہرحال محتاجگی ہے اپنا پریس قائم کیا جائے، رات بھی اس پر بہت دیر گفتگو ہوئی اور میں اس کا بہت سخت مخالف ہوں، میری رائے یہ ہے کہ: غم نداری بز بخیر۔

مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ کا تو مجھے بہت فکر لگا ہے اللہ تعالیٰ خیریت سے نمٹادے، میرے خط میں جس کا پرچہ ہوتا ہے فوراً پہونچتا ہے مگر مولانا عبدالرحیم صاحب براہ راست گجراتی میں خط لکھتے ہیں وہ نہیں پہونچتا، (مولانا کی اہلیہ حاملہ ہوگئی تھیں وہ بیچارے بذل کی خدمت میں مشغول رہتے تھے اس کی طرف اشارہ ہے)۔

میں نے پہلے بھی تم دوستوں سے کہا کہ کتاب کی تعریف تو جتنی کرو مگر میری مت کرو، فإن الحی لایؤ من علیه الفتنه، دعا تم دوستوں کے لئے بے کہے ہر وقت کرتا ہوں اور روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام بھی کثرت سے پیش کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۹/جولائی ۷۳ء ۱۸/جمادی الثانیہ ۱۳۹۳ھ

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون

آپ کے یا کسی اور کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ۲۸/رجب کو یہاں آنے کا ارادہ کررہے ہیں جس کی وجہ سے آپ کا برابر انتظار بھی رہا کہ اگر آپ کی آمد

ہوجاتی تو ملاقات ہو جاتی، اللہ کرے کہ یہ کتاب جلد نمٹ جائے اللہ تعالیٰ ہی تم دوستوں کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۳۱/اگست ۷۳ء ۲/شعبان ۱۳۹۳ھ

خاتمۃ البذل:

میں نے تقریباً ایک ماہ ہوا عبدالحفیظ کی مدد سے ''خاتمۃ البذل'' لکھ کر بھیجا تھا اس میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ میں نے اصلاح کے لئے علی میاں کے پاس بھیجا ہے، علی میاں کو اللہ تعالیٰ بہت ہی بلند درجات عطا فرمائے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے کہ وہ کابل کے لئے پابہ رکاب تھے پھر بھی انہوں نے نہایت عجلت میں میرے خاتمہ کو سامنے رکھ کر دوسرا خاتمہ لکھ کر بھیجا ہے، انہوں نے یہ بھی لکھا کہ بہت عجلت میں لکھ رہا ہوں، اگر اطمینان سے لکھتا تو اور اچھا لکھتا، علی میاں کا خاتمہ میں ۱۰/جون کی رجسٹری میں بھیج چکا ہوں امید کہ پہونچ گیا ہوگا، اب میرا والا منسوخ، یہی طبع کیا جائے گا، البتہ عبدالحفیظ نے یہ اشکال کیا ہے کہ کتاب کی طرف مؤنث ضمیر راجع کی گئی ہے اسے غور سے دیکھ لیجئے، اگر اس کا اعتراض صحیح ہو تو اصلاح کر دیجیو، اور توجیہ کی گنجائش ہو تو پھر اصلاح کی ضرورت نہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۵/جولائی ۷۳ء ۱۴/جمادی الثانیہ ۱۳۹۳ھ

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم بعد سلام مسنون!

عزیز عبدالحفیظ جمعرات کی شام کو آپ کے یہاں خیریت سے پہونچ گئے ہوں گے، ان کی بخیر رسی کا کل سے انتظار شروع ہوگیا اس لئے کہ آپ کے یہاں کا خط بعض دن تو بہت جلد پہونچ جاتا ہے، اور بعض دفعہ بہت دیر لگتی ہے، آج ۲۰ راگست دوشنبہ کی صبح بھائی یحییٰ کا ایک لفافہ پہونچا جس میں مولانا یوسف بنوری صاحبؒ کا بھی ایک خط تھا جس کو انہوں نے لکھا تھا کہ پہلے جو مسودہ بھیجا گیا تھا اس میں عجلت کی وجہ سے ایک صفحہ ٹائپ سے رہ گیا جو ارسال ہے، یہ صفحہ دو ورقوں کے بیچ میں آیا تھا اس لئے دو ورق بذریعہ رجسٹری ارسال ہے اور جو حصہ اس میں زائد ہے پہلے میں رہ گیا تھا اس پر ،من، الی سے نشان بھی لگوادیا تھا نیز سابقہ مضمون کی اصل تو آپ کے پاس بھیج دی تھی اس کا عکس میں نے رکھوالیا تھا، اس سے آج کی اصل کا مقابلہ کیا جو تصویبات نکلیں وہ بھی اس کے حاشیہ پر نقل کرادی ہیں، خدا کرے یہ خاتمۃ البذل ابھی تک طبع نہ ہوا ہو۔

تمہاری بخیر رسی اور مفصل حالات کا بھی شدت سے انتظار ہے اگر مدینہ کے پتے سے بھیجا ہوگا تب تو بہت دیر لگے گی، خدا کرے کہ سعودی کے پتے سے بھیجا ہو، جب سے سفر طے ہوا ہے میری طبیعت خوب خراب ہو رہی ہے اور ہونا ہی چاہئے تھی کہ اب سفر کا تحمل بالکل نہ رہا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۲۰ راگست ۱۹۷۳ء ۲۱ ررجب ۱۳۹۳ھ

حضرت شیخ کا گرامی نامہ ہندوستان واپسی پر:

مکرم محترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم .....بعد سلام مسنون!

آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۲۷ نومبر رجسٹری پہونچکر موجب منت ہوا، مگر چونکہ آپنے ۲۱ ردسمبر کو بمبئ سے براہ حجاز پہونچ کر لکھا ہے، اس لئے راستے میں کسی جگہ جواب ملنے کی توقع نہ تھی، اس لئے بمبئ جواب لکھوا رہا ہوں، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ نے گھر پر سب کو بعافیت پایا، اللہ کا شکر ہے آپکو معلوم ہے آپ کی اس طویل غیبت کا میرے اوپر کتنا بار رہا میں تو بار بار لکھتا رہا کہ آپ تو شعبان ہی میں گھر پہونچ جائیں، کہ آپ کے بُعد عن الوطن کا اثر مجھ پر بہت ہو رہا تھا، مجھ پر احسان عظیم طبع حواشی کا ایسا ہے، جس کے بارے میں کبھی بھی سبکدوش نہیں ہوسکتا، اللہ تعالی ہی آپ کو آپ کے اس احسان عظیم کا دونوں جہان میں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماوے۔

آپ کے خط سے مکان پہونچ کر طبیعت کی ناسازی کا حال معلوم ہوا، اللہ کرے اب طبیعت اچھی ہو، آپ نے مکہ مکرمہ کے قیام کے جو مصالح لکھے ہیں ان سے مجھے انکار نہیں، اللہ تعالی آپ کے عزائم اور امیدوں کو پورا فرمائے، اور رابطہ کا قیام آپ کے لئے اور آپ کا قیام رابطہ کے لئے موجب خیر و برکت بناوے۔

تم نے لکھا کہ میرے علمی مخطوطات کی اہم نقل میرے پاس موجود ہیں، میرے یہ مخطوطات بہت اہم اور بہت ضروری ہیں مگر میں اپنے امراض بالخصوص آنکھوں کی وجہ سے ان سب کو اب ناقص چھوڑ چکا ہوں کہ اب ان کی نہ تکمیل کی کوئی

صورت نہ اس پر نظر کی کوئی صورت، یہ آپ نے صحیح لکھا کہ نسائی کی تقریر سب سے اہم ہے مجھے بھی اسکا بہت اہتمام ہے، نسائی کے متعلق حل کتاب کے سلسلے میں کہیں کچھ نہیں ملتا، مگر وہ مسودہ تو یادداشت کے طور پر تھا طباعت کی نوعیت کا الگ ہوا کرتا ہے، اور یادداشت کا الگ ہوا کرتا ہے، میرے بذل کے سارے حواشی یادداشتیں ہی تھیں، اگر تالیفی حیثیت سے لکھی جاتی تو زیادہ سہولت تھی، کہ پھر تو نظر ثانی کا ہی مرحلہ رہ جاتا، بذل کے حواشی میں بھی بہت سی چیزیں اس وجہ سے چھوڑنی پڑیں کہ وہ قابل مراجعت تھیں، نسائی کی تقریر کے متعلق میں نے عزیزان عاقل سلمان کو تقاضا کیا تھا کہ میرے بعد جسطرح بھی ہو ضرور طبع کرادینا کہ حل کتاب میں کوئی چیز نہیں ملی۔

آپنے جو میرے مخطوطات لکھے ہیں ان سب میں نسائی کی تقریر بہت اہم ہے اور مکمل بھی ہے، اور تو سب چیزیں ناقص، اللہ تعالی مبارک فرماوے قبول فرماوے ترقیات سے نوازے۔

میں دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ آپکے قیام میں ہر طرح کی مدد فرماوے سہولت فرماوے، مکارہ سے حفاظت فرماوے، صدق جدید کا تراشہ پہونچ گیا، الجمعیہ کا نہیں پہنچا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ ۸ دسمبر ۱۹۷۳ء ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ

رابطہ عالم اسلامی کے قیام کے زمانے کا ایک اہم مکتوب:

مکرم ومحترم جناب الحاج مولانا تقی الدین صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون!

طویل انتظار کے بعد محبت نامہ پہونچا، مجھے تعجب ہورہا تھا کہ تم نے جانے کے بعد بخیر رسی کی اطلاع بھی نہ کی، میرا خیال ہے کہ مدینہ خط بھیجنے کے لئے آپ سعدی سے پوچھتے تو زیادہ اچھا تھا کہ آنے والوں کے علاوہ کوئی اور طریقہ بھی ڈاک بھیجنے کا ہے، اس سے بہت مسرت ہے کہ ۴؍صفر سے آپ نے کام شروع کردیا، میرے ذہن میں تمہارے متعلق ایک بڑی اہم حدیث کی خدمت ہے مگر میں نے اب تک اس لئے نہیں کہا تھا کہ تم میں تلون مزاجی بہت ہے استقلال نہیں ہے، میرا خیال تھا کہ تم ندوہ میں یا ترکیسر میں یا کسی تیسری جگہ مستقل ہوجاؤ تو اپنا خیال ظاہر کروں، ''کوکب'' اور ''لامع'' کی طرح اپنے والد صاحبؒ کی ''تقریر ابوداود'' بھی جس کا نام عرصہ سے میرے ذہن میں "**الدر المنضود علی سنن أبی داود**" ہے طبع کرانے کا خیال ہے، میں تو اب اس قابل نہیں کہ اس کا واہمہ بھی کرسکوں کہ میں کروں گا، میرے ذہن میں علی میاںؒ اور مولانا یوسف بنوریؒ بہت دنوں سے آئے ہوئے ہیں، مگر دونوں کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ لبیک تو اتنی زور سے کریں گے کہ انتہا نہیں، مگر دونوں اتنے مشغول ہیں کہ ان کے بس کا بھی نہیں، تم چونکہ ''بذل'' کے حواشی نقل کر چکے ہو، ''بذل'' سے تم کو مناسبت بھی ہے اس لئے میرے ذہن میں اندر ہی اندر یہ خیال پک رہا تھا کہ اپنے والد صاحبؒ کی ''تقریر ابوداود'' آپ ہی کے حاشیہ سے طبع

کرادوں،اس وقت اتفاق سے مولانا عبدالحفیظ صاحب بھی میرے پاس تشریف فرماہیں، میں نے اس خیال کا اظہار کیا اورانہوں نے بہت زوروں سے تائید کی کہ بہت مناسب ہے آپ ضروران سے شروع کرادیں، میں نے طباعت ہی کے خیال سے سہارنپور سے عزیزان عاقل وسلمان کے ساتھ اپنے والدصاحبؒ کی تقریراوراس کی نقل منگارکھی تھی مگر وہ اس قدر بوسیدہ ہے کہ اس پر حاشیہ کا کام ہونا تو بہت مشکل ہے،اس لئے خیال یہ ہے کہ نقل کا عکس لے کرآپ کے پاس بھیجتا رہوں،اور بسم اللہ کر کے ملتزم پر دعا کر کے حطیم میں اس کی بسم اللہ کر دیجئے کہ آپ کوابوداود کے حواشی سے مناسبت بھی خاص ہوگئی مگرشرط یہ ہے کہ رابطہ کے کام میں اس سے حرج نہ آوے، اس لئے کہ وہاں سے آپ کی تنخواہ مل رہی ہے،اس لئے اس کا جو کام ہوگا وہ مقدم ہوگا،خالی اوقات میں آپ اس کام کوکریں،البتہ کچھ مقدار ہوجانے کے بعد اگر رابطہ والے اس کو پسند کرلیں اوراپنے اوقات میں اس کی اجازت دے دیں تو مضائقہ نہیں،اللہ کرے کہ آپ کی مساعی جمیلہ سے لامع اورکوکب کی طرح یہ بھی ٹائپ پر چھپ جائے لیتھو پر چھپنا تو آسان ہے،آپ کے خط میں یہ لفظ پڑھ کر کہ ''دماغ پر بہت اثر ہے کہاں پھنس گیا'' میرے اس خیال کواورتقویت ہوئی کہ انشاءاللہ،اللہ جل شانہ نے اگر مدد فرمائی تو حدیث پاک کا مشغلہ رہے گا،آپ نے اپنا پتہ نہیں لکھا،کوئی مستقل آپ کا پتہ ہوتو ضرور مجھے لکھ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ شب سہ شنبہ ۹۳ھ

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت عشاء کے بعد قاری سلیمان نے آپ کا محبت نامہ دیا، اگر یہ ایک گھنٹہ پہلے مل جاتا تو اسی وقت جنرل حق نواز صاحب مکہ گئے ہیں ان کے ہاتھ جواب بھیج دیتا، اخبار پہونچ گیا تھا اس کی رسید تو جنرل صاحب کے ہاتھ بھیج دی اور ان کے ساتھ وہ کاغذات بھی بھیج دئے جو اخلاص کے پاس تھے اور اصل کے دو جزء بھی، بقیہ تقریر غالباً عبدالحفیظ کے مکتبہ میں ہوگی اس لئے کہ وہ مجھ سے یہ کہہ کر لے گئے تھے کہ مکتبہ میں رہے گا اور وہیں سے نقل کیا جائے گا۔

عزیز عاقل کا خط آیا ہے، ان لوگوں نے آپ کے تحشیہ پر بہت زیادہ اظہار مسرت کیا ہے، میں تو اب تک کئی شخصوں سے پوچھ چکا تھا کہ شیخ صالح علمی آدمی ہیں یا نہیں، مجھے تو اب سب نے یہی بتایا ہے کہ وہ علمی آدمی نہیں ہیں اس لئے ''بذل'' ان کے پاس نہیں جاسکی کہ مجھ سے سب نے انکار کردیا، اس سے بھی تعجب ہے کہ شیخ حسن مشاط کے پاس اب تک کیوں نہیں گئی حالانکہ ان کا نام تو محمد علوی سے بھی پہلے تھا۔

عزیزان اسماعیل وحبیب اللہ کہتے ہیں کہ آپ ''بذل'' ان کو دینے کے لئے لا چکے ہیں، اگر اسباب السعادۃ وہاں کم ہو تو میرے پاس نسخے ہیں آپ لکھیں گے تو میں بھیج دوں گا اور جن جن کو آپ مناسب سمجھیں گے دے دیں گے، میرے خیال میں جب مولوی عبداللہ عباس ان کو دے چکے ہیں تو آپ اپنے نسخے مکتبہ کو واپس کر دیں، آپ کی خدمت میں تو ان شاء اللہ آٹھ دس نسخے آپ کی طلب پر بھیج سکتا ہوں۔

علی میاں کا نظام تو معلوم ہو گیا ہوگا، ۳ رمئی کے جہاز سے آنے کا برقیہ آیا

ہے، میرے خیال میں ''بذل'' کی خریداری کا بجائے اس کے کہ آپ کی طرف سے درخواست ہو رشید فارسی کو متوجہ کیجئے کہ وہ درخواست دے دیں، آپ کا کہنا تو میرا کہنا ہے، میرے خیال میں تو مولوی عبداللہ عباس سے بھی کہنے کی ضرورت نہیں آپ تو صرف رشید فارسی ہی سے کہیں۔

خدا کرے کہ آپ کو تقریر ابوداود مل گئی ہو رسید سے مطلع کریں، ''اوجز'' کی کوئی جلد ابھی تک نہیں آئی میں نے بھی تقاضے لکھے ہیں مگر ابھی تک تو پہلا ملزمہ بھی نہیں آیا، دعا ضرور کرتے رہیں، وعدہ تو انہوں نے سو صفحے روز کا کیا تھا، اس کے مطابق تو دو جلدیں اب تک ہو جانی چاہئے تھیں میں نے تو عبدالحفیظ کو کئی خط لکھے مگر جواب نہ آنے پر میں نے لکھا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مولوی تقی صاحب کو رابطہ سے چھٹی دلا کر دو ماہ کے لئے بھیجوں کہ پھر دوسرے دن دو متعارض خطوط آنے شروع ہو جائیں گے(۱)۔

آپ اس ناکارہ کی طرف سے روزانہ طواف کرتے رہتے رہیں، اللہ تعالیٰ ہی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، میں نے آپ کے پچاس ریال واپس کر دئے تھے اس کی رسید کا آپ نے ذکر نہیں کیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ شب یکشنبہ ۹۳ھ

(۱) حضرت شیخ نے مفتی محمود الحسن گنگوہی کے خط میں تحریر فرمایا ''جس طرح اللہ تعالیٰ نے بذل کی طباعت مولوی تقی سے لی، امید ہے کہ اوجز کی طباعت بھی انہیں سے پوری ہوگی'' الحمدللہ حضرت والا کی دعاؤں کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم .....بعدسلام مسنون

رات عشاء ہونے کے بعد الحاج محمد صالح دہلوی کی معرفت تمہارا دستی محبت نامہ پہونچا، اس سے مسرت ہے کہ مولانا محمد حسن کی تقریر بھی آپ کے پاس ہے، کوکب کے زمانے میں تو ان تقریروں سے کام لینے کی نوبت نہیں آئی مگر لامع میں بہت اہتمام سے میں نے اس کے اقوال کو جمع کیا ہے، ابوداود کے حواشی میں ضرور اس تقریر کے حواشی جو ''درمنضود'' کی تائید میں ہوں یا خلاف میں ہوں دونوں جمع کردیں، خلاف میں کوئی توجیہ سمجھ میں آوے تو لکھ دیں اور تائید سے مزید تقویت ہوگی۔

آپ نے لکھا کہ بذل کے حواشی بھی یہاں موجود ہیں اسی لئے میں نے آپ کا انتخاب کیا ہے کہ یہ تقریر بھی تقریباً بذل میں آئی ہوئی ہے، میرے خیال میں بذل میں جو عبارتیں یا مضامین اس سے نقل ہوئے ہیں حاشیہ پر اس کا حوالہ ضرور دے دیں اس سے مزید تقویت ہوگی، میرا جی چاہتا ہے کہ جلد پوری ہوجائے، نیز اس کی طباعت کا بھی مکہ مکرمہ میں ساتھ ہی ساتھ اہتمام ہوجائے تو زیادہ اچھا ہے گو گراں پڑے، اس لئے کہ مصر یا بیروت وغیرہ میں پھر ایک آدمی طبع کرانے والا چاہئے، سہارنپور میں تو کوئی نظر ثانی کرنے والا نہیں، میرا وہاں قیام ہوتا تو آسان تھا، اگر تمہاری رائے ہو اور تم کارآمد سمجھو تو ندوہ میں نظر ثانی کا اہتمام ہوسکتا ہے اور اس صورت میں پھر طباعت بھی ندوہ میں ہی آسان ہوسکتی ہے، مولوی عبدالحفیظ صاحب آجائیں تو ایک بات طے کرکے مطلع کرو میرے خیال میں تو نظر ثانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ مکہ کی مشین بھی خراب ہوگئی ہے بندہ نے تو ان کو

پہلے ہی اس کا مشورہ دیا تھا کہ اس مشین کو فروخت کر دیں، یہی آسان ہے کہ ہمیں جس کا فوٹو لینا ہوگا لے لیں گے، رابطہ کے اجتماع کا حال معلوم ہوا مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ اس اجتماع کا مقصد کیا ہے اور ہندوستان سے مودودی اور اہل حدیث دو ہی جماعتیں آرہی ہیں یا کوئی اور، پاکستان سے کس کس کو، معلوم نہیں علی میاں کسی میں شمار ہو سکتے ہیں یا نہیں، معلوم نہیں فلپائن کے مسلمانوں پر جو آپ نے مقالہ لکھا ہے اس کا موضوع کیا ہے۔

یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے، امید ہے کہ شیخ صالح کی واپسی پر ۲۰۰ ریال پورے ہو گئے ہوں گے، اس سے بھی مسرت ہوئی مدیر المال کو بھی آپ کی اہمیت محسوس ہوئی یہ بھی آپ کی ترقی کے لئے مفید ہوگی، امید ہے کہ علوی مالکی سے تفصیلی ملاقات ہوگئی ہوگی اور جونیہ کے نکاح کے سلسلہ میں ان کا اشکال معلوم ہو گیا ہوگا، نیز یہ کہ لامع سے ان کا اشکال حل ہو گیا یا نہیں؟ امید ہے کہ محمد الحافظ نے بھی آپ کی تجویز کے موافق بذل پر کچھ لکھ دیا ہوگا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ بھائی صالح دہلوی کی وجہ سے آپ کو قیام میں سہولت ہوگئی اللہ کا شکر ہے، معلوم نہیں آپ کا مستقل پتہ جو اقرب ترین ہو رابطہ کا ہے یا کوئی دوسرا، امید ہے کہ مولوی عبدالرشید نعمانی کے خط کا جواب جا چکا ہوگا، میری طبیعت ہفتہ عشرہ سے کچھ خراب چل رہی ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۳/ مارچ ۷۴ء ۱۸/ صفر ۱۳۹۴ھ

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین مدفیوضکم .....بعد سلام مسنون

بھائی صالح جو آپ کا خط لائے تھے اس کا جواب تو اگلے ہی دن بھیج دیا تھا، ممکن ہے کہ مل گیا ہوگا، امید ہے کہ مولوی عبدالرشید نعمانی کے خط کا جواب بھی آپ نے بھیج دیا ہوگا، انہوں نے اوجز کے مقدمہ میں یہ سوال کیا تھا کہ اس میں قال صاحب الغرائب کی عبارت ہے یہ کیا کتاب ہے اور کہاں ہے، ان کو تو میں نے جواب لکھ دیا تھا کہ ؎

جو پڑھا لکھا تھا ایاز نے اسے صاف دل سے بھلا دیا

اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ عاقل کو لکھ رہا ہوں کہ میرے مسودہ کے حاشیہ پر ایسی چیزیں ہوا کرتی ہیں، آج عاقل کا جواب آیا کہ غرائب نہ تو آپ کے کتب خانہ میں ملی نہ مدرسہ میں ملی لیکن اوجز کے مقدمہ کے مسودہ میں قال صاحب الغرائب کا لفظ کئی جگہ آیا اور ہر جگہ اس کے صفحے بھی پڑے ہوئے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسودہ کے وقت کتاب آپ کے سامنے تھی مجھے سوچ سے یاد نہیں آیا کہ یہ کتاب کیا تھی، آپ کے پاس بھی چونکہ میری کتابوں کی معلومات بہت زیادہ ہیں اگر آپ کو یاد ہو تو مطلع کریں کہ میں عاقل کو لکھوں، اتنا تو لکھا ہے کہ کئی جگہ ہے مگر یہ نہیں لکھا کہ کہاں کہاں ہے اگر آپ دو چار جگہ صفحے سطر لکھ دیں جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہو اور یہ بھی کہ ٹائپ کے ہیں یا لیتھو کے، تو دو تین جگہ کی عبارت سن کر کے پھر یاد آجاوے۔

سنا ہے کہ آپ کے یہاں کوئی رابطہ میں کانفرنس ہو رہی ہے لیکن یہ پتہ نہیں چلا کہ علی میاں اس میں مدعو ہیں یا نہیں، مولانا ابواللیث کا نام تو سننے میں آرہا ہے، معلوم نہیں کہ جن صاحب کے متعلق رسالہ میں لکھنے کا وعدہ کیا تھا لکھا یا نہیں، معلوم

نہیں سید علوی (۱) سے ''لامع'' کے متعلق کیا گفتگو ہوئی وہ اس سے مطمئن ہوئے یا نہیں ان کا اشکال تم نے تو لکھا نہیں نہ انہوں نے بتایا۔

عزیز عبدالحفیظ ابھی آئے انہوں نے بتایا کہ وہ اس دوران مدینہ میں آئے بھی مگر مجھ سے ملاقات نہیں ہوسکی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۲۰/مارچ ۷۴ء ۲۵/صفر ۱۳۹۴ھ

مکرم ومحترم جناب مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون !

رات عشاء کے وقت گرامی نامہ مع ۵۰/ریال اور اخبارات کے پہونچا، آپ کی ریال تو واپس ہیں اس لئے کہ یہ ناکارہ ہمیشہ دوستوں کی پہلی تنخواہ کا حصہ دار رہا ہے، آپ اس سے کہیں زیادہ بھیج چکے ہیں اب: **ان لزوجک علیک حقاً الحدیث**، اوروں کے حقوق ادا کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقیات سے نوازے، مٹھائی ابتدائی تقرری کی ہوا کرتی ہے اگرچہ یہ آپ کی ابتدائی تقرری نہیں تھی مگر بوریوں سے کرسیوں پر اور دریوں سے قالینوں پر ترقی تو تھی ہی۔

(۱) یہ مکہ مکرمہ کے مشہور عالم ڈاکٹر سید علوی مالکی ہیں ''الکنز المتواری'' (۱۸/۲۷۱) رقم الحدیث (۵۲۵۵) کی عبارت سے مطمئن ہوگئے، حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ سے اجازت حدیث بھی لی تھی، ان کے والد مرحوم اور یہ خود حضرت شیخ کے بہت معتقد تھے۔

مولانا ابواللیث ندوی امیر جماعت اسلامی ہند کی حضرت شیخ سے ملاقات:

مولوی ابواللیث کی مکرر آمد کل شب میں غالباً ہوئی تھی، وہ کل جمعرات کو عصر کے بعد کی مجلس میں آئے تھے، میں تو پہچانتا نہیں تھا، انہوں نے ایک دم کھڑے ہو کر اپنا تعارف کرایا اور ملاقات کا وقت دریافت کیا، میں نے کہا کہ جمعہ کو تو وقت نہیں ملے گا پرسوں شنبہ کی صبح تشریف لاویں، انہوں نے کہا کہ جمعہ کے بعد واپسی ہے، چونکہ آپ پہلے ہی لکھ چکے تھے کہ انہیں ملنے کا اشتیاق ہے اگر آپ نہ لکھتے تو میں اہتمام نہ کرتا، اس لئے میں نے ان سے کہا کہ عشاء کے بعد کھانا یہیں نوش فرماویں، انہوں نے کہا کہ مغرب کے بعد ایک اجتماع میں جانا ہے کھانے کا تو حال معلوم نہیں میں نے کہا کہ عشاء کے بعد آسکتے ہوں تو ضرور آویں چنانچہ وہ عشاء کے بعد مع اپنے دو رفقاء کے آ گئے کھانے میں شریک ہوئے اور آج بعد جمعہ مکہ واپس چلے گئے وہ کچھ بتاویں تو ضرور لکھیں۔

آپ کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ آپ کے پاس تقریر کے دو صفحے ہیں بہت قلق ہوا اور عبدالحفیظ پر غصہ بھی آیا کہ وہ تو مجھ سے کہہ گیا تھا کہ ناقل میری دوکان پر نقل کر کے دیتا رہے گا، آپ کے خط پر مولوی حبیب اللہ نے بتایا کہ ناقل تو مدینہ میں ہے بڑی دیر تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ وہ صاحب مکہ گئے ہیں معلوم نہیں کب آئیں گے، میرا بھی خیال تھا کہ علی میاںؒ کی آمد تک ایک دو جز ہو جائیں تو ان کو دکھلا کر مشورہ حاصل کیا جائے مگر عبدالحفیظ بڑا ہی مغفل ہے، معلوم ہوا کہ وہ صاحب نقل کے کچھ اجزاء تو مولوی حبیب اللہ کو دے گئے مگر منقول عنہ انہیں کے پاس ہے ورنہ میں وہ اور منقول عنہ

بھیج دیتا، خدا کرے وہ جلد آ جائیں تو ان سے لے کر آپ کے پاس بھیج دوں گا۔

عزیز عبدالحفیظ کے یہاں خط کا دستور ہے نہیں، البتہ ان کا برقیہ آیا تھا کہ طباعت شروع ہوگئی ہے اخبار العالم اسلامی کے اڈیٹر کو جو مضمون دیا ہے اس کا تراشہ ضرور بھیج دیں، یہ بھی تحقیق کریں کہ عزیز اسعد کی تقریر رابطہ میں پہونچی یا نہیں اور طبع کیوں نہیں ہوئی، مولوی اسعد نے غلاف کعبہ کا تو ذکر کیا تھا جبہ کا ذکر نہیں، البتہ جلالۃ الملک (۱) کے نکیر کا حال مولوی اسعد نے بھی یہاں ذکر کیا تھا۔

ظفر الاسلام صاحب کو آپ خط لکھیں تو میری طرف سے بھی سلام مسنون لکھ دیں، آپ نے ایک دفعہ یہ بھی ذکر کیا تھا کہ رابطہ (۲) بذل کے کچھ نسخے خریدنے کا ارادہ کر رہا ہے اب تک تو اجتماع کی کارروائی میں مشغول تھا، شیخ رشید فارسی کی روایت سے آپ نے نقل کیا تھا اگر کسی وقت موقع ہو تو آپ بطور خود دریافت کر لیں۔

معلوم ہوا کہ رشید فارسی صاحب مؤتمر میں شریک نہیں ہوئے کیوں؟ تم نے پہلے خط میں مولوی..... سے اپنی سخت گفتگو کا ذکر کیا تھا میں نے آپ کو بہت پہلے لکھا تھا کہ: مرغ زیرک گر بدام افتد تحمل بایدش۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم: حبیب اللہ ۱۹/اپریل ۱۹۷۴ء ۲۶/ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

---

(۱) ملک شاہ خالد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں۔

(۱) الحمدللہ رابطہ عالم اسلامی کو بذل المجہود اوجز المسالک و بخاری شریف وغیرہ ایک خاص مقدار میں سمو الشیخ سلطان بن زاید آل نہیان کے دیوان سے ھدیۃ بھجوائی گئی ہیں۔

رابطہ عالم اسلامی کے قیام کے زمانے کا مکتوب:

عنایت فرمایم جناب الحاج مولانا تقی الدین صاحب مدفیوضکم بعد سلام مسنون!

آج جمعہ سے پہلے حاجی نجم الہدیٰ صاحب کے نواسہ کے ہاتھ تین لفافے پہونچے، ایک علی میاں کے نام ایک قاضی صاحب کے اور ایک میرے نام، اس کو ریاض جانے کی جلدی تھی وہ تینوں خط مجھے دے دیا، میرے نام جو آپ کا خط تھا اس کو پڑھ کر بہت مسرت بھی ہوئی اور بہت قلق بھی ہوا، مسرت اس واسطے کہ آپ نے تحریر فرمایا کہ اصل تقریر کا فوٹو بہت اچھی طرح آ سکتا ہے، قلق اس بات کا کہ یہ بات بہت تاخیر سے معلوم ہوئی، یہاں سال بھر کی مختلف کوششوں کے باوجود بھی یہی معلوم ہوتا رہا کہ اس کا عکس نہیں آئے گا چنانچہ آپ کے خط پر پھر ایک صفحہ عکس کے لئے بھیجا اس نے کہا کہ کاغذ خراب ہے اس کا عکس نہیں آ سکتا، البتہ اہل مطابع کے یہاں ایسی مشین ہوتی ہے جن پر اس سے زیادہ ردی کاغذ کا عکس آ سکتا ہے۔

آپ کے خط پر مجھے تو یہ جوش آیا کہ میں ہی کسی طرح اڑ کر کتاب آپ کو دے آؤں، مجھ سے پہلے کوئی معتبر ملے گا تو بھیج دوں گا، حکیم یامین صاحب کے پاس سے تین سو ریال کی رسید آ گئی، بندہ کے خیال میں فی صفحہ ایک ریال زیادہ نہیں ہے، اور بقول آپ کے پوری کتاب پر کچھ کمی ہو جائے تو سونے پر سوہا گا، مگر آپ نے لکھا کہ اصل اور نقل میں ترتیب میں کچھ فرق ہے، اس میں یہ ضروری ہے کہ اصل یا نقل پر مدار نہ رکھیں بلکہ کتاب سے مقابلہ کریں کہ کون سا قول مقدم ہے کون سا مؤخر، مَلِک صاحب (۱) کے حادثے

(۱) یہ مولانا عبدالحفیظ صاحب کے چچا مرحوم کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے تھے، اور مولانا کے بھائی محمد کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا۔

کے متعلق جتنا رنج وقلق ہو کم ہے اور اس کے ساتھ ہی مَلِک صاحب کا صبر واستقلال جو کثرت سے سن رہا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو مزید صبر واستقلال کی توفیق عطا فرمائے، عزیز محمد کی صحت کے لئے بہت اہتمام سے دعائیں کرائی جارہی ہیں۔

آپ بھی ملتزم پر عزیز محمد کی صحت کے لئے اہتمام سے دعا کریں، علی میاں میرے ساتھ ہی آئیں گے اور انہوں نے مولوی عبداللہ عباس کو میرے ذریعہ سے اور براہ راست بھی خط لکھوادیا ہے مگر مولانا عبداللہ عباس صاحب کو آپ براہ راست بھی کہہ دیں اور عزیز عبدالحفیظ کے ذریعہ بھائی یونس (۱) سے کہلا دیں کہ یہاں سے روانگی بہت مشوروں اور مصالح کے تحت علی میاں اور قاضی صاحب کے مشورے سے جمعہ ۲؍جون کو مغرب کی نماز پڑھتے ہی تجویز ہوئی ہے اور رات کا کھانا اور سونا بدر میں ہے شنبہ کے دن عصر پڑھتے ہی ان شاء اللہ بدر سے روانگی ہے، حافظ عبدالستار صاحب بھائی یونس صاحب اس نظام کے تحت اپنی یہاں آمد کے متعلق جو چاہے نظام بنالیں یہ میں نے اس لئے لکھوایا کہ آج جمعہ کے وقت معلوم ہوا کہ قاضی صاحب نے بھائی یونس کو جمعرات کو آنے کا ٹیلیفون کردیا اور جب میں نے پوچھا کہ آپ نے ایک دن پہلے کیوں بلایا تو فرمایا کہ احتیاطاً، مبادا یہ حضرات مختلف روایت سے پریشان ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: حبیب اللہ ۱۷؍مئی ۱۹۷۴ء ۲۴؍ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ

(۱) بھائی یونس دہلوی ہیں، ان کے پورے خاندان نے حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کے قیام حرمین شریفین میں بہت خدمت کی، جزاہم اللہ خیرا۔

عنایت فرمایم الحاج مولوی تقی الدین صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون!

عرصہ ہوا میں نے عزیز عبدالحفیظ سے مطالبہ کیا تھا کہ شیخ حسن مشاط (۱) کی بذل کیوں نہیں گئی حالانکہ وہ تو علوی سے مقدم تھے، عبدالحفیظ نے کہا تھا کہ ابھی جا کر دے دوں گا میں تو مطمئن تھا اور جب مولوی حبیب اللہ مولوی اسماعیل جدہ گئے تھے اور آپ سے ملاقات ہوئی تھی تو مجھے تو یوں یاد پڑتا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں نے پہونچادی یا پہونچا رہا ہوں، مگر آج ۳ رمئی جمعہ کے دن عصر کے بعد شیخ مشاط اور شیخ رشید فارسی مع چند رفقاء کے آئے، شیخ رشید فارسی نے بذل المجہود کا پھر ذکر کیا میں نے اپنے خیال کے موافق تو کہہ دیا کہ شیخ کے پاس سے پہونچ چکی مگر انہوں نے انکار کر دیا جس سے تعجب ہوا، میں عبدالحفیظ سے پوچھ رہا ہوں کہ وہ پہونچانا بھول گئے یا کسی اور کے حوالے کر گئے اور قاصد بھول گیا احتیاطاً لکھوا رہا ہوں ورنہ آپ کی تو علی میاںؒ کے ساتھ آمد کی امید ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: حبیب اللہ مئی ۷۴ء

---

(۱) مکہ مکرمہ کے بڑے عالم تھے، حرم مکی میں مدرس تھے۔

اپنی پریشانی کا حضرت سے خط میں اظہار و درخواست دعا:

اس زمانہ میں ایک خط جو ذہنی پریشانیوں کے اظہار پر مشتمل تھا اور دعا کی درخواست کی تھی اس کا جواب حسب ذیل آیا۔

میں گو رہا رہیں ستم ہائے روزگار
لیکن تمہاری یاد سے غافل نہیں رہا

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون!

تمہارا محبت نامہ (ایر لیٹر) مؤرخہ ۱۶/اپریل کئی دن ہوئے پہونچا تھا میری طبیعت کچھ روز افزوں ضعف کی وجہ سے گرتی تو جاتی ہے، لیکن ۲۴/اپریل کو آنکھ کا آپریشن ہوا تھا، اس کے بعد سے طبیعت بہت ہی زیادہ گری ہوئی ہے، سہارنپور تو تقریباً پندرہ دن ہوئے خط لکھوادیا تھا کہ میرے آپریشن کے زمانے میں میرے خط کا انتظار نہ کریں۔

عاقل وسلمان کو کہہ دیا تھا کہ وہ لکھتے رہیں، البتہ پرانی عادت عزیزان مولوی حبیب اللہ ومولوی اسماعیل سلمہما سے ڈاک کے آنے کے وقت تو یہ ضرور پوچھ لیتا ہوں کہ کس کس کی ہے، اور پھر باوجود طبیعت کے اِباء اور اضمحلال کے ایک دو خط سن لیتا ہوں جو ضروری سمجھتا ہوں، دو تین دن ہوئے تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۶/اپریل کو پہونچا تھا سن تو اسی وقت لیا تھا مگر جواب کی ہمت اب تک بھی نہیں مگر مولوی اسماعیل پرسوں سے مسلط ہیں کہ تقی کا جواب تو لکھوا ہی دیں وہ پریشان ہیں، تمہاری پریشانی کا تو مجھے خود بھی احساس ہے، اور تمہارے خط کا بہت جلد جواب بھی لکھوانا چاہتا ہوں۔

مگر تمہاری ایک مشکل یہ ہے کہ معلوم نہیں مخدوم جہانیان جہاں گشت کا کہاں کا دورہ ہے کہ تمہارا آخری خط مجھے اعظم گڑھ سے لکھا ہوا پہونچا، ندوہ وغیرہ کے احباب نے بھی لکھا تھا کہ تم اعظم گڑھ میں کسی کام میں مشغول ہو، اعظم گڑھ تمہیں خط لکھوادیا تھا وہ مدینہ کے ڈاکخانے میں پہونچا ہی ہوگا کہ مولوی حبیب اللہ جو اس وقت کہ ڈاک لائے اس سے معلوم ہوا کہ آپ بسلسلۂ تبلیغ نظام الدین پانچ چھ دن کے لئے مقیم ہیں اور دوسرے دن معلوم ہوا کہ آپ حیدرآباد تشریف لے جارہے ہیں، یہ خط آپ کا دہلی سے آیا ہوا ہے، اور بعد میں معلوم ہوا دہلی سے رائے بریلی ہوتے ہوئے آپ گھر پہونچ گئے۔

میرے عدم انشراح کا مطلب؟ میں نے تو ابھی تک سمجھا نہیں، حالانکہ کئی دفعہ آپ سے بھی پوچھ چکا ہوں اور لکھنؤ کے حضرات سے بھی پوچھ چکا ہوں اور بڑی تفصیل سے بار بار یہ مضمون لکھوا بھی چکا ہوں کہ عدم انشراح کا مطلب اگر عدم ذوق ہے تو انکار نہیں، مگر میرے ذوق کے افراد اب سہارنپور اور دیوبند کہیں بھی نہیں ملتے، بلکہ اپنی عدم ذوقی سے خود ہی نالاں ہوں، جو مناظر آنکھوں سے دیکھے ہیں اور جن میں پرورش پائی ہے وہ اب ملتے نہیں، اس کی وجہ سے خود اپنی زندگی سے بھی نالاں ہوں۔

بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ کے خطوط میں ان لوگوں کی طرف سے بے توجہی، خلاف وعدگی وغیرہ کی شکایات ہوتی ہیں اور ان حضرات کے خطوط میں آپ کی ناقدری کی، میں تو آپ سے بھی بار بار لکھ چکا ہوں۔

مرغ زیرک گر بدام افتد تحمل بایدش
من تواضع للہ رفعہ اللہ

اپنے کو ناچیز و نااہل بنا کر کہیں پڑ جاؤ، عزت و ذلت رزق سارا اوپر سے ملتا ہے، اپنی کوشش سے کچھ نہیں ہوتا، تمہارے اوقات کے ضائع ہونے کا مجھے بہت ہی قلق ہو رہا ہے، میرا خود قیام جو ہے مٹر گشت رہ گیا ہے، ہندوستان میں یا حجاز میں مستقل کسی جگہ قیام ہو جاتا تو ''درمنضود'' کی تکمیل آپ سے کرانے کی کوشش کرتا مگر اپنی حالت خود ایسی تشتت کی گزر رہی ہے کہ اپنی نا اہلیت حرمین شریفین میں مستقل قیام نہیں ہونے دیتی اور ضعف و امراض کی کثرت سہارنپور میں کوئی کام نہیں کرنے دیتی، ایسی حالت میں کسی دوسرے کو اپنے ساتھ کیا پریشان کروں۔

مالک سے ضرور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دلجمعی و یکسوئی کے ساتھ اپنے پاک رسول ﷺ کے کلام کی خدمت کے لئے قبول فرمالے تو اس کے کرم سے بعید نہیں، علی میاں سے جو تعلق آپ کو رہا ہے اس میں کمی نہ آنے دیں اور ان کی طرف سے اگر کوئی بات پیش آجائے تو اس کو معذوری اور مجبوری پر محمول کریں کہ جہاں تک میرے علم میں ہے، علی میاں کو بھی آپ سے تعلق ضرور ہے، اور وہ آپ کی صلاحیتوں کے قدرداں بھی ہیں، مگر آج کل دور شرور و فتن ہے، ہر شخص اپنی جگہ پر قدم پھونک پھونک کر رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جگہ میسر فرمائے، تم نے یہ صحیح لکھا ہے کہ ﴿ما اصابکم الآیۃ﴾ قصور کو ہمیشہ اپنی طرف منتقل کرنا چاہئے، اور مالک سے نہایت الحاح اور عاجزی کے ساتھ مانگتے رہنا چاہئے اور استغفار اور گناہوں سے جتنی ندامت میسر ہو جائے مالک کا احسان ہے۔

معلوم نہیں ''الامام البخاری'' جو دمشق بھیجا تھا اس کا کوئی جواب آیا یا نہیں آپ نے متعدد خطوط میں لکھا تھا کہ شاہ معین اللہ صاحب پر آپ نے کچھ لکھا ہے وہ

بھی ابھی تک نہیں پہونچا اگر چہ آپ نے لکھا ہے کہ دوسرا خط لکھنؤ سے لکھوں گا، اور مجھے اس کا انتظار بھی کرنا چاہئے تھا، مگر آپ کی پریشانی کی وجہ سے مولوی اسماعیل نے بہت ہی ضعف اور گرانی میں خط لکھوا ہی دیا، والدہ اہلیہ اور اعزہ سے سلام مسنون کہہ دیں یہ ناکارہ سب کے لئے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: حبیب اللہ ۷ رمئی ۷۵ء ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

ابوظبی پہونچنے پر حضرت شیخ کا پہلا والا نامہ:

حضرت شیخ رحمہ اللہ کو میری فکر تھی، یہ ناچیز اپنے یہاں کے حالات سے مطلع کرتا رہتا تھا، جواب آیا۔

عنایت فرمائم مولوی تقی الدین ندوی سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۴ رجون آج ۳ رجولائی ۱۹۷۵ء کو پہونچا، اس سے تمہارے دو خطوں کا جواب ایک وہ جو تم نے ہندوستان سے روانگی کے وقت لکھا تھا، جس میں لکھا تھا کہ پتہ دوسرے خط میں لکھوں گا اور دوسرا شارقہ سے لکھا تھا، ان دونوں کا جواب ۲۵ رکو جا چکا ہے پہونچ گیا ہوگا، گھر والوں کا سفر کا شاق ہونا قرین قیاس ہے، مگر مجبوری ہے، امید ہے کہ آپ کی ملازمت کے کاغذات سب مکمل ہو گئے ہونگے، اور تنخواہ اور کام کی تعیین بھی ہوگئی ہوگی، رائے بریلی کا قیام تو مفید ہونا چاہئے

تھا، ابوظبی ہو یا کوئی دوسری جگہ وہاں یہ حالت نہ ہوگی یہ تو ظاہر ہے ماحول کا اثر ہوتا ہے، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ وہاں کا قیام دارین کے اعتبار سے جومفید ہواس کے اسباب مہیا فرمائے، آپ نے لکھا کہ یہ اقدام مجبوری میں کیا، ظاہر ہے اللہ تعالی ہی مدد فرمائے گا، آپ نے ابوظبی کے قاضی صاحب کی خدمت میں مدرسہ کا وفد بھیجنے کا جومشورہ لکھا ہے، یہ ناکارہ تو اس کا کچھ زیادہ موافق نہیں ہے، اس لئے کہ مدرسہ مظاہر علوم والوں کو اس قسم کی چیزوں سے مناسبت نہیں (۱) یا یہ چیزیں تو بڑی مشق کی ہوتی ہیں، جب امیر سعود ہندوستان گئے تھے، اس وقت مجھ سے پیشکش کی گئی تھی کہ اگر تو کہے تو مظاہر علوم ہم لا سکتے ہیں، میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم بادشاہوں کے استقبال کا تحمل نہیں کر سکتے تاہم اب نیا خون ہے، آپ کا خط سہارنپور بھیج رہا ہوں اگر وہ مناسب سمجھیں تو بھیج دیں گے، میں غالبًا پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ اپنی طبیعت کے اضمحلال اور امراض کے باوجود ۶ راگست کو جدہ سے بمبئی کا وعدہ ہے اور ارادہ کرلیا ہے، صرف اطلاع مقصود ہے، علی میاں ابھی تک تو یہاں آئے نہیں، وسط جولائی تک خبر سن رہا ہوں، مولوی عبدالحفیظ صاحب یہاں نہیں ہیں، ریاض گئے ہوئے ہیں ان کی آمد پر یاد رہا تو پیام پہونچادوں گا، امید ہے کہ ڈاکٹر شوکت صاحب کی معرفت محدثین عظام مل جائے گی، آئندہ مدینہ کے پتہ پر مجھے شاید خط نہ ملے، مکہ مکرمہ کے پتہ پر مل جائے گا، یہ ناکارہ آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ فقط والسلام

زکریا بقلم: محمد اقبال ۳ / ۵ / ۱۹۷۵ء

(۱) بعد میں مولانا محمد شاہد مظاہری اور مولانا عبدالحفیظ مکی کے ہمراہ وفد آیا، اچھی خاصی امداد بھی ہوئی۔

حضرت شیخ کا مدرسہ خلیلیہ کے سلسلہ میں اہم مکتوب گرامی:

عنایت فرمائم سلمہ..... بعد سلام مسنون!

اس وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۶ رنومبر مدینہ پاک سے لوٹ کر مجھے مکہ مکرمہ میں ملا، تم نے اس خط میں حج پر آنے کا ارادہ لکھا مگر حج پر تو آنا نہیں ہوا، خیال میرا بھی تھا کہ شاید لکھنؤ سے واپسی پر حج کرتے ہوئے آپ ابوظبی پہونچیں، اس سے بہت قلق ہوا کہ ابھی تک وہاں مکان نہ مل سکا، اللہ تعالیٰ جلد میسر فرمائے، قاضی صاحب کی خدمت میں بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون کہہ دیں، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ بارہ تسبیح کے ذکر پر پابندی ہورہی ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے مزید ترقیات سے نوازے، فتنہ مودودیت کے متعلق آپ نے جو لکھا میرے خیال میں بھی وہ ایک مکتوب ہی تھا، مگر بہت سے لوگوں نے اس قسم کا مضمون لکھا جو آپ نے لکھا، علی میاںؒ نے بھی لکھا کہ بہت جدید معلومات اس سے حاصل ہوئیں، مولانا بنوریؒ نے تو بہت پسند کیا اور سنا ہے کہ وہ عربی میں اس کا ترجمہ کرا کر عرب ملکوں میں شائع کرنے کا ارادہ کررہے ہیں، آپ کے صاحبزادوں اور بھتیجہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ علم وعمل کی دولت سے مالامال فرمائے، اپنی رضا ومحبت عطا فرمائے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

آپ کے مدرسہ خلیلیہ (۱) کی ترقی اور استحکام کے لئے بھی دعا کرتا ہوں،

(۱) ہمارے گاؤں مظفر پور اعظم گڑھ کے مکتب کی طرف اشارہ ہے، ہمارے گاؤں کے اس مکتب کے چلانے کا کوئی انتظام نہیں تھا، ایک مدرس کی تنخواہ کا انتظام ہی دشوار تھا، مگر حضرت والا کی اس دعا کا اثر یہ رہا کہ آگے چل کر وہاں جامعہ اسلامیہ اور مرکز الشیخ ابی الحسن الندوی کا وجود ہوا، جس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو ہر نوع کی ترقیات سے نوازے اور آپ کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے اوجز تو ایسی بری طرح بیروت کے ہنگاموں کی نذر ہوئی کہ اس کے آنے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوتی، عبدالحفیظ سے میں بھی تقاضا کرتا رہتا ہوں، مگر وہاں کی مسلسل جنگ کی وجہ سے نہ تو تار کا جواب آتا ہے نہ خطوط کا، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اس کو جلد از جلد پہونچادے، بہت سے احباب کا بہت تقاضا رہتا ہے، مگر مجبوری ہے، چونکہ وہاں رقم پھنسی ہوئی ہے اس لئے دوسری جگہ چھپوانے کی بھی ہمت نہیں ہوتی، بہت اہتمام سے دعا کریں کہ جلد کوئی خلاصی کی صورت ہوجائے (۱)، آپ نے اس ناکارہ کی کتابوں کو جشن کے موقع پر مناسب لوگوں میں ہدیہ کردیا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، مولوی عبدالحفیظ کے نام کا پرچہ اپنے اس خط کے ساتھ ان کو دے دوں گا، آج تو وہ جدہ گئے ہوئے ہیں کل کو آئیں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء ۱۷ر ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

(۱) اوجز المسالک کی جلد اول وثانی کی قاہرہ میں طباعت ہوئی، مگر بذل کی طباعت کے پیش نظر اوجز المسالک کی طباعت روک دی گئی، بذل المجہود کے بعد اوجز المسالک کی کی طباعت کا بیروت میں مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب نے انتظام کیا تھا، لیکن وہاں بہت دشواریاں پیِ آئیں، مگر یہ بیروت ہی میں مکمل ہوئی، اوجز المسالک کی طباعت میں شیخ احمد بن عبدالعزیز آل مبارک رحمۃ اللہ علیہ جو ابوظبی میں بادشاہ کے مستشار دینی تھے انہوں نے حصہ لیا تھا، رقم کی ایک قسط کا معاملہ مشکل میں پڑا، الحمدللہ اس ناچیز نے انتظام کرایا وہ جناب مولانا عبدالحفیظ مکی کی طرف سے آنے والے نمائندہ کے حوالہ کرائی۔

ندوہ کے مہر جان تعلیمی میں شرکت کے موقع کا مکتوب گرامی:

مکرم ومحترم جناب الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ مؤرخہ بلا تاریخ ۳ رمئی کو مجھے ملا، مژدۂ عافیت سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو مکارہ سے محفوظ فرما کر صحت وقوت اور علمی وعملی ترقیات سے تادیر زندہ سلامت رکھے، بہت اچھا ہوا کہ آپ ندوہ کے جلسہ میں شریک ہوگئے، مکان کے جھگڑے سے قلق ہوا اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور جھگڑوں کو ختم فرمائے، آج کل تو جھگڑے ہر گاؤں اور ہر خاندان اور مدارس وخانقاہوں میں بھی ہونے لگے، اللہ تعالیٰ ہی آپ کو اور آپ کے خاندان کو اس سے محفوظ فرمائے، اس شخص کا تصور کر کے ''**اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم**''خود بھی کثرت سے پڑھتے رہیں اور گھر والوں کو بھی تاکید کردیں۔

میرے پاس (۱) رمضان گزارنے کا ارادہ نہ کریں کہ بہت اخراجات ہیں، مگر مولوی حبیب اللہ، مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ اخراجات کا اشکال تو آپ کے لئے نہیں ہے اگر ایسا ہو تو شوق سے آجائیں، مظاہر کو تو آپ کی مساعی جمیلہ سے اتنی رقم مل گئی (۲) کہ اس کے شکریہ سے بھی قاصر ہوں، آپ نے لکھا کہ حکومت کو درخواست

(۱) حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ نے امسال ماہ مبارک جنوبی افریقہ میں وہاں کے لوگوں کے اصرار پر گزارا تھا، اس ناچیز کو باوجود ارادہ کے وہاں حاضری کا موقع میسر نہ آسکا۔

(۲) اس سے مظاہر علوم کے مکتبہ کی تعمیر وفتاوی کے شائع کرنے میں بھی مدد ملی۔

دے دی ہے مگر حکومتوں کے چندہ سے بہت ڈرتا ہوں کہ اس میں فساد زیادہ ہے، خیر کم ہے، آپ نے کتابوں کی نمائش کا حال لکھا جس میں بذل، اوجز بھی تھی، اس سے بہت مسرت ہوئی، رسالہ ''منارالاسلام'' جو ڈاک سے بھیجا وہ ابھی تک نہیں پہونچا اس لفافہ میں اس کا تراشہ پہونچا، مولوی عبدالحفیظ مکہ تھے دو دن ہوئے یہاں آئے تھے اور سنا کہ آج ہی واپس جارہے ہیں، مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ مولوی عبدالحفیظ نے ابھی شائع نہیں کیا، گھر والوں سے سلام ودعوات کہہ دیں، ذکر ومعمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی، انتشار ذہنی کا فکر نہ کریں حضرت گنگوہیؒ کا ارشاد ہے کہ اللہ کا نام کتنی ہی غفلت سے لیا جائے اثر کئے بغیر نہیں رہتا، اپنے قاضی صاحب سے بھی سلام فرمادیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: حبیب اللہ ۹/رجب ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۳/مئی ۱۹۸۱ء

حضرت شیخ کا مکتوب گرامی:

گرامی قدر محترم جناب مولانا تقی الدین صاحب..... بعد سلام مسنون!

آپ کا خط اسی وقت بہت ہی ہجوم میں پہونچا اور چونکہ مولوی سعید الرحمٰن صاحب کا خط ۲/اکتوبر کا ۲۰/اکتوبر کو پہونچا اس لئے آپ کے خط کے جواب کا تو وقت رہا نہیں اور میرے پاس وقت بھی نہیں حضرت قاضی صاحب سے ملنے کا اشتیاق تو آپ کے خط سے مجھے بھی ہوگیا لیکن میرے سفر کا مسئلہ گڑبڑ بھی ہورہا ہے، حجازی

اسفار کے مراحل ایسے گڑبڑ ہوتے ہیں کہ نہ یہ متعین ہوتا ہے کہ سفر کب ہو سکے گا ویزہ کفالت نامہ وغیرہ کے مراحل ایک مستقل مرحلہ ہے وہ بھی میرے لئے ضرورت نہیں مگر میں تنہا سفر نہیں کرسکتا اور میرے رفقاء کا آیا نہیں، جب وہ پہونچ جائے جب روانگی کا حال معلوم ہوسکتا ہے، قاضی صاحب کے یہاں تشریف آوری کے متعلق آپ یہ تحقیق کرلیں کہ میں یہاں ہوں کہ نہیں، اول تو آپ بظاہر دہلی سے آئیں گے اور آپ کم سے کم مولانا انعام صاحبؒ سے ملیں گے ان سے تحقیق کرلیں مفتی صاحبؒ کی معرفت جو خط آپ نے بھیجا ان کے متعلق ہمیشہ یاد رکھیئے کہ وہ کبھی نہیں پہونچ سکتے، کل کا خط البتہ پہونچ گیا مگر چونکہ رابطہ میں جانا لکھا تھا اس لئے اس کا جواب نہیں لکھا، قاضی صاحب کی مدنی تقریر سے بہت مسرت ہوئی، ائمہ اربعہ کے متعلق جو فرمایا وہ جامعہ میں بار بار کہا جاچکا اس کو منظور تو وہ کرتے ہیں، مگر بعد میں شدت بڑھ جاتی ہے، عبدالحفیظ مکہ جاچکا ہے، اب تک یہ نہ معلوم ہوا کہ تنخواہ کتنی ہوئی۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث مدفیوضہم
بقلم: مظہر عالم ۱۹۷۵ء

حضرت شیخ الحدیث کا گرامی نامہ:

مکرم ومحترم جناب الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ کی بناء پر آپ کا شدت سے انتظار تھا اور خیال تھا کہ حضرت قاضی صاحب کی بھی زیارت ہوجائے گی مگر افسوس کہ نہ آپ تشریف لائے نہ قاضی صاحب کی

زیارت ہوئی، علی میاںؒ تو غالبا آپ کی خدمت میں پہونچ گئے ہوں گے، دوڈبے تمر کے ارسال ہیں، ایک آپ کے لئے ایک قاضی صاحب کے لئے، حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں اور علی میاںؒ اگر تشریف فرما ہوں تو فرمادیں کہ آپ کا خط کل جمعہ کی شام کو مل گیا تھا یہ تو معلوم نہ ہوسکا کہ آپ کے ناسخ ومنسوخ کا کیا ہوا۔

آپ نے میرے خطوط کے متعلق لکھا کہ عجلت کی وجہ سے بھیج دیئے، حالانکہ میں نے کہہ دیا تھا کہ مجھے ان خطوط کی عجلت نہیں احتیاط زیادہ ضروری ہے آپ ہی کے ساتھ جائے تو زیادہ اچھا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: حبیب اللہ ۱۸/دسمبر ۷۶ء ۲۶/ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ

حضرت شیخ کا مکتوب گرامی، آپ کا ہر وقت یاد کرنا محبت کی علامت ہے:

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ ۱۸/محرم، آج ۲۵/کو بہت تاخیر سے پہونچا، آپ کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ میرا خط نہیں پہنچا قلق ہوا، خدا کرے کہ آپ کے خط لکھنے کے بعد پہونچ گیا ہو، کتاب پہونچ گئی تھی، مزاج اقدس بعافیت نہیں ہے بہت گڑبڑ چل رہی ہے، سردی کا اثر بہت ہوگیا ہے جس کی وجہ سے کھانے اور استنجاء دونوں کا نظام گڑبڑ ہے، آپ کا ہر وقت یاد کرنا آپ کی محبت کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ

آپ کی محبت کوطرفین کے لیے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے، آپ سے ملاقات کوتو میرا بھی جی چاہتا ہے مگر میرے یہاں مشاغل ہمیشہ جذبات پر مقدم رہے ہیں، محض ملنے ملانے کے لیے سفر میرے یہاں دل کی مسرت سے زیادہ گرانی کا سبب ہوتا ہے، علی میاں کے سفر کی تفصیل تو اولاً مولوی سعید الرحمٰن صاحب کے خط سے، اور ثانیاً خود علی میاں کے خط سے معلوم ہوگئی تھی، ان کے جانے کے بعد سے آپ کا رنج فطری چیز ہے، آپ نے لکھا کہ ان کی آمد سے حرکت پیدا ہوئی، اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ حرکت مثمر ثمرات و برکات ہو، شیخ زاید بن سلطان آل نہیان مرحوم رئیس دولۃ الامارات سے عدم ملاقات کا علی میاں نے بھی قلق لکھا تھا، آپ کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ مولوی سعید الرحمٰن صاحب کا بعد کا قیام مفید ثابت ہوا، بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے، مجھ ناکارہ کی شفقتیں کیا ہوئیں جن کا علی میاں نے آپ سے ذکر کیا اور آپ پر بڑا اثر ہوا؟ آپ کے نواسے(۱) کی ولادت موجبِ مسرت ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، علم وعمل، رشد وہدایت اور وسعت رزق کے ساتھ والدین کے ظل عاطفت میں عمر طبعی کو پہونچائے اور نام تجویز کرنا تو موقوف ہے اس کی ماں کے نام معلوم ہونے پر، زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ آپ دو چار نام لکھ دیں ان میں سے کوئی تجویز کر دوں گا، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ ایک شخص آپ سے بخاری پڑھنے آتے ہیں، خدا کرے آپ سے وہاں علم حدیث کا سلسلہ شروع ہوجائے، کتاب کی طباعت کے لیے بھی دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ کو کوئی بہترین مکان مل جائے اور گھر

(۱) عزیزا سعد عالم مظاہری ندوی۔

والوں کو آپ بلالیں تا کہ آپ کا جمود دور ہو جائے عبدالرحیم کا میرے پاس بھی عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا، آپ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی مؤتمر میں آنے کا ارادہ لکھا ،اللہ تعالیٰ پورا فرمائے ،معلوم نہیں آپ کے مکان وغیرہ کی کیا صورت ہو رہی ہے، شیخ احمد کو میری طرف سے بہت بہت سلام فرماویں ، اوجز کی طباعت کے بیچ میں لٹک جانے سے بہت قلق ہے، عزیز مولوی عبدالحفیظ صاحب آج کل آئے ہوئے ہیں، ان سے اصرار کر رہا ہوں کہ خود جا کر اوجز کو ناقص ہی لے آویں، کہیں اور چھپوالیں گے، آپ گھر خط لکھیں تو اہلیہ محترمہ کو بھی سلام لکھ دیں اور والدہ صاحبہ کو بھی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ ۲۵ رمحرم ۹۷ھ ۱۶ رجنوری ۱۹۷۷ء مدینہ طیبہ

اس علاقہ میں حدیث شریف کی نشر واشاعت کے لئے خصوصی دعا:

مکرم ومحترم جناب الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

رات تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۳ رمحرم ۱۵ رمحرم کی شب پہونچا جو عبداللہ عباس لائے تھے اور سعدی نے اپنے لفافہ میں بھیجا، مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے اور تمہاری برکت سے وہاں حدیث کا سلسلہ جاری ہو جائے، میرے پاس آپ کا کوئی خط ایسا نہیں آتا جس کا جواب میں اہتمام سے نہ لکھواتا ہوں، علی میاںؒ کی روانگی کا حال مفصل اور وہاں کے قیام کا پورا

حال مولوی سعید الرحمٰن کے خط سے معلوم ہوگیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ علی میاںؒ کے بیانات سے وہاں بہت فائدہ ہوا، اللہ تعالیٰ علی میاںؒ کو صحت وقوت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے کہ ان کی ذات سے ملک وملت کو بہت فائدہ ہورہا ہے۔

''الامام البخاری'' کا نسخہ بھی پہونچ گیا، آپ نے لکھا کہ حاضری کا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ ملاقات کرائے، آپ کے لئے تو دعائیں کرتا رہتا ہوں، آپ نے لکھا کہ مولوی عبدالحفیظ کے دو خطوط ملے اور ان کی خیر وعافیت معلوم نہ ہوسکی، اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا، مولوی عبدالحفیظ کو اللہ تعالیٰ صحت وقوت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے، ان کے ابا جان تو سفر میں رہتے ہیں اور وہ اپنے والد کا اور چچا کا اور تائے کا سب کی بے گاریں بھگتتے ہیں، مدینہ طیبہ تو وہ بار بار حج کے بعد سے آنے کو لکھتے ہیں مگر آنا نہ ہوسکا، جناب صدیق محمد جعفری صاحب سے میرا بھی سلام کہہ دیں، یہ ناکارہ انکے لئے بھی دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ ۵/۱/۷۷ء ۱۴/محرم الحرام ۱۳۹۷ھ مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون درخواست دعا، خط لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ آپ نے خطوط پر پتہ نہیں لکھا، جب خط لکھا کریں اپنا صندوق البرید ضرور لکھ دیا کریں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کا گرامی نامہ:

مکرم ومحترم الحاج مولانا تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

دستی گرامی نامہ علی میاںؒ کے ذریعہ پہونچا اور کل سید آفتاب صاحب نے بھی آپ کا ٹیلیفون بتایا اس ناکارہ کی طبیعت روزافزوں خراب ہی ہوتی جارہی ہے، ضعف بہت زیادہ ہے، نمازیں بھی سب حجرہ ہی میں پڑھتا ہوں بھوک بالکل نہیں لگتی، نیند کا بھی یہی مسئلہ ہے، اکثر رات رات بھر نیند نہیں آتی جس کی وجہ سے دوران سر اکثر رہتا ہے، خط وکتابت بالکل بند ہے جو خطوط آتے ہیں عزیز حبیب اللہ کو کہہ دیتا ہوں کہ تو ہی لکھ دیا کر، اسی وجہ سے آپ کے جواب میں بھی تاخیر ہوئی آپ گھبرایا نہ کریں دعا سے آپ کے لئے بالکل دریغ نہیں کرتا، ''اوجز'' کے سلسلہ میں عزیز عبدالرحیم ایک ماہ سے قاہرہ گئے ہوئے ہیں، عزیز عبدالحفیظ ایک ہفتہ سے گئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ جلد سے جلد اس کی طباعت کی تکمیل فرمائے، اپنے تمام متعلقین سے قاضی صاحب اور مولوی پاشا ندوی سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲/۲۷/۷۹ء ۲۹/ربیع الاول ۱۳۹۹ھ مدینہ طیبہ

حضرت شیخ الحدیث کا گرامی نامہ:

مکرم محترم مولانا تقی الدین صاحب ..... بعد سلام مسنون!

اسی وقت عین انتظار میں عزیز شاہد نے تمہارا خط دیا، مجھے آپ کے خط کا شدت سے انتظار تھا، اگر عزیز شاہد کا ویزہ سعودی سے آجاتا تو میں اس کو اپنے ساتھ ہی لے کر آتا، اب اس کو آپ کے ویزہ کے بعد آنا ہوگا، اکیلے آئے گا تو دقت ہوگی اور دیر بھی لگے گی اس لئے کہ وہاں کا ویزہ ملنے میں ممکن ہے تاخیر ہوجائے، اس لئے میری خواہش تو یہ تھی اس کو اپنے ساتھ لاتا۔

میں بہت بیمار ہوں، زندہ رہا تو مدینہ پہونچ جاؤں گا، تم اگلا خط وہیں سے لکھنا، سنا جارہا ہے کہ مدرسہ علوم شرعیہ وغیرہ گرایا جارہا ہے، اللہ ہی رحم فرمائے میرا پوسٹ باکس نمبر ۱۱۰۱ رہے، میری ڈاک وہاں بہت اکٹھی ہوگئی ہوگی، جو حبیب اللہ کے پاس ہے اور وہ بہت مغفل ہے، مدینہ منورہ میں قیام کی ابھی میری رائے نہیں ہے کہ وہاں تعصب ہورہا ہے، لامع کے بارے میں تمھاری رائے بالکل ٹھیک ہے، مگر عبدالحفیظ بہت مشغول ہے، تم اس مضمون کی نقل میرے پاس مدینہ بھیج دو، میں وہاں پہونچ کر یاددہانی کراؤں گا۔

عزیز شاہد بھیج دے گا، خدا کرے میری کتابوں کے اشتہار کی تقریب ہوگئی ہوگی (۱)۔

(۱) عربی زبان میں ایک کتابچہ بعنوان ''علماء الحدیث بالھند'' لکھا تھا، جس میں کتابوں کا تعارف تھا، وہ عربی زبان میں شائع ہوگیا تھا۔

تم نے اپنے حالات جو لکھے اس سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ استقامت وترقیات سے نوازے، اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ حج کے بعد سے قلب میں یکسوئی پیدا ہوگئی ہے، عزیزان مولوی عاقل وسلمان وطلحہ یہیں موجود ہیں، سلام مسنون لکھواتے ہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم شاہد غفرلہ ۱۵؍نومبر ۱۹۸۰ء ۷؍محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

یونیورسٹی میں پڑھانے کے سلسلہ پر مبارک باد:

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی صاحب مدفیوضکم بعد سلام مسنون!

تمہارا ایک پرانا خط ڈاک سے بہت دیر میں پہنچا اور دوسرا خط مولوی عبدالحفیظ صاحب لائے، سب سے پہلے تو تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ شاہد کے سفر کے سلسلہ میں تم نے بہت تکلیف اٹھائی، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ یونیورسٹی میں پڑھانے کا سلسلہ جاری ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، عزیز ابوسعد کے لڑکے کے انتقال کی خبر سے بہت قلق ہوا، اللہ تعالیٰ ذخیرۂ آخرت بنائے اور نعم البدل عطا فرمائے، میرے پیارے! جو آیا ہے جانے ہی کے واسطے آیا ہے، صاحبِ نصیب ہے وہ شخص جو جانے والوں سے عبرت حاصل کرے اور اپنے لئے کچھ تیاری کرے۔

اللہ کرے کہ آپ کی مساعی سے ''لامع'' کے دوسو نسخے کی خریداری کی تکمیل

جلد فرمادے، اور آپ کی مساعی سے یہ شروح حدیث وہاں خوب پھیل جائیں(۱)، اپنے جملہ متعلقین اور اعزہ سے سلام مسنون فرمادیں، میری طبیعت بہت خراب ہورہی ہے، خط کا سننا اور لکھوانا بہت دشوار ہے۔ ع نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں عجب حالت ہماری ہے

بہت سے امراض لاحق ہورہے ہیں، بالخصوص نیند کا نہ آنا بھوک کا نہ لگنا، تمہارے دوسرے خط سے یہ معلوم ہوا کہ عزیزان وقت پر پہنچ گئے، بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین اجر عطا فرمائے، یہ صحیح ہے کہ مدرسہ مظاہر علوم بہت غیر معروف ہے، کئی سال پہلے یہ طے ہوا تھا کہ مدرسہ کا کوئی وفد ابوظہی جائے مگر میں نے ہی انکار کردیا تھا کہ کوئی ایسا شخص جائے جو اچھی طرح تعارف کرا سکے۔

خدا کرے کہ تمہاری کتاب ''الزہد الکبیر'' جلد طباعت سے آراستہ ہوجائے، تم نے عرصہ ہوا ایک خط میں لکھا تھا کہ آپ میری کتابوں کا تعارف چھاپ رہے ہیں، معلوم نہیں وہ مضمون لکھا گیا(۲) یا نہیں، مدرسہ مظاہر علوم کا تعارف تو تمہارے ہی ذریعہ سے ہوسکتا ہے، دیوبند کے حالات تو آج کل بڑے خراب ہورہے ہیں، خانہ جنگی میں سب مبتلا ہیں، تم سے بھی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بڑوں کی یادگاروں کو مکروہات سے محفوظ فرمائے، اللہ تعالیٰ تمہیں مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ ۲/مارچ ۸۱ء ۲۵/ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ مدینہ طیبہ

(۱) الحمدللہ حضرت والا کی دعا کے برکات ظاہر ہیں۔

(۲) ''مظاہر علوم'' یہ تعارفی کتابچہ تھا، جو عربی میں طبع ہوگیا۔

مکرم ومحترم مولانا تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ مؤرخہ ۲۱/فروری ۴/مارچ کو ملا، میری طبیعت مسلسل خراب ہی چل رہی ہے، اس سے مسرت ہوئی کہ میرے دونوں خط پہونچ گئے، اس سے قلق ہوا کہ شیخ احمد زاد مجدہم کی طبیعت ناساز ہے، اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ کاملہ مستمرہ عطا فرمائے، اگر خط لکھیں تو واپسی پر عیادت فرمادیں اور دعا کے لیے کہہ دیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کا خواب بہت مبارک ہے، میرے متعلق جو آپ نے دیکھا وہ تو آپ کی محبت اور حسن ظن کا ثمرہ ہے، وہ عورت جس کو آپ نے ہلاک کردیا وہ دنیا ہے اگر اس کو ہلاک نہ کرتے خادمہ بنالیتے تو زیادہ کارآمد ہوتی، پردہ کے باہر جو ڈراؤنے جانور دیکھے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان اور انعام ہے کہ آپ تک پہونچنے میں بہت سے حفاظتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

اس سے بھی مسرت ہوئی کہ مکان کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ دستخط ہوگئے ہوں گے، خدا کرے کہ شیخ احمد نے یونیورسٹی میں جانے کی موافقت کردی ہوگی، میں دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے تدریسی میدان کو آسان فرمائے، آپ نے لکھا کہ میں یونیورسٹی میں شیخ احمد کا مندوب بن کر رہوں گا اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا، یونیورسٹی کی ملازمت تو مستقل ہے پھر مندوب بننے کا کیا مطلب؟

میری طرف سے تو ''اوجز'' کی قیمت میں کوئی رائے زنی مشکل ہے جب کہ عبدالحفیظ چھپوا رہا ہے میرے نزدیک تو آپ کی رائے بالکل صحیح ہے مگر اس کا فیصلہ خود عبدالحفیظ کرسکتا ہے مگر وہ آج کل عزیز مولوی زبیر الحسن سلمہ کو ہندوستان پہونچانے

گیا ہوا ہے اس لئے کہ عزیز زبیر مولانا انعام صاحبؒ کے ساتھ واپس نہیں گیا تھا اور عبدالحفیظ نے دہلی پہونچانے کا وعدہ کرلیا تھا وہ یکم مارچ کو دہلی پہونچ گئے، عزیز عبدالحفیظ ایک دن دہلی ٹھہر کر بنگلور، بمبئی وغیرہ جائے گا اور پھر پاکستان آئے گا، آپ کا یہ خط عبدالحفیظ کے ملاحظہ کے لئے محفوظ کروادیا ہے۔

آپ کی کتاب امام ابوداود خدا کرے جلد چھپ جائے، آپ کے اس لفظ سے تعجب ہوا کہ اس کی طباعت کا فکر ہے، کیا ابوظہی میں بھی طباعت کا فکر ہوسکتا ہے، اس سے قلق ہوا کہ گھر سے جو خط آیا اس میں مکان کے قریب نہر نکالنے کی تجویز ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے شر سے محفوظ رکھے، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ ایس پی کا جواب اطمینان بخش آیا ہے۔

آپ کی بڑی اماں کی صحت کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے، آپ نے بہت اچھا کیا کہ ان کے علاج کے لئے حاجی علاء الدین پر تحویل کردی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے صلہ رحمی کا تو بہت اجر ہے۔

اپنے بھائی زبیر کو بھی میرا اسلام مسنون کہہ دیں، میری یاد آنا تمہاری محبت کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے، معمولات کی پابندی سے بھی مسرت ہے اللہ تعالیٰ استقامت وترقیات سے نوازے، میرے کاتبین مولوی اسماعیل، حبیب اللہ تو ہیں، اس وقت صوفی اقبال بھی

بیٹھے ہیں سلام مسنون لکھواتے ہیں اور آپ کے لئے دعا گو ہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: حبیب اللہ ۴/مارچ ۷۸ء ۲۴/ربیع الاول ۱۳۹۸ھ مدینہ منورہ

کتاب الامام مالک کی تالیف پر خوشی ومسرت کا گرامی نامہ:

مکرم ومحترم مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ مؤرخہ ۸/صفر ۱۵/کو پہونچا آپ کا پہلا گرامی نامہ آیا تھا ہمروز اس کا جواب لکھ چکا تھا تعجب ہے کہ آپ تک نہیں پہونچا، مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ آئندہ بھی صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، میری یاد کثرت سے آنا تو آپ کی محبت کی علامت ہے۔

علی میاں ۵/جنوری کو یہاں آئے تھے اور ۷/کو مکہ مکرمہ گئے تھے اور ۱۶/جنوری کو پھر مدینہ طیبہ واپس آئے تھے، اور چند روز قیام کے بعد ۲۱/جنوری کو براہ جدہ ریاض تشریف لے گئے تھے اور پیر کے دن ان کا ٹیلیفون آیا تھا، میں نے ان سے ریاض جاتے ہوئے پوچھا تھا کہ واپسی تو ادھر کو ہی ہوگی تو انہوں نے کہا کہ نہیں، ریاض سے سیدھا بمبئی جانا ہے اب تو وہ بمبئی پہونچ گئے ہونگے۔

شیخ احمد کی مسلسل بیماری سے قلق ہے، میری طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں اور یہ کہ میں آپ کی صحت وقوت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، آپ

نے شیخ احمد کی فرمائش پر ''امام مالک'' تصنیف فرمایا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے، امام ابوداود پر جو کتاب آپ نے لکھی ہے اللہ تعالیٰ اس کی طباعت کا بھی جلد انتظام فرمائے، اور اللہ تعالیٰ کوئی درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری فرمائے۔

معمولات کی پابندی سے اور بھی مسرت ہے اللہ تعالیٰ استقامت اور قیات سے نوازے، آپ تو ماشاء اللہ محدث ہیں حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ہر وقت ایک حالت نہیں رہتی۔

اپنے چھوٹے بھائی سے میرا سلام بھی فرمادیں، اس کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، بڑے صاحبزادے (بدر عالم سلمہ) کی شادی کا ارادہ آپ نے کیا، ضرور کرنا چاہئے، جگہ کی تعیین کے لئے استخارہ مسنونہ کرتے رہیں، آپ نے بہت اچھا کیا کہ مولانا بنوریؒ پر مقالہ ''بینات'' اور ''خدام الدین'' کو ارسال کردیا، آپ کے لئے اور جملہ متعلقین کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ ۱۶/۲/۱۳۹۸ھ ۱۲/جنوری ۱۹۷۸ء مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، درخواست دعا، عزیزان مولوی زبیر، مولوی اسماعیل اور عزیز ابوالحسن میرے پاس ہیں سب کی طرف سے سلام مسنون۔

بعد سلام مسنون !

آپ کا گرامی نامہ اسی وقت پہونچا، میری طبیعت بدستور خراب ہے بلکہ روز افزوں، پہلے آپ کے تین خطوط کے جواب بذریعہ ڈاک بھیج چکا ہوں خدا کرے کہ مل گیا ہو، یہ بھی بخار کی حالت میں پڑے پڑے لکھوا رہا ہوں، عزیز مولوی طلحہ ابھی نہیں آیا شاید تین چار ماہ کے بعد اپنی والدہ کے ساتھ آسکیں ابھی تک ان کو ویزا نہیں مل سکا ہے، اپنے گھر والوں سے بھی سلام مسنون فرمادیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ ۱۶/ذی الحجہ ۹۸ھ ۱۷/نومبر ۱۹۷۸ء مدینہ طیبہ

کتاب امام ابوداود کی تکمیل پر ایک گرامی نامہ:

مکرم ومحترم مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ پہونچا، اس ناکارہ کی طبیعت کئی ماہ سے شدت سے خراب ہے، صاحب فراش ہوں خطوط کا سننا اور جواب لکھوانا بہت ہی مشکل ہے، بڑی مشکل سے لیٹے لیٹے یہ سطور لکھوا رہا ہوں، میرے خطوط کے پہونچ جانے کی خبر سے مسرت ہے، تمہارا اس ناکارہ کو کثرت سے خواب میں دیکھنا تمہاری محبت کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ اس کو طرفین کے لیے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے آمین، تمہاری کتاب ''الإمام أبوداود'' کی تکمیل اور اس پر مصر کے عالم کی تقدیم کی خبر سے اور بھی مسرت ہے، اللہ

جل شانہ مبارک فرماوے، قبول فرماوے، جلد اس کی طباعت کی تکمیل فرما کر آپ کے لیے اس کو صدقہ جاریہ بناوے، اس سے تو مسرت ہوئی کہ آپ نے کئی کام شروع کر رکھے ہیں مگر اس سے قلق ہوا کہ ذہن کھلتا نہیں، یہ ناکارہ دعا گو ہے، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے جملہ کاموں کی تکمیل فرماوے اور موانع کو ختم فرماوے، یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہارے لیے کوئی حدیث پاک کی خدمت کی بہترین شکل پیدا فرماوے، ذکر اور معمولات کی پابندی سے بھی مسرت ہے، اللہ جل شانہ استقامت اور ترقیات سے نوازے، آپ کے بھائی ، بہنوئی ، داماد اور گھر والوں کو اس ناکارہ کی طرف سے سلام مسنون، یہ ناکارہ ان سب کے لیے بھی دعا گو ہے، اوجز کی تکمیل کے لیے عزیز عبدالحفیظ سلمہ کوشش کر رہا ہے، ابھی ابھی چند دن ہوئے مجھ سے اس نے بتایا کہ وہ عنقریب اس کے لیے قاہرہ جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے اور جلد اس کی تکمیل ہو جائے، عزیزان مولوی حبیب اللہ اور مولوی اسماعیل عبدالرحیم کی طرف سے بھی سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۷/دسمبر ۷۸ء ۶/محرم ۱۳۹۹ھ

بخدمت مولوی تقی الدین صاحب بوساطت مولوی عبدالحفیظ بعد سلام مسنون!

میں جب سے ہند آیا ہوں متعدد امراض میں مبتلا ہوں، بھوک کا نہ لگنا نیند کا

نہ آنا وغیرہ بہت سے امراض لاحق ہو گئے، میں نے ایک عرصہ ہوا آپ کے پاس اپنی عربی شروح کا ایک مسودہ ابوظہی بھیجا تھا امید ہے کہ وہ ملا ہوگا، اس میں کچھ اضافہ آپ کرنا چاہیں تو کر لیں اور بہت عمدہ چھپوا کر کچھ مدینہ منورہ اور کچھ یہاں بھیج دیں، اس مسودہ کی رسید ابھی تک نہیں ملی، ابھی تذکرہ میں معلوم ہوا کہ آپ حج پر آئے ہوئے ہیں، آپ اس کو بہت عمدہ طبع کرائیں اس میں لامع وغیرہ کے علاوہ میرے اکابر کی تصانیف بذل، کوکب وغیرہ کے اشتہارات بھی ہیں، اگر خدانخواستہ وہ نہ پہونچا ہو تو اس بیماری میں دوبارہ لکھوانا بہت مشکل ہوگا۔

میری طبیعت بہت خراب ہے اور اب تو میں بھی اپنے آپ کو لبِ گور سمجھنے لگا، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ آپ کو اور آپ کے والدین کو حج مقبول عطا فرمائے، حرمین میں وہاں کے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے حاضری میسر فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کے منتقل ہونے کو جلد از جلد باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچائے اور اپنے فضل وکرم سے باحسن وجوہ اس کی تکمیل فرمائے، آپ کے بھائی زبیر احمد کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ جلد سے جلد بہترین ملازمت عطا فرمائے، گھریلو معاملات کو بھی باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچائے۔

تمہاری یاد کو اللہ تعالیٰ طرفین کے لئے موجب خیر فرمائے، یہاں حجاز کے متعلق مختلف افواہیں چلتی رہی ہیں جن سے فکر رہتا ہے، آپ نے جو پتہ بھیجا اس پر عربی پمفلٹ کو عزیز شاہد سے کہہ دیا وہ آج ہی بھیج دے گا۔

اپنے حالات اور خیریت سے (ذی الحجہ کے بعد مدینہ منورہ کے پتہ پر) مطلع

کرتے رہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم: شاہد غفرلہ، ۱۰/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۰/ستمبر ۱۹۸۰ء

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ مع تقریظ کے پہونچ کر موجب منت ہوا، مزاج گرامی آج کل بہت گڑبڑ ہیں، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکان حسب دل خواہ مل گیا، اللہ تعالیٰ بڑے صاحبزادہ (بدر عالم) کی شادی کو مبارک کر کے بہت سہولت سے نمٹائے، زوجین میں محبت پیدا فرما کر اولاد صالح عطا فرمائے، قاضی صاحب بخیریت واپس آ گئے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، میری طرف سے سلام مسنون کے بعد بخیریت واپسی پر مبارکباد دے دیں، یونیورسٹی میں اگر یہاں سے دینی یا مالی منفعت زیادہ ہو تو اس کا ارادہ کریں اور نہ ہو تو پھر قاضی صاحب کے احسانات کی رعایت ضروری ہے، البتہ وہاں حدیث کی خدمت ہو تو پھر مقدم ہے، شیخ احمد صاحب نے علم حدیث پر جو کام (الجامع الکبیر للسیوطی کی تحقیق) کرنے کو کہا ہے بہت مبارک کام ہے ضرور کریں، محنت وجانفشانی سے، مجھے یاد پڑے کہ دیوبند سے بھی کسی نے اس پر کچھ لکھا تھا، تفصیل تو معلوم نہیں عزیز شاہد سے پوچھ لیں، اسی کو لکھیں کہ اس سلسلہ میں عزیز عامر سے مراجعت کریں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک

کام کو باحسن وجوہ تمہارے ہاتھوں تکمیل کو پہونچائے، معمولات کی پابندی موجب مسرت ہے، اللہ تعالیٰ استقامت اور ترقیات سے نوازے، الامام ابو داود کی طباعت کے لئے جب کہیں سے رقم مل رہی ہے تو محض اس وجہ سے کہ اپنی رقم سے چھپوالوں گا اس کو ٹالنا نہیں چاہئے، اس سے اور کتاب چھپ سکتی ہے، آپ کے پاس کتابوں کی کمی نہیں، مولانا عبدالحفیظ صاحب کئی ماہ سے ہندو پاک کے چکر لگا رہے ہیں ان کی یہ مٹرگشت میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے آج کل وہ تبلیغی اجتماعات میں شرکت کر رہے ہیں، ابھی تو شاید ڈھاکہ کے اجتماع سے واپس نہیں آئے ہوں گے، میں تین چیزوں میں ان کا موافق نہیں ہوں، اس لئے وہ مجھے اطلاع کرنے کا بھی ارادہ نہیں کرتے، جہاں جہاں جاتے ہیں وہاں کے خطوط سے معلوم ہوجاتا ہے کہ آج یہاں آئے تھے، پاکستانی خطوط سے معلوم ہوا کہ وہ پاکستان میں اہلیہ محترمہ کو لاہور، سرگودھا، ڈھڈیاں، جھاوریاں کی سیر کرا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کے بھائی زبیر کو بخیریت واپس لائے، میرا سفر ہند ابھی طے نہیں ہوا، امراض کی کثرت اور ضعف کی وجہ سے ابھی تو نہ ارادہ ہے نہ ہمت، مگر میرا ارادہ بھی اپنے تابع نہیں ہوتا، میرا کام تو ہندوستان سے آتے ہی اگلے سال کے لئے استخارہ ہوتا ہے وہ شروع کردیا، شنقیطی عالم کا قصیدہ بھی پہونچ گیا، میں تو اس لائن سے واقف نہیں، اولاً تو آپ خود اپنی رائے لکھیں کہ آپ کے نزدیک اس کو ''اوجز'' پر چھاپنا مناسب ہے یا نہیں، اس کے بعد مولوی عبدالحفیظ کی آمد پر ان کے حوالے کردوں گا، میرے متعلق توحنف الموطأ کا مقولہ بہت قدیم شیخ علوی مالکی کا ہے، انہوں نے کہا تھا کہ اگر تو مقدمہ میں حنفی

ہونے کو نہ لکھتا تو میں کبھی تجھے حنفی نہ سمجھتا، مالکی ہی سمجھتا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۱۳/اپریل ۷۸ء ۵/جمادی الاولی ۱۳۹۸ھ مدینہ طیبہ

حدیث پاک کی تدریس پر حضرت شیخ کا ارشاد گرامی:

مکرم ومحترم مولانا الحاج تقی الدین صاحب ..... بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ پہونچا، اس سے پہلے کتاب بھی پہونچ گئی تھی، جزاکم اللہ تعالیٰ، خدا کرے آپ کے متعلق وزیر صاحب سے گفتگو ہوگئی ہو اور آپ کو حدیث پڑھانے کا موقع مل جائے، یہ تو ظاہر ہے کہ قاضی صاحب وزیر سے بات کیے بغیر اجازت نہیں دیں گے، میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو آپ کے حق میں خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے، آپ کے صاحبزادے(۱) وہاں آنے کے بعد ہی یرقان میں مبتلا ہو گئے، اس سے بہت قلق ہوا، اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عطا فرمائے، آپ کے داماد بھی پہونچ گئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو مع اہل وعیال راحت سے رکھے اور ترقیات سے نوازے، میں آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے بہنوئی کو بھی کسی مناسب جگہ لگا دے، آپ کا دوسرا پرچہ شیخ محمد مجذوب سوڈانی قاضی کے ساتھ پہونچا میری طبیعت اب تک بدستور خراب چل رہی

(۱) بدر عالم سلمہ

ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے یہاں کی حاضری کو قبول فرمائے، صحت کاملہ عطا فرمائے، اس سے قلق ہوا کہ حج پر آنے کی کوئی صورت نہ ہوسکی اور نہ جامعہ میں پڑھانے کی کوئی صورت ہوسکی، اپنے سب گھر والوں اور اعزہ سے میرا سلام کہہ دیں، میں بلا تورید بلا مبالغہ آپ سب کے لیے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں، اس سے مسرت ہوئی کہ صاحبزادہ اب روبصحت ہے، میرے علم میں نہیں کہ کسی نے فتنۂ مودودیت کا جواب لکھا ہے، پاکستان میں کسی ابواطہر آفاقی نے لکھا تھا اور ماہر القادری نے اس رد پر تبصرہ بھی لکھا تھا اور میرے پاس بھی پاکستان سے کسی نے بھیجا تھا ماہر القادری کے تبصرہ کے ساتھ، مگر مجھے اپنی بیماری کی وجہ سے اس کو دیکھنے کی نوبت نہیں آئی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم: حبیب اللہ ۳۱/اکتوبر ۷۸ء ۲۹/ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ مدینہ طیبہ

مکرم ومحترم جناب الحاج مولانا تقی الدین صاحب مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

دستی محبت نامہ پہونچا اور پرسوں سید آفتاب صاحب کے ذریعہ ٹیلیفون بھی پہونچا تھا، اس سے پہلے عزیزان مولویان شاہد وحبیب اللہ نے بھی آپ کے محبت نامے سنائے تھے، اس ناکارہ کی طبیعت روز افزوں خراب ہی ہوتی جارہی ہے، نیند کی کمی اور بھوک کا نہ لگنا تو مستقل مرض بن گیے ہیں، اب تو صحت وقوت کے بجائے مغفرت اور حسن خاتمہ کی دعا کریں کہ اب تو سفر آخرت قریب ہے اور زادراہ کچھ نہیں ہے۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ حدیث پاک پڑھانے کی مستقل صورت ہوگئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور اس کو آپ کے لئے ترقیات کا ذریعہ بنائے، یہ آپ کا اصل میدان ہے، میں تو ہمیشہ سے دعا کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے حدیث پاک کے درس وتدریس کا مستقل ذریعہ بنائے اور آپ کے ذریعہ سے وہاں خوب فیض پہونچے، استخارہ مسنونہ بھی ضرور کرتے رہیں، آپ کے ماموں صاحب (ریاض الحق) کے انتقال کی خبر سے بہت قلق ہوا، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے، اپنی والدہ محترمہ اور دیگر متعلقین سے میری طرف سے سلام مسنون کے بعد تعزیت فرمادیں، عزیزان ابوسعد اور بھائی زبیر صاحب سے سلام مسنون فرمادیں، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی بہترین صورت ان کے لئے پیدا فرمائے، مولانا عبدالحفیظ صاحب ایک ہفتہ سے تشریف فرما ہیں، آپ کا خط ان کو پڑھوادیا، گھر میں بھی، سب سے سلام فرمادیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: حبیب اللہ ۲۱/ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۹/مارچ ۱۹۸۰ء مدینہ طیبہ

سوانح حضرت مولانا خلیل احمد کو غور سے دیکھنے کی تاکید:

محترم ومکرم مولانا الحاج تقی الدین صاحب..... بعد سلام مسنون!

ایک بہت ضروری کام تمہارے حوالے کرتا ہوں، ''حیات خلیل'' مصنفہ عزیز محمد ثانی کو بہت غور سے دیکھو، میرے تو دل و دماغ بالکل ساتھ چھوڑ چکے ہیں، تمہارے نزدیک بے تکلف قابل اصلاح، قابل اضافہ کچھ امور ہوں تو ایک پرچہ پر لکھ کر مزید مجھے دو، تنقید اور اصلاح اگر اخلاص سے ہو اور دوستوں کو اس پر متنبہ کر دیا جائے تو میرے نزدیک محمود ہے بشرطیکہ اس سے تنقیص یا اپنی بڑائی مقصود نہ ہو، تم نے دو سال ہوئے رشید رضا کا ایک مضمون جو انہوں نے اپنے رسالہ ''المنار'' میں سہارنپور کی حاضری اور حضرت سہارنپوریؒ کے متعلق لکھا تھا اور میرے کہنے پر آپ نے اسی کا حوالہ بھی لکھا تھا، مجھے تو یاد ہے کہ میں نے اسی وقت مولوی محمد ثانی کو بھیج دیا تھا، اس کو خاص طور سے ذہن میں رکھنا کہ وہ کہیں آیا یا نہیں، اگر اس کا حوالہ یاد ہو تو ضرور لکھیں ورنہ ابوظہی پہونچ کر اس کو دوبارہ لکھ کر بھیجیں، میں عزیز موصوف کو لکھوں گا تاکہ طبع ثانی میں اضافہ ہو سکے اور اسی قسم کی کوئی بات قابل اضافہ تمہارے ذہن میں ہو تو اسے بھی ضرور لکھیں، یہ میری درخواست ہی نہیں بلکہ اصرار ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم: ۲۱/ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ۳/دسمبر ۱۹۷۷ء

مکاتیب

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

عزیزم مکرم سلمہ اللہ تعالی.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، اس سے پہلے مولوی اسحاق صاحب کے خط سے آپ کی موجودگی بمبئی کی اطلاع مل گئی تھی، انہوں نے مجھ سے بھی اس بارے میں مشورہ کیا تھا، میں نے ان کو لکھ دیا تھا کہ مولوی تقی الدین کے انتخاب وتقرر سے مسرت ہوگی، مجھے امید ہے کہ وہ مستعدی اور خلوص کے ساتھ کام کریں گے، مولانا عبدالقیوم بنارسی کا خط بھی آیا تھا جس میں انہوں نے اپنے یہاں مدرس کی فرمائش کی تھی، ان کو میں نے آپ کا نام لکھ دیا ہے مجھے بظاہر یہ جگہ مناسب معلوم ہوتی ہے، اپنے تعلق وتعارف کے لوگ ہیں اور علمی اشتغال اور خدمت کا اچھا موقع ہے۔

آپ کے واقعی متعدد خطوط آئے مناسب جگہ کے حصول میں کامیابی نہ ہونے کی وجہ سے آپ سے شرمندگی رہی، آپ نے اس عرصہ میں جو تکلیف اٹھائی ہے اللہ تعالی آپ کو اجر دے اور اس کی برکت عطا فرمائے۔

تدریس میں پوری محنت اور عالی ہمت سے کام کیجئے مدرس کا جو ابتدائی نقش اور اثر طلبہ اور منتظمین پر قائم ہوجاتا ہے وہی آخر تک قائم رہتا ہے، یہ سب مطالعہ ومحنت پر منحصر ہے پیدائشی مدرس کوئی نہیں ہوتا، اس لئے محنت کیجئے اور وقار قائم کیجئے۔

والسلام مخلص

ابوالحسن ندوی ۴؍محرم الحرام ۱۳۷۵ھ ۲۱؍اگست ۱۹۵۵ء

ندوۃ العلماء میں حصول ملازمت کے لئے حضرت مولانا علی میاں ندوی کی تحریک:

عزیز مکرم ..... وعلیکم السلام

مسرت نامہ ملا، مجھے آپکے معاملے کا پورا خیال ہے اور اب شروع شوال میں اسکی تحریک کی جائیگی، توقع ہے آپ شاید ہم لوگوں کے پاس آجائیں، آپ ایک مفصل خط مولانا عمران صاحب جو اس وقت دارالعلوم کے مہتمم ہیں کو براہ راست بھی لکھئے، اس میں میری تحریک کا کوئی ذکر نہ ہو اور اپنے ''مانا'' کے قیام کا بھی ذکر کر دیجئے میرے حج کی اطلاع صحیح نہیں ہے، آپ اس کی وجہ سے تشویش میں نہ پڑیں، میں ابتداء شوال تک لکھنؤ پہونچوں گا۔

والسلام

ابوالحسن علی ۲۷/رمضان ۱۳۷۶ھ، ۲۷/اپریل ۱۹۵۷ء

عزیزم سلمہ اللہ.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط آئے ہوئے عرصہ ہوا، کچھ رمضان المبارک کی مصروفیت، کچھ سفر، جواب ابھی تک نہیں جاسکا، آپ منتظر ہونگے آپ کی کامیابی سے دل خوش ہوا، بمبئی کے حالات بھی معلوم ہوئے بے شک کام سخت ہے، لیکن یہ کام بڑا صبر آزما ہے اور ناخوشگوار، احمد غریب وغیرہ کو جمع کر کے آپ نے اچھی تشکیل کی، بظاہر آپ کی عید

بمبئی میں ہوگی، اللہ تعالی صیام قبول فرمائے، اور عید مبارک فرمائے۔

فقط والسلام

ابوالحسن علی ندوی ۴/۱۹۵۹ء

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا، آپ کی سعادت وصلاحیت وشرافت سے دل مسرور و مطمئن ہے، اللہ تعالیٰ دینی وعلمی برکات وترقیات سے مالا مال فرمائے اور آپ سہارنپور کے قیام سے پورا فائدہ اٹھائیں اور دائمی دولت لے کر آئیں۔

معلوم نہیں کہ آپ نظام الدین تعطیل عیدالاضحیٰ میں جانے والے تھے یا ملتوی کر دیا، یا نظام بدستور ہے، مولوی حبیب اللہ صاحب سلمہٗ دہلی پہونچ گئے ہوں گے، ملاقات ہوگی، حضرت شیخ کی خدمت میں ایک مفصل عریضہ ملفوف بھی تھا کوئی رسید یا جواب نہیں آیا دریافت کیجئے گا کیا سبب ہے؟ دارالعلوم میں سب خیریت ہے، انشاء اللہ ۱۴/ذی الحجہ کو اس سلسلہ میں احمد غریب صاحب کا خط حجاز روانہ کر دیا جائے گا، سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام

مخلص: ابوالحسن علی/ یوم عرفہ ۹ھ ۱۶/جون ۱۹۵۹ء

عزیزی سلمہٗ اللہ وحفظہ .....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ یہاں عافیت ہے، آپ کے حالات برابر مولوی معین اللہ صاحب سے معلوم ہوتے رہے، آپ کی کامیابیوں سے دل خوش ہوتا رہا، اور آپ کے لیے دعا نکلتی رہی ، اللہ تعالیٰ آپ کی صلاحیتوں اور سرگرمیوں میں ترقی عطا فرمائے اور عمر طویل اور توفیق کثیر نصیب فرمائے۔

بسبیل تذکیر وتجدید پھر کہا جاتا ہے کہ اپنے اس عمل کو ایک خالص دینی خدمت اور عبادت سمجھئے اور اسی ذہن ونیت سے اس کو انجام دیجئے ، اگر ایمان واحتساب اور استحضار رہا تو ان شاء اللہ اس سے ترقیٔ درجات ہوگی اور ماہ مبارک کے یہ دن اور راتیں ضائع نہ ہوں گی ، اگر صحیح دینی وایمانی کیفیات کے ساتھ یہ کام کیا جائے تو شاید نوافل سے زیادہ اس کا ثواب ملے گا، آپ خود ماشاء اللہ عالم ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

امید ہے کہ بمبئی میں آپ کی کامیابی اور یافت ان مقامات سے کہیں زیادہ ہوگی جو بمبئی سے بہت چھوٹے ہیں اور وہاں آپ نے ماشاء اللہ اچھی رقمیں وصول کی ہیں، کیا اچھا ہو کہ آپ بمبئی کے اہل تعلق واہل خیر کو ہمارے تعمیری منصوبوں میں سے کسی منصوبے کی تکمیل پر آمادہ کریں اور چھوٹا دارالاقامہ یا باورچی خانہ کی تعمیر صرف بمبئی سے بندوبست کرادیں، خدانخواستہ یہ نہ ہوسکے تو زیادہ سے زیادہ وظائف کی مد اور عام امداد کے لئے رقم وصول کرائیں، سب واقف احباب کی خدمت میں سلام۔

والسلام

علی، ۱۹؍شوال ۷۸ھ ۲۸؍اپریل ۱۹۵۹ء

عزیز مکرم زید لطفہ .....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعادت نامہ ملا پڑھکر دل پر اثر ہوا، کئی عزیزوں اور دوستوں کے بھی خط دعاء کے لئے آئے، لیکن جیسی تحریک دعاء کرنے کیلئے آپ کے خط سے پیدا ہوئی ویسی شاید کسی خط سے نہیں پیدا ہوئی، پڑھ کر یہ خیال آیا کہ آپ کی سعادت مندی اور مستعدی نے ہم لوگوں کو فارغ کر دیا ہے، آپ ہمارے لئے در بدر پھرتے ہیں، اور رمضان کے عزیز اور مبارک اوقات کو صرف کرتے ہیں، اور آپ کے لئے دل سے دعا کیوں نہ نکلے، کیا عجب ہے کہ ایک دینی مقصد کے لئے اور ایک دینی ادارہ کے لئے آپ کا اس طرح مارا مارا پھرنا بہت سے لوگوں کے ذکر واذکار سے افضل ہو، اور یہ کیا کم ہے کہ آپ عشرہ اخیرہ میں اللہ کے مقبول بندے (حضرت شیخ الحدیث) کے پاس پہونچ رہے ہیں، جس کی آپ پہ شفقت کی نظر بھی ہے، امید ہے کہ دعاؤں میں ہم کو بھی یاد رکھیں گے، حضرت شیخ کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست وسلام۔

ابوالحسن علی

۱۲/رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ ۶/فروری ۱۹۶۳ء

عزیز گرامی زید لطفہ .....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مؤرخہ ۱۹/ جمادی الاولی وقت پر مل گیا تھا، بعض مصروفیتوں اور نقل مکانی کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہوئی، امید ہے کہ اب آپ سہارنپور ہوکر ترکیسر واپس ہو چکے ہوں گے، ''الابواب والتراجم'' کے ابھی اصول وکلمات کا وہ حصہ چھپ

رہا ہے جو مقدمہ ''لامع'' میں آیا ہے، اس کے بعد پھر جو ایک ایک باب پر تفصیلی کلام کیا گیا اس کی ابھی تقدیم بھی نہیں لکھ سکا ہوں، ''ملفوظات'' کا کام ابھی شروع کرنے کی نوبت نہیں آئی ''تکیہ''؛ پر کام کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے، وہاں سیلاب آجانے کی وجہ سے دوسری جگہ قیام کرنا پڑا، اس لئے طبیعت اکھڑی ہوئی ہے، بظاہر رمضان تک چھپ جانا ممکن نہیں معلوم ہوتا، اگر فارغ بھی کردوں تو آپ کو معلوم ہے کہ کتابت کا معاملہ کتنا سخت ہے، چیز اچھی اور اطمینان کے ساتھ ہونی چاہئے چاہے تھوڑی دیر لگ جائے ، یہاں پر سب خیریت ہے مولانا عبداللہ اور مولانا نور گت کو سلام کہئے گا۔ والسلام

دعاء گو: ابوالحسن علی

۲۱/جولائی ۱۹۷۱ء، ۲۷/جمادی الاولی ۱۳۹۱ھ

حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کا رسالہ ''زلزلہ'' پر مبارک باد کا مکتوب گرامی:

عزیز گرامی سلمہ اللہ.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ ملا جو کئی مسرتیں لے کر آیا، اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے، یادایام کے گجراتی ترجمہ کی طباعت کے انتظام سے بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور سب سے بڑھ کر جنہوں نے اس سے دلچسپی لی، بہتر ہوگا کہ اس کی ابتدا میں مصنف کے حالات کا ترجمہ بھی شائع کر دیا جائے جو دارالمصنفین سے شائع ہونے والی نئی کتاب ''اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں'' کے

مقدمہ کے طور پر میرے قلم سے شامل ہے۔

زلزلہ پر آپ نے مضمون لکھا بہت اچھا کیا، آج کل ایسے مضامین کی ضرورت ہے، جہاں تک ری یونین کے سفر کا تعلق ہے مجھ میں اب بڑے سفر کی ہمت نہیں اور ان کا کچھ حاصل بھی نہیں، البتہ دارالعلوم کے لیے جو کچھ ہو جائے وہ بہتر ہے اس سے دریغ نہ کریں۔

میں کل سہارنپور جا رہا ہوں، لامع کا مقدمہ بھی ہو گیا، اوجز کا مقدمہ مع میرے مقدمہ کے چھپ گیا، عنقریب آپ کے پاس پہنچے گا، مولانا نور گت کی خدمت میں سلام۔ والسلام

دعا گو: ابوالحسن علی

ختم ''بخاری شریف'' کے اختتام کی مناسبت سے حضرت مولانا علی میاںؒ کو ترکیسر مدعو کیا گیا تھا، اس پر حضرت مولاناؒ کا جواب حسب ذیل آیا۔

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالی.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ مؤرخہ ۲۳/ اگست آج ۲۶/ کو پڑھنے میں آیا، اس سے پہلے مولوی معین اللہ صاحب آپ کے خلوص واصرار دعوت کا ذکر کر چکے تھے، میری معذوریاں اپنی جگہ پر مسلم ہیں، اور میں اپنے کو اس میدان کا آدمی بھی نہیں سمجھتا، لیکن آپ کی اور مولوی عبداللہ صاحب کی دعوت ایسی نہیں کہ میں آسانی سے رد کر دوں، پھر ترکیسر اور اس کے نواح میرے لئے ہر طرح سے مانوس ومرغوب ہیں اس لئے میں

انکار نہیں کرتا، انشاء اللہ حاضر ہونے کی کوشش کرونگا، لیکن ایک مسئلہ قابل غور یہ ہے کہ مجھے بعض ذرائع سے علم ہوا ہے کہ اس مرتبہ رابطہ کا اجلاس اوائل شعبان میں ہوگا، اس لئے مجھے غالبا اوائل رجب میں وہاں کا سفر کرنا پڑ جائے، وسط رجب میں دو دو سفر قلیل وقفہ کے ساتھ بہت دشوار ہے، اس لئے آپ اتنا توقف کریں کہ مجھے رابطہ کے جلسے کی صحیح تاریخ معلوم ہو جائے، اس وقت آپ کے یہاں کے سفر کا تعین آسان ہوگا، اور آپ مصارف سفر سے بھی بچ جائیں گے، اس لئے کی بمبئی تک سفر رابطہ ہی کے حساب میں ہوگا، بمبئی سے ترکیسر ٹرین اور بس سے آجاؤں گا، اگر علاحدہ بھی سفر کرنا پڑے گا تو بھی سورت تک ہوائی جہاز کی ضرورت نہ ہوگی، اچھی اچھی گاڑیاں موجود ہیں، میرا انداز ہے کہ دس پندرہ دن کے اندر رابطہ کی تاریخ کا علم ہو جائے گا، آپ کو اعلان کرنے کا موقع رہے گا، مولوی عبداللہ صاحب کو بھی آپ خط دکھادیں الگ الگ تفصیلا لکھنا مشکل ہوگا۔

نظامت سے سبکدوشی کا میں نے قطعی ارادہ کرلیا تھا، اور تجویز جلسہ انتظامیہ میں آگئی تھی لیکن جلسہ سے تین دن پیشتر متعدد فضلاء دارالعلوم اور ارکان انتظامی مثلا شاہ معین الدین صاحب اور مولانا عمران خان صاحب اور مولوی عبد السلام صاحب قدوائی وغیرہ آگئے تھے، انھوں نے کسی طرح اسکو منظور نہیں کیا، اور جلسہ میں اپنی طرف سے ایک تجویز منظور کر کے مسئلہ کا حل نکال دیا، اور مجھے بدستور اس بار بھی باقی رہنے پر مجبور کر دیا، تفصیل زبانی سن لیجئے گا۔

آپ نے وقت کے ایک اہم مسئلے پر لکھا اسکی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی

اس بارے میں تشفی کی جائے اللہ تعالیٰ لوگوں کو مستفید کرے، اس سے بہت خوشی ہوئی کہ مضمون مقبول ہوا ہے۔

مولانا نور گت کا یہاں انتظار ہے، عین وقت پر مفتی صاحب کی زبانی التواء کا حال معلوم ہوا، معلوم نہیں کیا سبیل ہے؟ یہاں تو کوئی ایسی بات نہ تھی، نثار کا سلام قبول ہو۔

دعاء گو، ابوالحسن علی

۱۲/۲/۸۹ھ موافق ۲۶/اگست ۶۹ء

حضرت شیخ الحدیثؒ کا بذل کی خدمت کے لئے حضرت مولانا علی میاں سے اہم مشورہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی زید لطفہ.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مورخہ ۳/جمادی الثانیہ کو ملا، لیکن بعض مجبوریوں کی بنا پر اس کے پڑھنے کی نوبت کئی دن بعد آئی، حضرت شیخ الحدیث نے مجھے بھی آپ کے قیام (قیام سہارنپور) کے بارے میں لکھا تھا، اور ایماء بھی فرمایا تھا کہ تمھارے سہارنپور آنے پر مشورہ ہو جائے گا، میں نے فوراً لکھ دیا تھا کہ بہت مناسب ہے، آپ کے لئے یہ موقع نہایت غنیمت ہے، بالکل ہاتھ سے نہ جانے دیں، سب کچھ مل جائے گا، لیکن شیخ کی صحبت نہ ملے گی اور اس وقت ان کی پوری قلبی توجہ اپنی اور اپنے اکابر کی تصنیفات کی اشاعت پر ہے، جو اس میں مدد کرے گا وہ ان کی شفقتوں اور عنایتوں کا حصہ وافر پائے

گا، میں ۱۱/۱۲/اگست کو سہارنپور جارہا ہوں وہاں اس مسئلے کی قطعی شکل دے دی جائے گی، اس وقت اسی پر اکتفا کررہا ہوں۔ والسلام

مخلص: مولانا ابوالحسن علی ندوی

بقلم: محمد الثانی ندوی رائے بریلی

۵/۸/۱۹۷۱ء ۱۲/جمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ

ایک دوسرے خط میں حضرت مولانا علی میاں ندوی تحریر فرماتے ہیں:

عزیزی گرامی سلمہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مؤرخہ ۱۲/اگست کو مل گیا تھا، لیکن میں ۱۵/اگست کو دہلی روانہ ہوا اور وہاں سے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا، مگر یہ سفر انتشار وعلالت میں گزرا، حضرت شیخ کو بھی پریشانی رہی، ۲۲/اگست کو مولوی معین اللہ کے ساتھ واپسی ہوئی، اب طبیعت اچھی ہے، مولوی عبداللہ صاحب کے خط کا جواب اسی ڈاک سے دیا ہے، امید ہے کہ ان کے لئے موجب طمانینت ہوگا، خدا کرے کہ آپ کا بدل سال بھر کے لئے مل جائے۔

هنيأ لأرباب النعيم نعيمها آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ اس کے لئے آپ ہی پر نظر ہے، باقی سب حالات بدستور ہیں۔

والسلام

ابوالحسن علی

۱۴/دسمبر ۱۹۷۱ء موافق ۳/رجب ۱۳۹۱ھ

عزیز گرامی عزیز القدر حفظہ اللہ ورعاہ.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ سے آپ کو خط لکھنے کا خیال تھا اور جب آپ کا خط یا سلام پہونچتا تھا تو تقاضا اور کوتاہی کا احساس بڑھ جاتا تھا، ابھی سہارنپور گیا تو حضرت شیخ نے آپ کے سب خطوط دکھلائے اور واپسی پر مولوی معین اللہ صاحب نے آپ کا خط جس پر ۲۳ر فروری کی تاریخ پڑی ہوئی ہے میرے نام کا مجھے دیا، اس سے ندامت اور بڑھی، امید ہے کہ آپ اس کوتاہی اور کوتاہ قلمی کو معاف کریں گے، مجھے حجاز سے واپسی پر پے در پے سفر کرنے پڑے اور زیادہ تر وقت سفر میں صرف ہوا، اس انتشار اور رواروی کی وجہ سے شیخ غزالی وسید سابق کا خط تاخیر کے ساتھ انہیں کے نام بھیج دئے گئے، بعد میں ہدایت کی کہ دونوں کی نقلیں آپ کے پاس بھی جانی چاہئیں، امید ہے کہ اب روانہ ہوئی ہونگی، آپ زبانی بھی ان حضرات سے میری طرف سے شکریہ ادا کر دیجئے گا، امید ہے کہ اب طباعت کا کام خاطر خواہ ہو رہا ہوگا۔

بر بنائے اخلاص ومحبت آپ سے یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ اس سفر پر ہر طرح حضرت شیخ سے قربت اور اعتماد کا ذریعہ بنائیے اور اس کے لئے آپ کو جو بھی قربانی دینی پڑے دیجئے، وقت گزر جاتا ہے اور بات رہ جاتی ہے، اس مقصد عظیم کی خاطر ہر بات برداشت کیجئے۔

امید ہے کہ جیسے میں نے سفر سے پہلے کہا تھا عربی بولنے اور اخبارات ورسائل کے مطالعہ میں بھی کچھ وقت صرف کرتے ہونگے، اساتذہ کبار کے درس اور

مشہور مقررین کی تقریر بھی سنتے ہونگے، لیکن اس طرح کہ اصل مقصد کو نقصان نہ پہونچے، الجمعیۃ الشریعۃ والا مطبع اگر کوئی ہماری کتاب شائع کرے تو اس کو بھیجنے کی تاکید کردیجئے گا کہ ہم اس کو اور بھی چیزیں دیں گے۔

آپ نے کسی خط میں یہ نہ لکھا کہ والد صاحب مرحوم کی کتاب الھند فی العصر الاسلامی کا جو نسخہ اپنے ساتھ لے گئے تھے وہ دار الکتب المصریہ میں داخل کیا یا نہیں؟ اگر اتفاقاً کہیں رہ گیا ہو تو میں دوسرا نسخہ بحری ڈاک سے بھیجنے کی کوشش کروں، میری بڑی خواہش ہے کہ ایک نسخہ وہاں محفوظ ہو جائے تاکہ کسی تحقیقی کام کرنے والے کے کام آئے۔

باقی یہاں دار العلوم میں سب خیریت ہے۔ والسلام

دعا گو: ابوالحسن علی ندوی

نثار کا سلام قبول ہو۔ ۱۹۷۳/۸/۲۵ء

حضرت مولانا علی میاں ندوی کا مکتوب گرامی بسلسلہ ملازمت رابطہ عالم اسلامی:

عزیز گرامی سلمہ اللہ تعالی .....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مؤرخہ ۸/دسمبر قدرے تاخیر سے مکہ معظّمہ میں مل گیا تھا، لیکن اس کا جواب دینے کے لئے جن باتوں سے اطمینان حاصل کرنا ضروری تھا، ان میں وقت لگ گیا، رابطہ کے جلسے صبح وشام ہوتے رہے، اور حجاج کا بے حد ہجوم تھا، میں سب

سے پہلے حضرت شیخ کا واضح ایماء اور ردعمل معلوم کرنا چاہتا تھا اس لئے جیسا کہ میں نے رائے بریلی کی گفتگو میں آپ سے کہا تھا کہ آپ کے اور حضرت شیخ کے تعلق کی جو نوعیت ہے، اس کا تقاضہ ہے کہ جب تک شیخ کا اس معاملہ میں انشراح یا عدم انشراح پورے طور پر معلوم نہ ہو جائے آپ کوئی قدم نہ اٹھائیں، اس لئے کہ شیخ کا تعلق ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے دوسرے میں رشید فارسی سے گفتگو کرنا چاہتا تھا جن سے معلوم ہوتا کہ معاملہ کس مرحلہ پر یا رابطہ کی طرف کس قدر آپ کی طلب ہے، شیخ کی خدمت میں تو میں نے جلدی خط لکھ دیا، شیخ رشید فارسی سے جو رابطہ کی مختلف مصروفیتوں کی وجہ سے بہت زیادہ مشغول تھے حج کے بعد گفتگو کی نوبت آئی، البتہ شیخ نے مجھے لکھا کہ مجھے عدم انشراح نہیں ہے، البتہ میرے ذوق کے خلاف ہے اور میرا یہ ذوق اپنے اور عزیزوں کے بارے میں ہمیشہ رہا ہے، چنانچہ عزیزم واضح کی مثال تمھارے سامنے ہے، بقیہ گفتگو تمہارے مدینہ آنے پر زبانی ہوگی، میں اتنی سی بات سے فیصلہ نہ کر سکا آپ کو آمد کا تاردوں یا منع کروں احتیاط کی بنا پر مدینہ طیبہ حاضری کا انتظار کیا۔

رشید فارسی نے پورے معاملہ کی تفصیل سنائی اور آپ کی گفتگو سے بھی اندازہ ہوا کہ آپ کے ذہن میں مستقل رابطہ سے تعلق اور مشغولیت نہیں ہے، آپ کسی کلیہ میں تدریس یا مصر سے دکتورہ کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہ رابطہ میں مستقل طور پر وہ کام نہیں رہتا جس میں آپ کی مشغولیت ہوگی، شیخ صالح قزاز نے آپ کے متعلق نہ مجھ سے خود دریافت کیا، نہ ہی میں نے استفسار مناسب سمجھا، مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو شیخ

نے تخلیہ میں مفصل گفتگو فرمائی، جس کا حاصل یہ ہے کہ شیخ آپ کے اس تعلق سے منشرح ہیں، بلکہ مجھے ایماء فرمایا کہ میں آپ کو لکھ دوں کہ اگر آپ آنا چاہیں تو آجائیں، شیخ کو اعتراض نہ ہوگا، البتہ ذوق کی وہی بات ہے جو اوپر لکھی، آپ نے اپنے جو حالات لکھے ہیں ان کے پیش نظر بھی آپ کے لئے اس تعلق کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، آپ چاہیں تو احتیاطاً شیخ صالح قزاز کو تار کردیں کہ میں آنے کے لئے تیار ہوں اور سفر کی تیاری کر رہا ہوں، اگر یہاں کوئی معذرت کا تار یا خط نہ جائے تو آپ بے تکلف آجائیں اور کام شروع کردیں۔

آپ سے تعلق کی بنا پر عزیزانہ مشورہ ہے کہ ایک مقصد کو سامنے رکھ کر اپنے کو یکسو کرلیں اور ذہنی انتشار سے اور مقاصد کے اختلاف سے اپنے کو آزاد کرلیں۔

شیخ الازھر بھی آئے ہوئے ہیں، ممکن ہے کہ آپ کی آمد تک قیام نہ رہے، اس معاملہ میں آپ مولوی معین اللہ صاحب سے مشورہ کر سکتے ہیں اور خط لکھ سکتے ہیں، ان شاء اللہ ہم ۲۵/جنوری کو روانہ ہوکر راستہ میں رکتے ہوئے ۲/فروری کو ممبئی پہونچیں گے، ایک خط ڈاک سے اسی طرح کا روانہ کیا ہے۔

والسلام

دعا گو: علی مدینہ منورہ

۲۴/ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ ۱۸/جنوری ۱۹۷۴ء

ابوظبی پہونچنے پر حضرت مولانا علی میاںؒ کا پہلا والا نامہ:

ابوظبی محکمۃ شرعیۃ کی ملازمت کے زمانے کا مکتوب گرامی:

عزیز گرامی قدر حفظہ اللہ تعالیٰ وبارک فیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ایر لیٹر مؤرخہ ۲۸ر جولائی ۱۹۷۵ء بہت جلد پہونچ گیا، وہ شاید کل ہی مجھے ملا، رابع سلمہ نے آپ کے خط کا تذکرہ کیا تھا، اور انہیں سے تقرری کا حال معلوم ہوا تھا، میں سفر مکہ کے سلسلہ میں اتنا مصروف اور پراگندہ ذہن رہا کہ آپ کو کچھ نہ لکھ سکا، کئی ہفتے اسی الجھاؤ میں گزر گئے، شیخ عبدالمنعم النمر نے بھی اپنے خط میں آپ کی ملاقات کا ذکر کیا تھا۔

سب سے پہلے تو اس جدید ذمہ داری اور مشغولیت پر جس میں اللہ تعالی کی خاص مدد ہوئی، دلی مبارک باد قبول کیجئے، اور اپنے کو فی الحال اسی پر مطمئن کرنے کی کوشش کیجئے آپ کی موجودگی سے ان شاء اللہ وہاں کے اہل علم کو فائدہ ہوگا، اپنی علمی مشغولیتیں بھی جاری رکھئے، اور حدیث کے درس کا ضرور سلسلہ شروع کیجئے، اس سے انشاء اللہ آپ کا جی اور زیادہ لگ جائے گا اور آپ کی افادیت بھی اور زیادہ محسوس کی جائے گی، ذہنی کشمکش بہت مضر ہے، اور اس سے کچھ فائدہ نہیں۔

آپ کی کتاب (الامام البخاری) کا مقدمہ ابھی نہیں لکھ سکا، ذہنی سکون حاصل نہیں ہوا، اور ضروری کام سامنے آتے رہے، کچھ دن اطمینان سے رہا تو ان شاء

اللہ اس خدمت کو انجام دوں گا، اجلاس مہر جان تعلیمی کے سلسلہ میں آپ نے جن لوگوں کو دعوت نامہ بھیجنے کی ہدایت کی ہے، ان کے نام ان شاء اللہ خط اور دعوت نامے چلے جائیں گے، یہ سب مناسب لوگ ہیں، کتابوں کے متعلق بھی کارروائی کی جائے گی۔

امید ہے کہ آپ اپنی خیر وعافیت وحالات سے وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہیں گے، اور رابطہ برابر قائم رکھیں گے، مولانا عبدالسلام قدوائی سلام کہتے ہیں اور شکایت ہے کہ ہم سے یہاں بہت تعلق کا اظہار کرتے تھے لیکن بالکل بھول گئے۔

والسلام

دعا گو: ابوالحسن علی

۲۶/۷/۱۳۹۵ھ ۴/اگست ۱۹۷۵ء

عزیز گرامی قدر مولوی تقی الدین صاحب ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے رخصت ہو کر الحمد للہ بخیر وعافیت ظہر کے وقت بمبئی پہونچا، تین دن وہاں آرام کے خیال سے ٹھہرا، پھر دہلی ہو کر ۳۰/دسمبر کو اپنے مستقر پر پہونچ گیا، یہاں آتے ہی اپنی ایک قریبی عزیزہ کی علالت کا حال معلوم ہوا جس کی وجہ سے فوراً رائے بریلی جانا پڑا، اس تردد اور مولوی نثار صاحب کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو خط لکھنے میں تاخیر ہوئی، ورنہ چاہئے تو یہ تھا کہ پہونچتے ہی آپ کو خط لکھتا، اس سفر سے آپ کے تعلق اور محبت کا خاص اثر طبیعت پر پڑا، پانچ دن جس طرح آپ ساتھ رہے

اور جس شرافت وسعادت اور تعلق قلبی کا آپ نے اظہار کیا اس سے آپ کے تعلق میں مزید اضافہ ہوا، یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ نے الحمد للہ اپنی علمی و دینی خصوصیات کی بنا پر نہ صرف ابوظبی بلکہ تینوں جگہ اچھا مقام پیدا کرلیا ہے، میں نے شیخ کو بھی یہ بات لکھی ہے اور یہ بھی کہ آپ کو اپنے علمی مشاغل سے انقطاع کا بڑا قلق ہے اور آپ جلد سے جلد حدیث شریف کی خدمت میں منہمک ہونا چاہتے ہیں، انشاء اللہ شیخ پڑھ کر خوش ہوں گے، آپ نے ابوظبی کی تقریر کا جو ٹیپ دیا تھا، وہ جب واضح سلمہ نے بمبئی میں لگایا تو بہت صاف معلوم ہوا، غالباً موٹر کی آواز کی وجہ سے اور مشین کی خرابی کی وجہ سے صاف سنائی نہیں دیتا تھا، آپ کو دوبارہ تکلیف کرنی پڑی، مولوی سعید صاحب اور مولوی اسحاق صاحب سب اخبارات بھی لائے، ہم نے قاضی صاحب کی خدمت میں شکریہ کا ایک خط علیحدہ بھی لکھا ہے، امید ہے کہ اس کے ساتھ ان کو ملے گا، آپ زبانی بھی ہماری طرف سے گہرے تأثر کا اظہار کر دیجئے گا، ہم ان کی بزرگانہ شفقت ومحبت سے بہت ہی متأثر ہوئے، دہلی میں ابوسعد سلمہ ملے، انہوں نے بڑی سعادت مندی کا ثبوت دیا، ہم لوگ ان سے خوش ہیں اور ان کی ترقی کے لیے دعا کرتے ہیں، امید ہے کہ وہ پہونچ گئے ہوں گے، محمود قیسیہ، الاستاذ البیلی اور ان سب حضرات سے سلام کہئے جو ابوظبی کے دوران قیام قریب رہے، ملنا ہو تو ڈاکٹر ابراہیم عزالدین کو بھی سلام پہونچا دیجئے گا، اپنی خیریت اور علمی مشاغل سے ضرور مطلع کرتے رہئے گا۔

ریڈیو اخبارات سے آپ کو مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کے انتقال کی خبر مل گئی ہوگی، دارالعلوم میں ان کی نماز جنازہ ہوئی اور دریاباد میں تدفین ہوئی، آپ بھی ان کے لیے دعا اور ایصال ثواب کریں اور قاضی صاحب سے بھی میری طرف سے کہہ دیں، یہاں لوگ ان کی وفات کی اہمیت کو بہت محسوس کررہے ہیں۔

والسلام

دعا گو: ابوالحسن علی

۱۷؍محرم الحرام ۹۷ھ ۸؍جنوری ۱۹۷۷ء

دارالعلوم ندوۃ العلماء کا رکن انتظامی ہونا:

عزیز گرامی مولوی تقی الدین ندوی صاحب.....سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ ہوا آپ کا ایک خط آیا تھا جس میں آپ نے ''العقیدۃ والسلوک'' پر اپنے تأثرات ظاہر کیے تھے اور حضرت شیخ کی سوانح کے متعلق دریافت کیا تھا، میں نے انھیں دنوں میں اس کا جواب دیا تھا، اس کے بعد آپ کا کوئی خط ایسا نہیں آیا جس سے معلوم ہو کہ وہ خط ملا یا نہیں؟ آپ کا خط مولوی معین اللہ صاحب کے نام دیکھا، اپنے مادر علمی، اور اپنے ادارہ سے ایسا گہرا اور مخلصانہ تعلق آپ کو اور اس کو مبارک ہو، اللہ تعالیٰ اس کو جلد معرض وجود میں لائے، معلوم ہوا کہ آپ ۱۷؍جنوری کو ہندوستان آرہے ہیں، ممکن ہے کہ ہم لوگ اس وقت بمبئی میں ہوں، آپ محمد بھائی کے یہاں

معلوم کر لیجئے گا، اگر وہیں ملاقات ہو جائے تو اچھا ہے، اور اگر آ گئے ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ لکھنؤ میں باتیں ہو جائیں گی۔

شاید آپ کو دیر سویر اطلاع ملے کہ آپ اس مرتبہ جلسۂ انتظامی میں ندوۃ العلماء کے رکن انتظامی منتخب کر لیے گئے، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور آپ سے اور زیادہ خدمت لے۔

حضرت شیخ کی سوانح آج ہی کل میں پریس سے آنے والی ہے، اب غالبًا آپ یہاں آ کر ہی دیکھ سکیں، کوئی جانے والا مل گیا تو وہاں بھی بھیجی جا سکتی ہے، خدا کرے آپ کو پسند آئے اور دیکھ کر مطمئن ہوں۔

معلوم نہیں حمزہ سلمہ آپ سے ملے یا نہیں؟ وہ جب سے کویت سے روانہ ہوئے ہیں کوئی خط، تار، ٹیلیفون نہیں آیا، امید ہے وہ آپ سے ضرور ملے ہوں گے اور آپ بھی مل کر خوش ہوئے ہوں گے، ہم پرسوں ہی بھٹکل جانے والے ہیں، وہاں سے انشاء اللہ یہیں آئیں گے اور وہاں شاید دو ہفتے رہنا ہوگا، مولوی معین اللہ صاحب بھی امید ہے ساتھ ہوں گے، اس وقت اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ سفر قریب ہے، مولوی نثار صاحب کے ایک لڑکے حسان نے دارالعلوم میں کمپوزنگ سیکھی ہے، وہاں کسی پریس میں موقع ہو تو کوشش کر دیجئے گا۔ نثار کا سلام قبول ہو۔

والسلام

دعا گو: ابوالحسن علی رائے بریلی

۲۱ر دسمبر ۸۲ء ۵ر ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

عزیز گرامی مولوی تقی الدین ندوی صاحب.....سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

ہم کو شرمندگی ہے کہ آپ سے رخصت ہوئے کئی دن ہو گئے اور آپ کو خط لکھنے کی نوبت نہ آئی، ریاض اور مدینہ منورہ میں سخت مصروفیت رہی، باوجود تقاضہ کے آپ کو خط جلد نہ لکھ سکے اور گھر تو ہم نے ایک مختصر خط فجیرہ میں لکھوایا تھا، اس کے بعد نوبت نہ آئی، آپ نے ابوظہی کے قیام اور امارات کے اس سفر میں جیسی رفاقت ومحبت کا معاملہ کیا کہ اس کا دل پر بہت اثر ہے، حضرت شیخ سے بھی اس کا تذکرہ ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو اور برکت عطا فرمائے، آپ برابر یاد آتے رہے، آپ کی وجہ سے وہ سفر اور قیام بہت خوشگوار ہو گیا ورنہ ہماری طبیعت بہت جلد اکھڑ جاتی ہے اور تمدن اور دولت کے مرکزوں میں تو اور اکھڑی رہتی ہے، امید ہے کہ آپ نے ہمارا خط وزیر الاعلام کو پہونچادیا ہوگا، عبدالغنی محمد نور ولی ص ب ۲۹ جدہ پتہ پر خط لکھئے تو کچھ حال معلوم ہو، آپ کا خط شیخ کو پہونچنے پر امید ہے کہ جواب براہ راست پہونچے گا، عبیداللہ کے سلسلہ میں جو بات ہوئی تھی امید ہے کہ آپ فکر کریں گے، قاضی صاحب اگر تشریف لے آئے ہوں تو ہمارا بہت بہت سلام اور بخیریت واپسی پر مبارکباد۔

والسلام

ابوالحسن علی

والدین کے ساتھ حج کرنے پر مبارک باد:

عزیز گرامی قدر سلمہ اللہ ووقاہ.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا ۱۰؍نومبر کا لکھا ہوا خط تقریباً ایک مہینے کی تاخیر سے پہنچا، آج کل خط ایسے ہی پہنچ رہے ہیں، سب سے پہلے تو حج پر مبارک باد قبول کیجئے، خاص طور پر جب کہ والدین کے حج کا بھی ذریعہ اللہ نے آپ کو بنایا، اس مرتبہ میں نہیں آسکا، حضرت شیخ اور مولانا انعام الحسن صاحب کی بھی رائے ہوئی ہوگی، کل ہی حضرت شیخ کو حجاز کے لئے رخصت کر کے آیا، کل ۵؍دسمبر کو حضرت کراچی کے لئے روانہ ہوئے، دو دن ٹھہر کر دوشنبہ ۸؍دسمبر کو جدہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے، میں اور مولوی معین اللہ صاحب رخصت کرنے گئے تھے، مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ اس سال آپ کا حج کا ارادہ ہے، آنکھ کی طرف سے غفلت نہ کیجئے، سارا کام اسی سے لینا ہے، سیرۃ الامام احمد بن حنبل بڑا کام ہے خاص طور پر شیخ ابوزہرہ کی کتاب کے بعد، منتقلی کے سلسلے میں آپ جو مناسب سمجھیں کریں (یہ جامعۃ الامارات کی طرف منتقل ہونا تھا)۔

الجامع الکبیر (۱) کا کام بھی آپ کے ہاتھ سے انجام پا جائے تو بڑی خدمت ہے، ڈاکٹر عزالدین ابراہیم کا جواب آیا تھا، مدیر جامعات الامارات ہو جائیں تو بہت موزوں ہوں گے، مولوی نعیم آئے ہوئے تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی، کتاب الزہد پر مقدمہ ان شاء اللہ بمبئی کے قیام میں لکھنے کی کوشش کروں گا، آج کل طبیعت خراب

(۱) ابوظہی کی وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیہ نے علامہ سیوطیؒ کی اس عظیم کتاب کی تحقیق کی ذمہ داری سونپنے کا فیصلہ کیا تھا۔

چل رہی ہے، عزیزی ابوسعد سلمہ کو سلام۔

والسلام

دعا گو: ابوالحسن علی

حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کا ایک مکتوب گرامی:

رائے بریلی

عزیز گرامی سلمہ اللہ تعالیٰ ورقّاہ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ۲۴/اپریل کا لکھا ہوا خط کل یکم مئی کو ملا، ہمیں توقع تھی کہ مؤتمر (۱) کے بعد آپ کا خط آئے گا، جس سے کچھ روشنی پڑے گی، مولوی عبداللہ صاحب دو تین دن کے لیے یہاں آئے تھے ان سے کچھ حال معلوم ہوا تھا، آپ نے ہمارے مقالہ پر مناسب عنوان دیا ہے، ہم نے بڑی عجلت میں دو تین گھنٹے میں وہ مضمون لکھا تھا، اس سے خوشی ہوئی کہ آپ کو پسند آیا، یہاں رائے بریلی آئے تو آپ کی کتاب امام مالکؒ دیکھی، اوجز اور التعلیق الممجد کی طباعت کی خبر سے خوشی ہوئی، چھٹیوں کے بارے میں آپ جو مناسب سمجھیں کریں، ہندوستان آنے کی پھر بھی فرصت رہے گی، رہنے میں آپ کا مالی فائدہ اور طلبہ کا علمی فائدہ ہے۔

عزیزی ابوسعد کی بیماری اور اس کی نوعیت کی خبر سے تردد ہوا، عام طور پر یہ بیماری زیادہ امیر لوگوں کو ہوا کرتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور عمر طویل عطا فرمائے۔

(۱) یہ مؤتمر امام مالک ہے، جو ابوظبی میں منعقد ہوئی تھی۔

ایک بات پہلے بھی آپ کو لکھنا چاہتا تھا اب آپ کا خط بھی آ گیا وہ یہ کہ عزیزی مولوی نثار الحق سلمہ کے فرزند حسان سلمہ کے خطوط پریشانی کے آ رہے ہیں ابھی تک وہ ایک مسجد میں اور کئی مسجدوں میں کام کرنے پڑتے ہیں، اگر ان کے لیے کوئی مناسب تر جگہ جہاں سہولت بھی ہو اور تنخواہ بھی مناسب ہو، آپ کی کوشش سے مل جائے تو بہت اچھا ہے، ابھی تو عمر ہے اور پردیس کا معاملہ ہے، امید ہے کہ آپ اس میں کوتاہی نہ کریں گے۔

والسلام

دعا گو: ابوالحسن علی

۲ رمئی ۸۶ء ۲۲ رشعبان ۱۴۰۶ھ

مکاتیب

حضرت جی

مولانا انعام الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ

مکتوب گرامی حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ:

۴؍شوال ۸۰ھ ۲۱؍مئی ۸۸ء دہلی حضرت نظام الدین

مکرم ومحترم بندہ مولانا تقی الدین صاحب و فقنا اللّٰہ و إیاکم لما یحب و یرضی ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲۷؍رمضان کو آپ کی جانب سے مکتوب گرامی موصول ہوا، تعزیت مسنونہ کے ساتھ آپ کی خیریت معلوم ہوئی، حق تعالیٰ آپ کی ہمدردی کا بہترین بدلہ عطا فرمائے، دعا فرماتے رہیں، دوستوں کی دعائیں حق تعالیٰ کے فضل کو متوجہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں، ماہ مبارک خیریت کے ساتھ گذرا ہے، ۱۸؍مئی کو عید ہوئی ہے حق تعالیٰ اپنے بندوں کی عبادت ومحنت کو قبول فرمالے، مولوی طلحہ صاحب کا قیام ڈابھیل نہیں رہا، بلکہ سہارن پور رہا ہے، احباب اور متعلقین نے بھی قیام واعتکاف کیا ہے، مزید خیریت ہے، دعا فرماتے رہیں۔

والسلام

منجانب: حضرت جی مدظلہ

بقلم: ابراہیم

مکرم بندہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ مؤرخہ ۸؍۱۱؍۱۴۰۲ھ موصول ہوا، اس سے پہلا بھی موصول ہوا تھا جس سے آپ کی حرمین شریفین کی حاضری کا علم ہوا تھا، حضرت شیخؒ کی یاد اور تصور

بہت مبارک ہے اللہ تعالیٰ حضرت شیخ کے مدارج بلند فرمائے، حضرت شیخ الحدیثؒ پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے، خواب بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی تصنیفات و تالیفات میں برکت دے اور امت کے لئے مفید فرمائے، بندہ سے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے اس سے متعلق یہ ہے کہ ''اوخویشتن گم ست کرا رہبری کند'' بندہ خود ہی اصلاح کا محتاج ہے اور دعاؤں کا حاجت مند ہے، بندہ بھی دعا کرتا ہے۔

اپنی کم مائیگی کا احساس بڑی سعادت ہے، گھر کے حالات کے سلسلے میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر فرمائے، صاحبزادہ کے لئے بھی دعا گو ہوں۔

والسلام

(حضرت جی مولانا) محمد انعام الحسن (صاحب)

مسجد بنگلہ والی، بقلم: ریاض

مکرم ومحترم بندہ مولانا تقی الدین صاحب ندوی

وفقنا اللہ و إیاکم لما یحب و یرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا، جامعہ میں منتقلی کو اللہ جل شانہ قبول فرمائے، تمہارے اور اہل جامعہ کے لیے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے، اور حدیث پاک کی صحیح خدمت کرنے کی اور اس کی برکات سے مالا مال ہونے کی دولت نصیب فرمائے۔

درس بخاری کا سلسلہ ابھی قائم کرنے میں عجلت نہ فرمائیں، بندہ دعا گو ہے کہ

اللہ جل شانہ تمہارے لیے دارین کی ترقی کا، اور اپنی ذات سے وابستگی کا ذریعہ فرمائے۔

اپنے اسلاف کی، بڑوں کی توجہات، وہ دنیا سے منتقل ہو جانے کے بعد ختم نہیں ہو جاتیں، بقدر تعلق و محبت کے ان توجہات سے باوجود پردہ فرما جانے کے بھی استفادہ ہوتا رہتا ہے۔

اس سانحہ سے اب تک متأثر ہو جانا یہ تمہارے تعلق کی بات ہے، بقدر تعلق ہی آدمی کے اوپر تأثر ہوتا ہے ؎

إذا ذكرت مصيبة تسلوبها

فاذكر مصابك بالنبى محمد

لیکن ماشاء اللہ آپ حدیث کے ساتھ اشتغال رکھنے والے ہیں، آپ اس حدیث پاک کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں، لِيُعَزِّ المسلمين فى مصائبهم فى المصيبة بى ۔

اس ناکارہ کے بارے میں قائم مقامی اور جانشینی شیخ کی سمجھنا میں کیا عرض کروں ؎

صلاح کار کجا و من خراب کجا

ذکر بالجہر، مراقبۂ دعائیہ، تہجد و تلاوت کی پابندی بہت مبارک ہے، دماغ کی خشکی کا فکر رکھنا چاہئے، اس کے لئے دو باتوں کے اہتمام کی ضرورت ہے، ایک نیند کے پورا کرنے کی، اور ایک صبح کو سورج نکلنے سے پہلے کچھ دیر کھلی ہوا میں چہل قدمی کی دماغی کام کرنے والوں کے لئے یہ ایک عجیب نسخہ ہے اور اس کی حفاظت کے لئے جہر میں کمی کی ضرورت پیش آوے تو جہر بھی کم کیا جاوے۔

تبلیغی احباب کی ہمت افزائی اوران کی، اپنی حفاظت کے ساتھ جتنی تائید کی جاسکے اس میں دریغ نہ فرماویں۔

تمہاری، تمہارے جارِ ممثل کی ملاقات سے مسرت ہوئی، اللہ جل شانہ خیر کا ذریعہ فرمائے۔

بندہ کا ۲رنومبر سے ایک طویل سفر تقریباً ایک ماہ کا ہوگا، اس کے لئے بھی دعاؤں کا اہتمام فرماویں، اسی وقت آپ کا گرامی نامہ ملا تھا، فوری یہ چند سطور لکھادی گئی ہیں، اس بندہ کے لئے کسی ادب اور اس کی ضرورت نہیں، بس! واقفین کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام

(حضرت مولانا) بندہ: محمد انعام الحسن (صاحبؒ)

۱۱رمحرم ۱۴۰۳ھ ، ۸۲/۱۰/۲۹ء بنگلہ والی مسجد (بقلم: محمد غزالی)

مکرم ومحترم بندہ مولانا تقی الدین صاحب ندوی

وفقنا الله وإياكم لما يحب ويرضى السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا مکتوب ۹رربیع الاول کا لکھا ہوا ملا، احوال معلوم ہوئے، اللہ جل شانہ اسلام اور مسلمین کی حفاظت فرمائے اور امت کو رجوع الی اللہ کی توفیق عطا فرمائے امید ہے کہ اپنے معمولات اور علمی ودینی خدمات کے ساتھ دعوت کے کام میں بھی زیادہ سے زیادہ تعاون فرمارہے ہوں گے۔

''سوانح یوسفی''(۱) کے عربی ترجمہ کروانے کا خیال، ''امانی الاحبار'' کو عربی میں ٹائپ کرانے کی خواہش اور ''التعلیق الممجد'' کی ترتیب وطباعت کی مشغولی کا علم ہوا، اللہ جل شانہ ان تمام امور کو بخیر وخوبی پورا فرمائے اور اعظم گڑھ کے مدرسہ کی بھی بسہولت وعافیت تکمیل فرمائے اور برکت فرمائے، بندہ دعا گو ہے۔

''امانی الاحبار'' پر جتنا کام ہوا ہے وہ تو چھپ چکا ہے، باقی کی تکمیل کے سلسلہ میں مولانا اظہار صاحب نے بھی معذرت کردی ہے کہ نزول ماء کی شکایت کی وجہ سے اب کتابوں کا مطالعہ بھی ان کے لیے مشکل ہوگیا ہے، اللہ جل شانہ غیب ہی سے اس کی کوئی بہتر صورت فرمائے، دعا کرتے رہیں۔

فقط والسلام

(حضرت مولانا) محمد انعام الحسن (دامت برکاتہم)

بقلم: محمد غزالی

بنگلہ والی مسجد ۴؍ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ ۱۹۰/۱۰/۲۴ء

بنگلہ والی مسجد ۱۰؍رمضان المبارک ۹۶ھ ۸۵/۵/۲۰ء

مکرم ومحترم بندہ مولانا تقی الدین صاحب ندوی

وفقنا الله و إياكم لما يحب و يرضى

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

---

(۱) یہ کتاب عربی میں بعنوان ''الشيخ محمد يوسف الكاندهلوي ومنهجه في الدعوة'' تعریب: سید جعفر مسعود حسنی ندوی، یہ ہماری نگرانی میں بیروت سے طبع ہوچکی ہے۔

آپ کا مکتوب موصول ہوکر کاشف احوال ہوا، اپنی تعلیمی وتدریسی مشغولیات کے ساتھ ذکر ومعمولات کی پابندی مبارک ہے، اللہ جل شانہ مزید ترقیات سے نوازے۔

آپ کے بھتیجے مولوی ابوسعد ندوی کی علالت کی خبر باعث قلق ہوئی، اللہ تعالیٰ اسے شفائے کامل عاجل ومستمر عطا فرمائے اور آپ کی تمام پریشانیوں کو حق تعالیٰ شانہ محض اپنے فضل وکرم سے دور فرمائے۔

اب کی چھٹیاں وہیں گذارنے کا ارادہ معلوم ہوا، کوئی حرج نہیں، اللہ جل شانہ آپ کے لیے اس میں خیر فرمائے اور برکت فرمائے۔

آپ کی مرسلہ کتاب ''علم رجال الحدیث'' مل گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول و نافع فرمائے، مولوی طلحہ صاحب نے اب کی مدرسہ کی مسجد میں اعتکاف نہیں کیا، ایک دوسری مسجد میں کیا ہے، اول رمضان میں پندرہ بیس معتکفین وغیر معتکفین تھے، اب اِدھر کی کوئی اطلاع نہیں۔

فقط والسلام

منجانب: حضرت جی دامت برکاتہم

بقلم: محمد غزالی

ازمحمد غزالی بعد سلام مسنون بہت ہی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ازطرف محمد زبیر الحسن ..... بعد سلام مسنون!

خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں، الحمدللہ یہاں پر سب بخیر ہیں، آپ نے اپنے خط میں جن علمی کاموں کا تذکرہ فرمایا ہے ان سے بہت مسرت ہوئی، میری تمنا یہ ہے کہ آپ اگر حضرت شیخ کے ''الأبواب والتراجم علی صحیح البخاری'' (۱) کا اردو ہی ترجمہ کر دیں تو ہم جیسے جاہلوں کے لئے بہت ہی فائدہ مند ہوگا، کیوں کہ آج کل عربی استعدادیں تو ختم ہوتی جارہی ہیں، اردو شروحات سے ہی لوگ اپنا کام کر لیتے ہیں، امید ہے کہ اس درخواست پر غور وفکر فرمائیں گے اور بندہ کو مطلع فرمائیں گے، دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام
محمد زبیر الحسن

(۱) عزیز ڈاکٹر ولی الدین ندوی کی تحقیق کے ساتھ بیروت سے پانچ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

مکاتیب

حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب

پرتاپ گڑھی نور اللہ مرقدہ

مکتوبات حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھی نور اللہ مرقدہ:

عزیز محترم معظم و مخلصم سلمہ سلام مسنون و دعائیں!

آپ کا محبت نامہ ملا، پڑھ کر دلی مسرت ہوئی، آپ یاد آتے ہیں، آپ اور آپ کے تمام متعلقین کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، عزیزم ولی الدین سلمہ جارہے ہیں ان کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، آپ کی محبت اور اخلاص سے دل بہت متأثر ہے، اللہ کا شکر ہے کہ آپ کا چھوٹا لڑکا (ڈاکٹر صفی الدین) اب بہتر ہے، دعا کرتا ہوں ان کو جلد کامل صحت عطا ہو، میں دوشنبہ کو ان شاء اللہ پرتاپ گڑھ جاؤں گا، پانچ چھ دن کے بعد پھر ان شاء اللہ الہ آباد آجاؤں گا، آپ سے دلی تعلق اور محبت ہے، ان شاء اللہ پھر ملاقات کا شرف حاصل ہوگا، آج کل مرض کی تکلیف زیادہ ہے، کمزوری بہت ہے، میرے لیے دعا فرماتے رہیں، والدۂ ولی الدین اور گھر میں سب سے سلام مسنون و دعا کہہ دیجئے، سب کے لیے دعا کرتا ہوں۔

آنکھ میں روشنی بہت کم ہوگئی ہے، اس لیے عریضہ تحریر کرنے میں دیر ہوتی ہے، دعا فرمائیں کہ روشنی آجائے۔

فقط والسلام

دعا گو محمد احمد الہ آباد

عزیز محترم معظم و مخلصم زید مجدکم .....السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا محبت نامہ ملا، پڑھ کر دلی مسرت ہوئی، آپ کی محبت سے دل بہت متأثر ہے، آپ کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، معمولات پورا کرتے ہیں، اس خبر سے بہت خوشی ہوئی، یہ بہت بڑی نعمت ہے میں جسم سے دور ہوں مگر دل سے آپ کے قریب ہوں ، میری طبیعت پہلے سے زیادہ خراب ہے، کمزوری بہت ہے، میرے لیے دعا فرماتے رہیں، میں دل سے دعا کرتا ہوں وہ صاحب جلد بَری ہو جائیں اور آپ کو مسرت ہو، خدا کرے وہ جلد بری ہو جائیں، خیریت اور کیفیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

فقط والسلام

دعا گو: محمد احمد رمقیم پرتاپ گڑھ

عزیز محترم و مخلصم جناب مولانا تقی الدین صاحب سلمہٗ

سلام مسنون و دعائیں!

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو اور تمامی متعلقین بھی بعافیت ہوں، آپ کا محبت نامہ ملا، دلی مسرت ہوئی، محبت نامہ پڑھ کر اس خبر سے دلی صدمہ ہوا کہ آپ کے عزیز صاحب بری نہیں ہوئے، میرے دل پر بہت اثر ہے، تہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ بری ہو جائیں اور جو تدبیر آپ کر رہے ہیں اس میں کامیابی نصیب ہو، آپ بہت یاد آتے ہیں، آپ کے لیے برابر دل سے دعا کرتا رہتا ہوں، آج کل مرض کی تکلیف مجھے زیادہ ہے، کمزوری بہت ہے، اللہ پاک رحم فرمائیں، آپ میرے لیے دعا فرماتے رہیں،

عزیزم مولوی ولی الدین سلمہٗ یاد آتے ہیں، ان کے لیے، ان کی والدہ معظّمہ اور سب بھائی بہنوں کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ پاک سب کو صحت و عافیت سے رکھیں، خیریت اور حالات سے مطلع فرماتے رہیں، میری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، خدا کرے یہ خبر سننے میں آئے کہ وہ عزیز بری ہو گئے، دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

دعا گو: محمد احمد

عزیز محترم و معظم مخلصم زید مجدکم ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے جناب والا کا مزاج گرامی بخیر ہو، آپ کے لیے برابر دعا کرتا ہوں، آج ۲۷/ اگست کو نور چشم مولوی ولی الدین سلمہٗ میرے پاس آئے، ملاقات ہو کر دلی مسرت ہوئی، آپ بہت یاد آتے ہیں، اللہ پاک پھر وہ دن لائیں کہ آپ سے ملاقات ہو اور میرا دل مسرور ہو، ان صاحب کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، بہت عاجزی سے دعا کرتا ہوں، اللہ پاک قبول فرمائیں، نور چشم مولوی ولی الدین سلمہٗ، ان کی والدہ معظّمہ، خالہ صاحبہ اور چھوٹے بھائی آپ کے پاس جا رہے ہیں، اپنی دلی دعا ہے کہ سب بخیریت آپ کے پاس پہنچ جائیں اور وہاں بھی سب بخیریت رہیں، میری طبیعت برابر خراب ہے، تکلیف زیادہ ہے، کمزوری بہت ہے، دعا فرماتے رہیں۔

فقط دعا گو:

محمد احمد، الہ آباد

عزیز محترم و معظم و مخلصم سلمہ اللہ　　سلام مسنون و دعائیں!

خدا کرے سب خیریت ہو، آپ بہت زیادہ یاد آتے ہیں، آپ اور آپ کے تمامی متعلقین کے لیے برابر دعا کرتا ہوں، آپ کی محبت اور اخلاص سے دل بہت متأثر ہے، خدا کرے آپ بخیریت پہونچ جائیں اور اب جنوری میں تشریف لائیں اور مجھ سے پھر ملاقات ہو، میری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، مرض کی شدت بڑھتی جارہی ہے، کمزوری بہت زیادہ خراب ہے، اللہ پاک رحم فرمائیں، میرے لیے دعا کرتے رہیں، عزیزم مولوی ولی الدین سلمہ، آپ کی والدہ معظّمہ اور سب بھائی اور بہنوں کے لیے دعا کرتا ہوتا ہوں، مطمئن رہیں، میں اپنی شدید علالت اور کمزوری کی وجہ سے حاضر خدمت نہ ہوسکا مگر اللہ کی مرضی پر راضی ہوں، میں برابر دعا کرتا ہوں، کل ۲۰ راگست کو انشاء اللہ پرتاپ گڑھ جانے کا ارادہ ہے، ابوظبی سے خط بھیج کر مطمئن ومسرور فرمائیں گے، وہ دن پھر آئے کہ آپ سے ملاقات ہو۔

فقط والسلام

محمد احمد، پرتاپ گڑھ

حضرت پرتاپ گڑھیؒ کی طرف سے اجازت وخلافت:

مکرم مولانا تقی الدین صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے احوال کو دیکھتے ہوئے **توکّلاً علی اللہ تعالیٰ** سلاسلِ اربعہ:

نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، اور سہروردیہ میں تلقینِ اذکار اور بیعت کرنے کی اجازت دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اور خلق اللہ کو نفع اور فیض پہونچائے، آمین۔

والسلام

محمد احمد ۳۰/محرم الحرام ۱۴۱۲ھ/ ۱۲/اگست ۱۹۹۱ء

عزیز محترم و مخلصم سلمہ اللہ.....سلام مسنون و دعائیں!

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو، آپ کے صاحبزادے سلمہ پرسوں شب میں قاری مشتاق احمد سلمہ کے ہمراہ الہ آباد میرے پاس آئے، ملاقات ہو کر دلی مسرت ہوئی، آپ کا محبت نامہ مجھے مل گیا تھا پڑھ کر دلی مسرت ہوئی، آپ کی محبت اور خلوص سے دل بہت متأثر و مسرور ہے، آپ کے لیے برابر دعا کرتا ہوں اور آپ کے تمامی متعلقین کے لیے بھی دل سے دعا کرتا ہوں، اب میں بہت کمزور ہو گیا ہوں، مرض کی تکلیف زیادہ ہے، دس قدم بھی چلنا مشکل ہے، ابھی تک گورکھپور نہیں جا سکا، کمزوری ایسی ہے کہ سفر کی ہمت نہیں پڑتی، میرے لیے دعا فرماتے رہیں، میں دعا کرتا ہوں کہ جو صاحب بند ہیں خدا کرے وہ جلد آزاد ہو جائیں، خیریت سے مطلع فرماتے رہیں، عزیزم ولی الدین سلمہ سے ملاقات ہو کر بہت خوشی ہوئی، ان کی والدہ معظّمہ اور ولی الدین سلمہ اور سب بھائی بہنوں کے لیے دعا کرتا ہوں، آپ اس کے لیے مطمئن رہیں، اللہ پاک پھر وہ دن لائیں کہ آپ سے ملاقات ہو اور میرا دل مسرور و مخمور ہو۔

فقط والسلام

محمد احمد الہ آباد ۱۷/اکتوبر یوم جمعرات ۱۹۹۱ء

مکتوب

حضرت ڈاکٹر عبدالعلی حسنی کا مکتوب گرامی:

عزیزم حفظکم اللہ.....السلام علیکم

جب آپ بمبئی ندوہ کے لئے اعانت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے تو وہاں نجیب اشرف صاحب سے کچھ اخلاقی مدد ملی تھی یا نہیں؟ اگر ان سے نہیں ملی تو کن لوگوں سے ملی تھی؟ جواب آج ہی دیجئے گا۔

عبدالعلی

یکم جون ۱۹۶۶ء ۱۱ر صفر ۱۳۸۶ھ

مکاتیب

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

مقالہ لکھنے کے سلسلے میں مولانا محمد منظور نعمانیؒ کا مشورہ:

مکرمی محترمی! سلام مسنون

خدا کرے آپ بعافیت ہوں، آپ کا ملفوف ملا، واقعہ یہ ہے کہ سہارنپور سے آپ سے رخصت ہوکر جب میں اگلے دن لکھنؤ پہونچا اور دیکھا کہ مولانا عتیق الرحمٰن کی علالت کی وجہ سے الفرقان کا کام کچھ بھی نہیں ہو سکا ہے تو ذہن اس میں ایسا مشغول ہوا کہ دوسرے بہت سے ضروری کام یاد بھی نہ آئے اور یہ میرا فطری حال ہے جس کے قصے شاید آپ نے سنے ہوں، میں کسی فکر میں پڑ کے یا کام میں منہمک ہو کے اپنے فطری بشری تقاضے بھی بھول جاتا ہوں۔

اپریل کے روزوں میں کئی کئی دن عشاء تک افطار کا یاد نہ آنا آپ نے سنا ہوگا، بہرحال الفرقان کی فکر نے آپ کی خدمت میں وہ خط لکھنا بھی بھلا دیا، ۸، ۱۰/دن میں نے ڈاک کو ہاتھ بھی نہیں لگایا، بعض دنوں میں آنے والی ڈاک پڑھی بھی نہیں، اس کے بعد جب حواس کچھ بجا ہوا تو آپ کا والا نامہ یاد آیا اور لکھا، اپنی اس تقصیر پر بہت نادم ہوں لیکن واقعہ یہی ہوا، امید ہے کہ وہ براہ راست حضرت شیخ کو خط لکھیں گے، اگر مجھ سے کہیں گے تو میں اطلاع کروں گا۔

آپ کے مضمون (۱) کی قسط شائع ہوگئی ہے، دفتر سے پرچہ آپ کو بھی روانہ ہوگا، شاید اس خط کے ساتھ بھی ملے۔

آپ جو مضمون لکھ رہے ہیں اس کے باب میں دو تین باتیں قابل لحاظ ہیں:

(۱) فن اسماء الرجال۔

(۱) اس کا اہتمام کریں کہ موضوع سے باہر کی کوئی بات نہ ہو۔

(۲) جس نقل کے باب میں جو حوالہ ہو جہاں آپ نے اس کو خود دیکھا ہو، اور جہاں سے لیا ہو بالواسطہ حوالہ میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۳) پیراگراف، ڈیش، گولے (’’ ‘‘) ان کی صحت کا اہتمام ضروری ہے۔

(۴) عربی عبارات صاف خوشخط لکھی جائیں، ترجمہ سامنے ہو تو اچھا ہے جیسا کہ آج کل قاعدہ ہے۔

آگے کا مضمون ۸، ۱۰ صفحے اس ہفتے کے اندر بھیج دیجئے، اگلے پرچہ کی کتابت شروع ہے۔

مولانا علی میاں کل اچانک رائے بریلی سے آئے اور اچانک سہارنپور روانہ ہو گئے، اس خط کے پہونچنے تک واپس ہو چکے ہوں گے، حضرت شیخ کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔

یہ لفافہ آپ کی واپسی کے لئے محفوظ تھا آج کام آ گیا۔

محمد منظور نعمانی

دفتر الفرقان لکھنؤ ۱۳/۶/۱۹۶۷ء ۵/ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مکرمی محترمی زید مجدکم! سلام مسنون

اب سے کئی ہفتے پہلے آپ کا رجسٹرڈ ملفوف مل گیا تھا جس میں مضمون کی قسط بھی تھی، میں نے اسی دن گرامی نامہ بھی پڑھ لیا تھا اور قسط پر بھی سرسری نگاہ ڈالی تھی، ان

دنوں میں میں ''معارف الحدیث'' کی قسط لکھ رہا تھا آپ کا ملفوف اس ارادہ کے ساتھ رکھ دیا کہ فارغ ہوکر آپ کا جواب لکھوں گا، اتفاق سے وہ لفافہ غائب ہوگیا، اور اس کے مل جانے کے انتظار میں آپ کو خط بھی نہ لکھ سکا، آج وہ ایک کتاب کے نیچے سے برآمد ہوا، اس تاخیر کی بے حد ندامت ہے، معاف فرمائیں۔

مضمون کی قسط کے بارے میں یہ عرض کرنا ہے کہ اب وہ مباحث آگئے ہیں جن کو وہی حضرات دلچسپی سے پڑھ سکتے اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو فن حدیث اور اس کی اصطلاحات سے کچھ واقف ہوں، اور الفرقان کے قارئین میں ان کا تناسب ۵٪ بھی مشکل سے ہوگا، اس لئے اب میری رائے یہ ہے کہ کتاب کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے آپ اس کو خود مکمل فرمالیں اور کتابی شکل میں وہ شائع ہوجائے (۱)۔

اگر مذکورہ بالا مجبوری نہ ہوتی تو آپ کے مضمون سے الفرقان کو مدد ملتی تھی، میں مکرر لکھتا ہوں کہ اس کتاب کو مکمل ضرور کرلیا جائے، ہمارے مدارس کے حلقہ کے لئے ان شاء اللہ بہت مفید ہوگی۔

میں آج شام کو سہارنپور روانگی کا ارادہ کررہا ہوں، ان شاء اللہ ۳، ۴ دن وہاں قیام رہے گا، حضرت کے ضعف واضمحلال کی خبریں برابر مل رہی ہیں اللہ تعالیٰ صحت وتوانائی عطا فرمائے اور ہم لوگوں کو قدر واستفادہ کی اور اللہ کی اس نعمت کے شکر کی توفیق دے۔ ہمارے اکابر کی صف میں اب حضرت ہی باقی رہ گئے ہیں، **اللھم لا تحرمنا فیوضہ.**

مولانا عبداللہ صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست

---

(۱) چنانچہ ''فن اسماء الرجال'' کے نام سے کتاب شائع ہوئی۔

ہے، آپ سے بھی دعا کی التجا ہے، بے حد محتاج ہوں اور دعا کرتا ہوں۔

محمد منظور نعمانی

۱۱/۶/۶۸ء ۱۴/ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

محبی مکرمی! احسن اللہ الینا والیکم .....سلام مسنون

خط ملا ! آپ کی خرابی صحت کا حال معلوم ہو کر قلق ہوا، اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا فرمائے، میں ان شاء اللہ دو تین دن میں رائے پور جاؤں گا اور قریباً ایک عشرہ رہ کر ۲۰/تک خدا نے چاہا تو واپس آجاؤں گا، آپ نے لکھا ہے کہ میں آپ کے بارے میں اہل مدرسہ کو یہ مشورہ دوں گا، میرے بھائی! یہ معاملہ مشورہ کا نہیں ہے، آپ کے عزم اور فیصلہ کا ہے، بیشک تعلیمی وتربیتی مسئلہ ہر فکر مند کے لئے باعث تشویش ہے، مجھ پر بھی اس کا بہت اثر ہے، جو کچھ سعی اصلاح کی بآسانی ہو سکے کرنی چاہئے، باقی انجام تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، عام دینی تعلیمی اداروں کا خاص کر بڑے بڑے اداروں کا حال باعث تشویش ہی ہے، فاللہ المستعان۔

بہر حال سعی وجد وجہد میں نیت واستحضار کی کوشش کیجئے، ان شاء اللہ بڑا اجر ملنے والا ہے، ذکر ودعا اور نوافل کا اہتمام ان شاء اللہ اور نصیب ہوگا، یہ ناچیز دل سے دعا کرتا ہے، اور خود دعا کا بہت محتاج وطالب ہے۔ والسلام

محمد منظور نعمانی عفی عنہ

۷/رمضان المبارک ۸۱ھ ۱۲/فروری ۱۹۶۲ء

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں: ''
مضمون پر جتنی محنت آپ کرتے ہیں، اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت ہے، زبان وتعبیر کے لحاظ سے بھی اور حوالوں کی تطبیق کے لحاظ سے بھی، ایک دفعہ مضمون محنت سے لکھئے پھر دو تین دن کے بعد ایک دفعہ نظر ڈالئے اور ہر نظر میں بہتر بنانے کی کوشش کیجئے یہ از راہ بے تکلفی لکھ رہا ہوں خدا کرے مزاج بعافیت ہوں۔

محمد منظور نعمانی

یکم فروری ۶۸ء ۲/ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ

برادر مکرم ومحترم مولانا تقی الدین صاحب زید مجدکم .....سلام مسنون!

قریباً دو ہفتے ہوئے آپ کا ملفوف گرامی نامہ ملا تھا، یہ پورے دن شدید مصروفیت میں گزرے اس لئے جواب نہیں دے سکا، آج کی ڈاک لیے بیٹھا ہوں آپ کا مسودہ محفوظ تھا اور یقیناً محفوظ ہے، لیکن جو جگہ مضامین رکھنے کی ہے وہاں اس وقت تلاش کرنے سے نہیں ملا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں رکھ کر کہیں بھول گیا، انشاء اللہ مل جانے پر واپس کردوں گا اسی لئے آپ کا مرسلہ لفافہ محفوظ رکھ لیا ہے اور یہ کارڈ لکھ رہا ہوں، غالباً مسودہ کی اصل آپ کے پاس محفوظ بھی ہوگی۔ میں آج شام کو دہرہ اکسپریس سے سہارنپور جارہا ہوں دعا کا محتاج ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ والسلام

محمد منظور نعمانی

۱۹/۷/۶۸ء ۲۲/ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

مکتوب

مولانا عبدالماجد دریابادی

مولانا عبدالماجد دریابادی کا مکتوب گرامی:

مکرم بندہ ..... وعلیکم السلام

''محدثین ہنداوران کی خدمات'' بڑااچھااورضروری عنوان ہے،اب تک اس پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بہت کم ہے، اس پر کھل کر لکھئے اور اپنے معاصرین تک اسے لائیے ،اگر کوئی اور بات خیال میں آ گئی تو ان شاءاللہ لکھ بھیجوں گا۔

''اسباب زلزلہ'' اور''تسخیر قمر'' یہ دونوں عنوانات البتہ نازک ہیں ،خصوصاً اول الذکر،اردو میں آپ نے لکھا ہوتا تو میں بھی مستفید ہوتا، گجراتی رسالوں کا خلاصہ تو اردو میں آپ لکھ ہی سکتے ہیں جب کبھی بھی وقت ملے ، استاذوں کا لڑکوں سے محض ضابطہ کا خشک تعلق (درس کے چند گھنٹوں کا) ہرگز کافی نہیں، وقت نکال کر خوب ان سے ملتے جلتے رہنا چاہئے۔

میں نے اپنے خاندان کے لڑکوں کی تربیت اسی طرح کی ہے اور اللہ نے کامیاب کیا ہے،محض بزرگ بن کر نہیں، بلکہ ان کی سطح پر آ کر دوست بن کر ان سے چھوٹی بڑی ہر چیز پر گفتگو کرتا رہتا ہوں۔

والسلام

عبدالماجد

۲۷/جون ۱۹۷۰ء ۲۲/ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

مکتوب

مولانا ابواللیث ندوی

مولانا ابواللیث ندوی کا خط:

مولانا ابواللیث ندوی (۱) سابق امیر جماعت اسلامی جو ہمارے عزیزوں میں ہیں، ان کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیتی خط لکھا تھا اس کا جواب:

عزیزی مولانا تقی الدین صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے آپ مع متعلقین بخیر وعافیت ہوں گے۔

آپ کا تعزیت نامہ چاند پٹی سے واپس آ کر ابھی حال میں ملا ہے، آپ کے اظہار ہمدردی کے لئے مشکور ہوں، اسی کے ساتھ ابوسعد سلمہ کا بھی تعزیت نامہ ملا تھا، میری طرف سے ان کا بھی شکریہ ادا کر دیجئے، جزاکم اللہ خیراً۔

آپ کو شاید معلوم ہو چکا ہوگا کہ جماعت کی امارت کی ذمہ داری دوبارہ میرے سر آ گئی ہے اور میں آخر نومبر میں دہلی منتقل ہو چکا ہوں، دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ان ذمہ داریوں سے سبک دوش ہونے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

آپ گھر کب تک آ رہے ہیں، امید ہے آپ سے یہیں آتے جاتے وقت ملاقات کا موقع مل سکے گا، ادھر گھر کے کچھ حالات معلوم نہیں ہو سکے، میاں ابوسعد کے

(۱) مولانا ابواللیث ندوی موضع ''چاند پٹی''، ضلع اعظم گڑھ میں ۱۹۱۶ء ۱۳۳۵ھ میں پیدا ہوئے، ۲؍دسمبر ۱۹۹۰ء میں انتقال ہوا اور اپنے آبائی قبرستان چاند پٹی میں مدفون ہوئے، چاند پٹی میرا ننہال وسسرال ہے، میرا بچپن وہاں گزرا تھا، مولانا میرے ماموں کے خاندان سے گہرا تعلق رکھتے تھے، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ''تذکرہ علماء اعظم گڑھ'' از: مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی۔

گھر کی تعمیر کا کام ہو رہا تھا ممکن ہے اب تکمیل کے درجہ تک پہونچ چکا ہو، سیمنٹ کے حصول کی دشواریاں کچھ رکاوٹ بن رہی تھیں اور حالات بدستور ہیں۔

اہلیہ اور بچوں کو سلام و دعا پہونچا دیجئے، میری بچیاں بھی یہیں ہیں وہ بھی سلام و دعا کہتی ہیں۔

والسلام

دعا گو:

ابواللیث (امیر جماعت اسلامی ہند)

۲۸/صفر ۱۴۰۲ھ ۲۶/دسمبر ۸۱ء

مکتوب

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانیؒ

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانیؒ کا گرامی نامہ:

محترم مولانا.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

گرامی نامہ پہونچا، مقالے کی رجسٹری بھی مل گئی، جیسے ہی موقع ملے گا مضمون گرامی شائع کیا جائے گا، جیسا کہ آپ کو اندازہ ہے کہ ''برہان'' کے صفحات ضرورت سے کم ہیں۔

''برہان'' آپ کا پرچہ ہے اور مقدور بھر خدمت کر رہا ہے، امید ہے آپ بہ ہمہ وجوہ بخیر و عافیت ہوں گے، اپنی خیریت کا خط لکھا کریں۔

فقط والسلام

عتیق الرحمٰن عثمانی

۶/جون ۱۹۶۳ء ۱۳/محرم ۱۳۸۳ھ

مکتوب

حضرت مولانا منور حسن صاحب

حضرت مولانا منور حسن صاحب کا مکتوب:

جناب مولانا منور صاحب رحمۃ اللہ جو حضرت شیخ کے بڑے خلفاء میں ہیں ان کا مکتوب نقل کر رہا ہوں۔

مکرم ومحترم مولانا محمد تقی صاحب زید حبکم

آپ کے حالات سے مسرت ہوئی ہے، الحمدللہ یہاں بھی خیریت ہے، آج چہارشنبہ ۲۵ر شوال کو صبح ساڑھے آٹھ بجے دارالطلبہ جدید کے دارالحدیث میں ''بخاری شریف'' کا افتتاح حضرت شیخ مدظلہ نے روتے روتے فرمایا، خاص تاثر تھا بس پہلی حدیث ''انما الاعمال' کی تلاوت فرما کر روتے رہے، فرمایا تحقیقات تو مولوی یونس کر دیں گے بس دو باتیں اپنی کہتا ہوں، پچھلے سفر میں جب مدینہ منورہ حاضری ہوئی تو خواب دیکھا کہ وہاں کے علماء مجھے ''بخاری شریف'' شروع کرنے پر اصرار کر رہے ہیں، اور میں معذرت کرتا ہوں، دیکھتا ہوں کہ امام بخاری تشریف فرما ہیں اور حکم دے رہے ہیں، پڑھاؤ اشکال ہوگا تو میں القاء کر دونگا، چنانچہ صحیح بخاری کے بارے میں فرمایا کہ بخاری کو اس طور پر لکھا گیا تھا، مولانا بدر عالم جو ہمارے ہم سن اور یہیں کے پڑھے ہوئے تھے آخر میں جب مدینہ پہونچے اور آخری دور آیا تو فرمایا جملہ حقائق ودقائق سے گذر کر اب تو آپ کے یعنی حضرت مدظلہ کے فضائل کے مطالعہ میں مشغول رہتا ہوں۔

افتتاح ''بخاری'' کے بعد زبیر کی شاہد کی ہمشیرہ سے اور شاہد کی زبیر کی ہمشیرہ

سے عقد پڑھا دیا گیا، اور زوجین میں نیز دارالحدیث ومدرسہ کے لئے برکت کی مولانا انعام الحسن صاحب نے خوب خوب دعائیں کی، مولانا عبدالمنان سلام مسنون سے یاد کرتے ہیں۔

والسلام

بندہ منور حسن عفی عنہ ۸/۹/۱۹۷۱ء ۱۷/رجب ۱۳۹۱ھ

مکتوب

حضرت مولانا اویس نگرامی

حضرت مولانا اویس نگرامی کا مکتوب:

عزیزی سلمہ اللہ.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے سب خیریت ہو، آپ کا مفصل خط ملا، کتاب ''خلافت معاویہ و یزید'' کے سلسلہ میں ایک مراسلہ آج اور صدق میں بھیج رہا ہوں، جس کا تعلق شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے ہے، عباسی صاحب نے بے حد تلبیس سے کام لیا ہے، یہ مراسلہ صدق میں آجائے تو حضرت شیخ الحدیث کی نظر سے گزار دیجئے گا، پہلے مضمون کی قیمت مجھ کو آپ کے خط کی اسی خبر سے حاصل ہوئی کہ حضرت نے ان سطروں کو پسند فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کو علم نافع اور عمل صالح کی دولت سے سرفراز فرمائیں۔

شعیب سلمہ کا ایک خط قاہرہ سے آیا ہے، وہ میں آپ کے پاس بھیج رہا ہوں، اس کو آپ پڑھ کر واپس کر دیجئے گا، یہ خط محض اس لیے بھیج رہا ہوں کہ آپ شعیب سلمہ کے لیے جو کوشش کر رہے ہیں اس کے متعلق آپ کو صحیح اندازہ ہو جائے، بہر حال مجھ کو بے حد تردد ہے، آپ کی سعادت سے متوقع ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی دلچسپی کو ذرا وسیع اور تیز کر دیں گے، الاؤنس کی بابت آپ نے جو کچھ دریافت کیا ہے اس کے متعلق یاد دہانی کر رہا ہوں، غالباً جلدی پہونچے، اگر موقع ملے تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں سلام عرض کر دیجئے گا۔ دعا گو:

اویس، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۵/دسمبر ۵۹ء/۴/جمادی الثانیہ ۱۳۷۹ھ

مکاتیب

حضرت اقدس مولانا عبدالحلیم صاحب

جونپوریؒ

حضرت اقدس مولانا عبدالحلیم صاحب جونپوریؒ کا گرامی نامہ:

ناکارہ عبدالحلیم مانی کلاں، ضلع جونپور

بخدمت گرامی جناب مولانا تقی الدین صاحب/زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا گرامی نامہ ۲۵/ربیع الاول کا لکھا ہوا چند دن ہوئے بدست حاجی محمد سعید صاحب شرف صدور لایا، یہ ناکارہ موجود نہ تھا، بستی ضلع کا سفر تھا، واپسی پر ملا، پڑھ کر گونا گوں مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کو مدارج علیّہ عطا فرمائیں اور دارین کی ترقیات سے نوازیں۔

اس سے قبل آپ کا نوشتہ مکتوب بواسطہ مولوی ارشد سلمہ آیا تھا وہ مولوی اختر کے پاس سے عرصہ کے بعد مجھے ملا، مولوی ارشد سلمہ سے آپ کی معیت میں شاہ گنج اسٹیشن پر ملاقات ہوئی تھی، اس کے بعد سے اب تک ملاقات نہ ہوسکی، ممکن ہے وہ مکان اور مدرسہ پر آئے ہوں، میں اِدھر ضلع بستی، دیوریا، بنارس اور الہ آباد وغیرہ کے سفر میں زیادہ رہا، آپ کے خط سے حضرت شیخ کے سفر مکہ من المدینہ اور پھر عزم ہند کا حال معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت سہارنپور لائیں، یہ ناکارہ مارچ کی مجلس شوریٰ میں دارالعلوم دیوبند نہ جاسکا کیونکہ کوئی دعوت نامہ مجھ کو نہ ملا، تحقیق پر معلوم ہوا کہ محرر متعلقہ کی غلطی سے دعوت نامہ نہ جاسکا وہ معذرت خواہ ہے۔

مولوی ارشد صاحب سلمہ کے یہاں فرزند (یعنی میرے نواسے عزیزی

مولوی اسعد عالم مظاہری ندوی) پیدا ہونے کی خبر حجاز مقدس سے معطر ہوکر آپ کے ذریعہ اس ناکارہ تک پہونچی ، اس کی اطلاع نہ تو حاجی سعید صاحب نے کی اور نہ عزیزان ارشد واختر سلمہما نے ، اور نہ ان کے چچا ابوالبشر صاحب نے ۔ خیر بچوں نے تو شاید اپنا منصب اس خبر رسانی کا نہ سمجھا ہو مگر حاجی صاحب نے کیوں نہ مطلع کیا اب ان سے پوچھوں گا کہ مٹھائی اور دعوت کے ڈر سے خاموش رہے کیا ؟ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو طول حیات عطا فرمائیں اور قرۃ العین بنائیں ، اس خبر سے بڑی مسرت ہوئی ، فجزاکم اللّٰہ تعالیٰ ۔

برخوردار ولی الدین سلمہ کے بارے میں ابھی تک مجھے بھی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے ، ۸ رمئی سے ہندوستان میں ریلوے ملازمین نے سخت ہڑتال کر رکھی ہے گاڑیاں بند ہیں ، کہیں آنا جانا مشکل ہورہا ہے ، دیکھیں یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ۔

ریاض العلوم کا تعمیری کام ان دنوں بند ہے ، امید ہے کہ جلد ہی شروع ہوگا ، ڈیڑھ لاکھ اینٹ لی گئی تھی ، مسجد و مدرسہ کی بنیاد ہی میں ایک لاکھ ختم ہوگئی ، پھر بھی ان شاء اللہ چند کمرے قبیل رمضان المبارک تیار ہوجاویں گے ، دعا فرماتے رہیں آپ کی دعائیں وہ بھی حرم شریف سے ان شاء اللہ رنگ لائیں گی ، حضرت شیخ دامت برکاتہم بھی برابر دعا کرتے ہیں ، بمبئی سے جن دوستوں نے حافظ محمد عمر سلمہ کے ذریعہ مدرسہ ریاض العلوم کو رقوم دینے کا وعدہ کیا تھا وہ اب تک ایفائے وعدہ نہ کرسکے ، دعا فرماتے رہیں ، امسال یہ فکر دامن گیر ہے کہ بعد عید حجاز مقدس پہونچوں مگر ابھی تک پاسپورٹ

نہ بنواسکا دیکھیں کیا شکل ہوتی ہے، مولانا محمد حنیف صاحب سلمہ سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

فقط والسلام

بندہ عبدالحلیم

۲۶ ربیع الثانی ۹۴ھ ۱۹ مئی ۱۹۷۴ء

از بندہ عبدالحلیم غفرلہ، گورینی مدرسہ ریاض العلوم ضلع جونپور

بخدمت گرامی مخدوم ومکرم مولانا تقی الدین صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مولوی عبدالعظیم سلمہٗ کے بدست آنمخدوم کا گرامی نامہ موصول ہوکر نظر نواز ہوا اور باعث طمانینت ومسرت ہوا، ندوہ کا سفر تو آپ کی معیت کی وجہ سے بڑا ہی مبارک رہا، سفر کیا تھا حضر سے زیادہ راحت بخش اور پُر کیف رہا جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً ، آپ کے گرامی نامہ میں ایک خبر میرے لیے بیحد طرب انگیز اور وجد آفریں اس لیے ہے کہ بہت انتظار کے بعد یہ خبر ملی کہ حضرت مولانا پرتاپ گڑھی نے اجازت وخلافت سے آپ کو سرفراز فرمایا جو انہیں کا حصہ تھا، مبارک ہو، ان شاء اللہ بہت خیر وجود میں آئے گا، مجھے اس کا بہت دنوں سے انتظار تھا، اس میں تاخیر کی وجہ میں یہ سمجھتا تھا کہ ہمارے حضرات سبھی میں تواضع کا غلبہ ہے، اس کی وجہ سے اجازت میں تاخیر ہو رہی ہے، جو لوگ اجازت دینے کے اہل ہیں وہ اجازت دینے میں فوقیت کا دعویٰ سمجھتے

تھے جس کی وجہ سے ایک حق دار کی حق تلفی ہورہی تھی، موجودہ اکابر میں حضرت پرتاپ گڑھی سب کے مرجع ہیں، یہ کام انہیں کے شایان شان تھا، اس طرح اشاعت دین کا ایک باب جدید مفتوح ہوا، اللہ تعالیٰ برکات سے نوازیں، آنمخدوم نے بچوں کے لیے دعا کو لکھا ہے ضرور دعا کرتا ہوں، ان شاء اللہ سب مع الخیر رہیں گے، آپ کے مدرسہ کی طرف اہل علم کی توجہات یہ نیک فال ہے، ان شاء اللہ مدرسہ ترقی کرے گا اور آپ کی ذات گرامی سے علم ظاہری کے ساتھ اب باطنی فیض بھی ہوگا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، اس ناکارہ کی صحت ان دنوں کچھ اچھی معلوم ہوتی ہے، آپ دوستوں کی دعاؤں سے قدرے ہمت وقوت محسوس کرتا ہوں، چنانچہ یہ سطریں خود ہی لکھ رہا ہوں ورنہ دوسروں سے لکھوانے کی عادت ہوگئی تھی، آپ کی ترقی (العین یونیورسٹی میں ترقی ہوگئی تھی) کا مسئلہ بھی اکثر نظروں کے سامنے آتا رہتا ہے کیوں کہ یہ مسئلہ صرف آپ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس میں اہل ہند کے مصالح مضمر ہیں، ان شاء اللہ سب کام حسب مایُرام ہوگا، اللہ جل شانہٗ یہاں کے اہل حاجت کو محروم نہ فرمائیں گے، اور آپ ہی کے ہاتھوں سب کو پورا فرمائیں گے۔

فقط والسلام

ناکارہ: عبدالحلیم غفرلہ گورینی ضلع جونپور ۶ رصفر ۱۴۱۲ھ ۱۸ راگست ۱۹۹۱ء

بشرف ملاحظہ مخدوم ومکرم جناب مولانا تقی الدین صاحب زادمجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ عین انتظار میں نظر نواز ہوا، فکر وانتظار آپ کے عزیز کے مسئلے کا ہے، اب تو ۱۹/ اکتوبر بھی گزر گئی، خدا کرے مسئلہ کچھ قابو میں آیا ہو اور آگے بالکل حل ہو جائے۔

فہیم الدین سلمہ کے رشتہ کی بات چیت چل رہی ہے، بہت مناسب ہے، امید ہے کہ اسی قید و بند سے وہ اپنی کچھ ذمہ داری محسوس کریں گے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ (یعنی میری اہلیہ) ربنا هب لنا من أزواجنا و ذرياتنا قرة أعين الخ کا ورد کم کرتی ہیں، بلا ناغہ ہر نماز کے بعد اس آیت شریفہ کو تو پڑھا کریں۔

آپ نے بمبئی میں تو دارالسنہ (۱) قائم کر کے ایک دینی خدمت کی نئے انداز سے بنیاد ڈالی ہے، ان شاء اللہ وہ عند اللہ مقبول ہے، اب ماوشما میں کسی کو انشراح ہو کسی کو نہ ہو، اگر ہمیں انشراح نہ ہو تو ہمیں اپنے عدم انشراح پر غور کرنا چاہئے کہ کوئی بیماری تو نہیں ہے، یہ دقیق مرض ہم پڑھے لکھوں میں اکثر ہوتا ہے، میں نے ابھی تک اپنے بمبئی کے سفر کا کسی ڈاکٹر سے مشورہ نہیں کیا، البتہ میرے اسفار بالکل بند ہیں، جون پور شاہ گنج تک کا سفر کرتا ہوں اب تھوڑی دیر طلبہ کے سامنے (زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ) بات کر لیتا ہوں، بینائی بہت کمزور ہو گئی ہے، لکھنا پڑھنا مشکل ہو گیا ہے، مجبوراً عام طور سے خطوط دوسروں سے لکھواتا ہوں۔

---

(۱) یہ صرف ابتدائی مرحلہ میں تھا، بعد میں جامعہ اسلامیہ کی طرف منتقل کر دیا گیا، اس لیے کہ ممبئی میں اس کے چلانے کا کوئی اچھا نظم نہیں تھا۔

آنکھ دکھلانے کے لئے نومبر میں الہ آباد جانے کا ارادہ ہے، صحت وعافیت کی دعا فرماتے رہیں، بقیہ سب حالات ٹھیک ہیں، مرکز نظام الدین دہلی نے مدرسہ ریاض العلوم پر ۲، ۳ر اپریل ۱۹۸۸ء کو ایک تبلیغی اجتماع منظور کیا ہے، آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ۱۰ر جنوری کو ان شاء اللہ ہندوستان آؤں گا، اگر ڈاکٹروں نے سفر کی اجازت دے دی تو امید ہے کہ آپ سے ملاقات بمبئی ہی میں ہوگی۔

فقط والسلام

أملاہ : حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب دامت برکاتہم

بقلم وکیل احمد غفرلہ

مدرسہ ریاض العلوم گورینی

۲۸/۲/۱۴۰۸ھ ۲۲/اکتوبر ۱۹۷۸ء

بخدمت گرامی مکرمی ومحبی ومشفقی جناب مولانا تقی الدین صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مکرمت نامہ باعث مسرت ہوا، عزیز مولوی ارشد سلمہ کے بارے میں جامعۃ الرشاد ان شاء اللہ بہت مناسب ہوگا، مولانا مجیب اللہ صاحب اپنے ہی ہیں، میری خواہش یہی تھی کہ کچھ دنوں کے لئے جونپور کا ماحول ان سے چھوٹ جاوے، درس وتدریس سے مناسبت کے بعد ان شاء اللہ ماحول کا اثر نہ ہوگا، آپ کی علالت کی مجھے فکر تھی آپ نے لکھا کہ اب بخار نہیں ہے البتہ کافی ضعف ہے خدا کرے اب

ضعف بھی جاتا رہا ہو، یہ ناکارہ ۱۱؍دسمبر کو کڑی گجرات چلا آیا تھا، آپ کا مکتوب گرامی یہاں ہی موصول ہوا، خدا کرے حضرت شیخ دامت برکاتہم یا مولانا علی میاں صاحب مدظلہ کا مکتوب گرامی آپ کے حسب خواہش آ گیا ہو۔

میں نے بمبئی سے حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خدمت میں ریاض العلوم کے تعمیری افتتاح اور اس کے ترقی دینے کی تجویز کو لکھا تھا حضرت نے بہت ہی اظہار مسرت فرمایا ہے اور دعائیں لکھی ہیں، اس سے اس ناکارہ کو مزید تقویت ہوئی، آپ کے ہاتھوں کی ابتداء و افتتاح اور پھر حضرت شیخ متعنا اللہ تعالیٰ بطول بقاءہ کی دعائیں وہ بھی مدینہ پاک سے ان شاء اللہ ضرور رنگ لائیں گی، کل ہی مانی کلاں سے عبدالعلیم سلمہ نے اطلاع کی ہے کہ حافظ محمد عمر صاحب کی مساعی سے بمبئی سے پانچ ہزار کا بیمہ ریاض العلوم کے لیے موصول ہوا ہے، مولانا شاہ معین الدین و مولانا عبدالسلام قدوائی صاحبان کی زیارت تو نہ ہوسکی اور نہ کوئی اطلاع بمبئی میں اس حقیر کو ہوئی، البتہ مولانا مجیب اللہ صاحب سے سرسری ملاقات ہوگئی تھی۔

خدا کرے اب آپ بالکل تندرست ہوں، بندہ ابھی ایک ہفتہ اسی طرف رہے گا، اس کے بعد ۱۱؍جنوری کو سورت اور اس کے نواح راندیر، ڈابھیل وغیرہ کا ارادہ ہے، خیال ہے کہ موقع ملا تو ترکیشور آپ کا مدرسہ بھی دیکھوں گا۔

معلوم ہوا ہے کہ پہلا جہاز حجاج کرام کا ۱۹؍جنوری کو بمبئی پہونچے گا اور اسی سے حضرت شیخ دامت برکاتہم کے متعلقین الحاج مولانا عاقل و مولانا سلمان مع اہل و

عیال تشریف لائیں گے، اس لئے ان شاءاللہ ۱۸؍جنوری کو بمبئی پہونچ جاؤں گا تا کہ ان بزرگوں کی دعائیں لے سکوں، اس کے بعد ہی مکان واپسی کا ٹکٹ خرید کراؤں گا، امید ہے کہ آخر جنوری یا ابتدائے فروری تک مکان ان شاءاللہ پہونچوں گا، آپ کی خدمت میں اسی طرح بعض دوسرے خصوصی احباب کی خدمت میں جوابی خطوط کے ارسال میں محض تسہیل مقصود ہے اور بس، دوسرے احباب موجود ہیں جو پتہ لکھ کر لفافہ اور کارڈ دیدیتے ہیں، اس ناکارہ پر کوئی بار نہیں اور آپ پتہ لکھنے کی زحمت سے بچیں گے، جواب کے لفافے پر پتہ بمبئی ہی کا لکھوایا ہے کیوں کہ خطوط علی العموم تاخیر سے ملتے ہیں، مانی کلاں سے ۲۴؍شوال و ۲۵؍شوال کے خطوط پرسوں ۸؍ذی الحجہ کو مجھے کڑی میں موصول ہوئے ہیں، ان دنوں اس ناکارہ کو مدرسہ ریاض العلوم اور اس کی مسجد کی تعمیر کی فکر ہے مگر اپنے کو اس قسم کا کوئی سلیقہ نہیں ہے کہ قوم کو اس کی طرف کیسے متوجہ کرے، کم از کم قوم کو بالخصوص گجرات و بمبئی وغیرہ کو کہ مولانا تقی الدین صاحب ندوی مظاہری کے ہاتھوں اس کا افتتاح ہوا اور حضرت شیخ نے اس کے لئے یہ دعائیہ کلمات لکھے ہیں تو امید تھی کہ کچھ کام ہوتا، مدرسہ ریاض العلوم کے بارے میں حضرت شیخ مدظلہ کے مکتوب گرامی کا اقتباس درج ہے:

''آپ نے اس خط میں مدرسہ کی شاخ کو ترقی دینے کا ارادہ اور تجویز لکھی، اس سے بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مدرسہ کو ہنگاموں سے بچائے ..... إلی أن قال..... میرا تو جی چاہتا ہے کہ مدارس ایسی جگہ ہوں جہاں آبادی بالکل نہ ہو مگر مدرسہ

کی تعمیر تو بعد میں ہوتی ہے یہ دوکاندار پہلے پہونچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کے جدید مدرسہ ریاض العلوم کو بہت ہی ترقیات سے نوازے، اس کی تعمیرات کی جلد تکمیل فرمائے، اس سے بھی مسرت ہوئی کہ اس کے قرب و جوار میں مدرسہ کی زمین بھی بہت ہے، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ جلد از جلد اس مدرسہ کی تکمیل فرمائے''، (انتهى بألفاظه الشريفة) ۔

حضرت شیخ دامت برکاتہم کی طبیعت عید بعد سے ناساز چل رہی ہے، ۲۳ر دسمبر کا لکھا ہوا حضرت کا مکتوب گرامی ہے، اس میں لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کا سفر ملتوی کرادیا ہے، احباب کا تو بہت اصرار ہورہا ہے مگر ہمت بالکل نہیں، اللہ تعالیٰ ہی رحمفر مائے، انتہی۔

فقط والسلام

بندہ عبدالحلیم عفی عنہ

نزیل کڑی گجرات، ۱۰ر ذی الحجہ ۹۳ھ ۴ر جنوری ۱۹۷۴ء

مکتوب

مولانا آفتاب عالم مدنیؒ

مولانا آفتاب عالم مدنی کا گرامی نامہ:

اس خط سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت مولانا نے مقدمہ ''ملفوظات'' کتنے اہتمام سے تحریر فرمایا تھا، طباعت کے بعد ایک نسخہ جناب محترم مولانا آفتاب عالمؒ صاحبزادۂ محترم حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی کو بھیجا ان کا اس پر حسب ذیل خط آیا۔

مکرم ومحترم جناب مولانا تقی الدین صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خط بہت ہی زیادہ عجلت میں سپرد قلم کررہا ہوں، جمعہ کی نماز کا وقت بالکل قریب ہے، لیکن آپ کی کرم فرمائی کا شکر ادا نہ کرنا بھی ناشکری کے مترادف ہے، آپ نے ''ملفوظات'' طبع کر کے ایک اہم کام انجام دیا اور وہ باتیں اور وہ اصلاحی چیزیں جس کے استفادہ سے لوگ محروم تھے، آپ کی اس سعی وجد وجہد کی برکت سے اب فائدہ حاصل کررہے ہیں، ابھی پڑھا تو نہیں لیکن نام بہت عمدہ وخوبصورت ہے، یہ نام کتاب کے اندر کے مضامین کی عکاسی کررہا ہے آپ بہت بلند اقبال انسان ہیں کہ یہ سعادت کاتب ازل نے آپ کے مقدر میں لکھی، اللہ تعالی مبارک فرمائے، بہت شوق وجذبہ واخلاص سے کام لیں اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں مصروف ومشغول رہیں اور ادب ہمہ وقت ملحوظ رہے، چونکہ فائدے کے حصول کا صرف ایک یہی راستہ ہے، اور لوگ کیا کہیں گے اس کا غم دل سے نکال دیں بہت فائدہ ہوگا ان شاء اللہ۔

اس حقیر ونالائق کا نام لکھ کر ''ملفوظات'' کے اخیر میں آپ نے بہت کرم فرمایا دل

سے شکر گذار ہوں، فجزاکم اللہ تعالی فی الدارین خیرا کثیرا، اللہ تعالی آپ کو اپنی محبت ومعرفت سے نوازے اور دینی ودنیوی برکات سے مالا مال فرمائے، آمین۔

رسالہ بھی مل گیا، اس عزت افزائی پر شکر گذار ہوں آپ کے معاملے میں تاخیر ہوئی اس کی بہت ندامت وافسوس ہے، انشاء اللہ بہتر ہوگا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ تعالی کی خدمت میں بعد از مزاج پرسی بوقت مناسب سلام عرض کرتے رہا کریں، اور دعاء کی درخواست، حضرت والا کا وجود مسعود اس وقت بہت سے فتن کو روکے ہوئے ہے، اور ہزاروں کی اصلاح کا مرکز ہے۔

اللہ تعالی خیریت وعافیت وہمت وتندرستی کے ساتھ تادیر قائم رکھے، آمین۔

سب پرساں حال کی خدمت میں سلام مسنون، قبل ازیں دو عریضہ ارسال کیا تھا ملا ہوگا، حضرت کے لفافہ میں تھا دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آفتاب عالم

۲۲/ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۵/مئی ۱۹۷۲ء

مکتوب

مولانا عاصم اصلاحی صاحب

مکتوب گرامی مولانا عاصم اصلاحی صاحب:

محترم المقام.....زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مکتوب گرامی عزیزم ابوسعد ندوی کی معرفت موصول ہوا، غایت درجہ مسرت ہوئی، خود تو ان کے ہمراہ نہیں جا سکا، دو چار دن پہلے ہی حضرت سے مل آیا تھا، البتہ عزیز موصوف کو خط دے دیا تھا، واپسی میں حضرت کا جواب بھی لائے تھے، جیسی محبت وشفقت اور اکرام کا معاملہ فرمایا گیا یہ خود زبانی بتائیں گے۔

الہ آباد میں حضرت اقدس کی مختصر سی صحبت کا آپ پر جو اثر ہوا یہ آپ کے صفائے باطن کی دلیل ہے، مبارک ہو، مولانا پھول پوری نور اللہ مرقدہ سے کسی نے کہا کہ مولانا پرتاپ گڑھی سراپا محبت ہیں، فرمایا کہ ''سراپا نکال دو بلکہ یوں کہو کہ محبت ہی محبت ہیں''، خلد آشیاں حضرت مولانا وصی اللہ صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ایسا بے نفس اور قوی النسبت شیخ طریقت میں نے نہیں دیکھا، لوگوں کو اہم امور میں دعا کے لیے ان ہی کے پاس بھیجا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''بہت مستجاب الدعوات بزرگ ہیں''۔

حضرت ہی کی غزل کے یہ دو شعر ہیں جن کے پردے میں غالباً خود اپنا مکمل تعارف کرا دیا ہے، غالباً کا لفظ احتیاط کے طور پر لکھ دیا ہے ؎

محبت میں کوئی بھی ان سے جیتے ہے یہ ناممکن
یہی کہتے ہیں سب ہارے ہیں ہم ہارے محبت میں

یہ ناممکن ہے آئے پاس اور پھر تر نہ ہو جائے
محبت کے اُڑا کرتے ہیں فوّارے محبت میں

آپ کے تأثرات سے حضرت مسرور ہوئے اور دعا بھی دی، خط سے ہی سہی مگر علاقہ قائم رکھیں، دور حاضر میں مولانا کا وجود اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے، تفصیلات ابوسعد سلمہٗ سے معلوم ہوں گی، ان کا کام پوری توجہ سے ماشاءاللہ انجام فرما دیا گیا، پرسوں خدمت اقدس میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں، خدا کرے آپ کا مزاج بخیر ہو، دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

والسلام

ناچیز: محمد عاصم

۵/نومبر ۸۶ء ۲/ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

مکتوب

حضرت مولانا ابوالعرفان ندوی قائم مقام مہتمم ندوۃ العلماء

حضرت مولانا ابوالعرفان ندوی قائم مقام مہتمم ندوۃ العلماء کا مکتوب گرامی:

برادرم.....السلام علیکم

یہ خط اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اس وقت دارالعلوم کی مجلس انتظامیہ کے بہت سے ممبران کی مدت رکنیت ختم ہورہی ہے اوران کی جگہ پر نئے ارکان کا انتخاب ہوگا، حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہ(۱) نے فرمایا ہے کہ میں آپ سے یہ معلوم کروں کہ برارو بمبئی، ناگپور مالیگاؤں میں کیا آپ کی نظر میں ایسے اشخاص ہیں جو رکنیت کے لیے مناسب ہوں، یہ ضروری نہیں کہ ایک جن ناموں کو لکھیں ان کا انتخاب ہی ہو جائے، لیکن بہر حال آپ نے جن لوگوں کو ندوہ کے مقاصد سے قریب تر اور دینی حیثیت سے ایک قابل ذکر مقام پر پایا ہواور وہ اپنے علاقوں میں کچھ اثر ورسوخ بھی رکھتے ہوں، ان کا نام تجویز فرما کر فوراً بذریعہ رجسٹری بھیج دیں، مناسب ہوتا کہ ہر نام کے سامنے ان کے کچھ مختصر حالات اور مشغلہ اور مقامی حیثیت کا بھی تذکرہ ہو، اس خط کو تاکید جائیں اور فوراً اس کا جواب دیں، دارالعلوم میں سب خیریت ہے۔

والسلام

ابوالعرفان ندوی

۷ رمئی ۱۹۵۹ء ۲۸ رشوال ۱۳۷۸ھ

---

(۱) ڈاکٹر عبدالعلی حسنیؒ۔

مکتوب

حضرت مولانا عمران خان صاحب

بھوپالیؒ

حضرت مولانا عمران خان صاحب بھوپالیؒ کا گرامی نامہ:

عزیز مکرم.....وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

آپ کا خط ملا، میرے خیال میں تو آپ نے فیصلہ میں عجلت کی اور آپ کا یہ اقدام مولانا مکرم کو گراں گذرے گا، مقامی شکایت وحکایت کو خود ان صاحب سے بھی کہہ کر رفع کیا جاسکتا ہے اور خود مولانا سے کہہ کر بھی رفع کیا جاسکتا ہے، ان مدرسوں کا تجربہ ابھی آپ کو نہیں ہے، وہ مدرسے جو اہل ثروت چلاتے ہیں ان سے بدرجہا بدتر ہوتے ہیں جنہیں چھوڑ کر آپ وہاں جانا چاہتے ہیں، بڑے ہی ناجنسوں سے سابقہ پڑتا ہے، میرے خیال میں ندوی اور غیر ندوی کشمکش بھی وہاں چین سے رہنے نہ دے گی، اس لئے میرے نزدیک تو (چونکہ آپ نے مشورہ مانگا ہے) یہ بات بھی صحیح نہیں ہے کہ معمولی سی ذہنی اور خیالی کاوش کی بنا پر ندوہ کو چھوڑا جائے، اور اگر یہ ضروری تھا تو یہ اقدام اس وقت کرنا چاہئے تھا جب ماہ رمضان میں انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی، ویسے ان سے میری واقفیت ہے لیکن نہ ایسی کہ انہیں بے طلب مشورہ دے سکوں، مجھے ایسا شبہ ہے کہ کسی وقتی اور جذباتی بات نے آپ کو اس فیصلے پر مجبور کیا ہے، لیکن یہ مسئلہ جذبات کا نہیں ہے، کافی سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے کا ہے، چندہ کے لئے آپ کو بھیجنا غالباً آپ کو ضائع کرنے یا تعلیم سے محروم کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اس صلاحیت کی بنا پر ہے جو خدا نے آپ کو دی ہے، اور دوسرے اس سے محروم ہیں، یہ صورت دارالعلوم میں آپ کے مقام کو بلند کرنے والی ہے نہ کہ پست، فتدبّر، اگر دوسرے صرف

دارالعلوم میں پڑھا سکتے ہیں تو آپ اپنی صلاحیت سے دارالعلوم کو چلا سکتے ہیں اور طلبہ کو پڑھا سکتے ہیں، یہ آپ کے لئے باعث امتیاز ہے نہ کہ باعث تہتک، یک در گیر و محکم گیر، آپ اس سے قبل برار (۱) چھوڑ چکے ہیں، خیر وہ تو مجبوری تھی، اب ندوہ چھوڑنے کا ارادہ کر رہے ہیں پھر تیسری جگہ چھوڑیں گے، اس طرح عالم بے وقار سمجھا جاتا ہے اور کہیں وزن قائم نہیں رہتا، باقی نرم و گرم تو ہر جگہ پیش آ سکتا ہے اور یقین کیجئے کہ یہ نرم و گرم ندوہ میں سب سے کم پیش آتا ہے، جو یہاں اس کا تحمل نہیں کر سکتا وہ دوسری جگہ بدرجۂ اولیٰ تحمل نہ کر سکے گا، ندوہ چھوڑنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ اگر وہ جدا کرنا چاہیں تو باصرار اوڑھنے کی جگہ ہے، میرا یہ مشورہ اگر آپ کے منشاء کے خلاف ہو (اور ضرور ہوگا) تو میرا عذر قبول کیجئے کہ المستشار مؤتمن کے اصول پر جو بات میں مفید اور نفع بخش سمجھتا تھا اس کا مشورہ میں نے دے دیا ہے۔

آپ کے لئے دعا گو

عمران خان ندوی

۱۹ر مئی ۱۹۶۰ء ۲۳ر ذی قعدہ ۱۳۷۹ھ

---

(۱) صوبہ ''مانا'' میں ابتدائی ملازمت کی طرف اشارہ ہے۔

مکتوب

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا ایک اہم گرامی نامہ:

گرامی قدر محترم وفقنا اللہ وإیاکم لکل خیر.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکتوب گرامی و کتاب گرامی پہونچ گئے، ان شاء اللہ تبصرہ کیا جائے گا، ترمذی کی وہ عبارت جو لکھی گئی اب سے تیس سال قبل لکھا گیا جو لکھا گیا، اب نہ دیکھنے کی فرصت، نہ ہمت، نہ چنداں حاجت، باقی ترمذی کی تصحیح وعبارت سے یہ معلوم ہوا کہ غلطی اصل روایت میں چلی آ رہی ہے، ناسخین کی نہیں یعنی کتابت کی نہیں بلکہ روایت کی ہے، اس لئے سب ہی نسخوں میں وہ عبارت ہونی چاہئے اور روایت کی غلطی کا طریقہ بھی یہی ہے کہ غلط نقل کرنے کے بعد تصحیح کی جائے، ''أم ولد لعبد الرحمن عن أم سلمة، لم أقف على اسمها'' کا مقصد بھی یہی ہے کہ یہ غیر معروف ہے، اس لئے غلط معلوم ہوتا ہے، البتہ أم ولد لإبراهيم صحیح ہے و اسمها حميدة، بات تو صاف ہے، اور اگر حافظ فیصلہ نہ کر سکیں اور یہ توقع رکھی جائے کہ ہم فیصلہ کریں محال اگرچہ نہیں لیکن متعذر ضرور ہے۔

والسلام

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

۷/ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۷ھ ۱۲/ ستمبر ۱۹۶۷ء

مکاتیب

مولانا معین اللہ ندوی صاحبؒ

مولانا معین اللہ ندوی صاحبؒ (۱) کا گرامی نامہ

محبّ مکرم ومخلص مولانا تقی الدین صاحب ندوی زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ سفر بعافیت ہوا ہو، اور وہاں بھی سب گھر میں بخیریت ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ آپ نے اس وقت خصوصی توجہ کی، میں بہت ممنون ہوں، ادھر کچھ عرصہ سے میں اپنی صحت کی نہایت کمزوری اور دوسری نجی الجھنوں کی بنا پر عجب کشمکش میں ہوں، لکھنؤ بھی طبیعت نہایت منتشر رہتی ہے، اندور کے سلسلہ میں تو صرف اس لیے فکر رہتی ہے کہ میں کچھ نہ کرسکا، اگر اللہ تعالیٰ ان بچوں کو دینی اور علمی کاموں میں لگالے تو میرے لیے بڑی تسکین کا باعث ہو، اور شاید حق تعالیٰ شانہ اس علاقہ میں دینی تعلیم وتربیت کا کام لے کر قبول فرمالے (۲)۔

آپ نے بر بناء اخلاص کئی مرتبہ مجھ سے وہاں حاضری کے لیے کہا، اپنی نااہلی اور گوناگوں کمزوریوں کے باعث بس یہی خیال آتا ہے کہ سوائے آپ کے لیے

(۱) مولانا محترم سے خصوصی تعلق کی بنا پر اور اس لیے کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے زمانے میں مولانا نائب ناظم وتعمیرات کے ذمہ دار تھے، اس ناچیز کا بکارندہ متعدد بار ممبئی اور اس کے اطراف کا سفر ہوا تھا، ان کے صاحبزادے مرحوم عبید اللہ ندوی نے بہت سارے خطوط فوٹو کرکے روانہ کئے تھے جو ہمارے پاس موجود ہیں۔

(۲) مولانا کے وطن ''دھار'' ضلع اندور کی مسجد ومدرسہ کی تعمیر میں اس ناچیز کا بڑا حصہ رہا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

زحمت ہی کا باعث بنوں ہمت نہیں ہوتی، بس ادھر یہ تمنا ہے کہ ماہ مبارک کسی طرح حرمین شریفین میں گذار لوں اور اگر حق تعالیٰ شانہ فضل فرمائیں تو حج تک ٹھہر جاؤں، اب تنہا جانے کے حال میں نہیں، والدۂ عبداللہ سلمہ کو بھی ساتھ لے جانا چاہتا ہوں، اس لیے یہ سوچا ہے کہ اگر آپ غیر مناسب نہ سمجھیں اور زحمت نہ ہو تو امارات کا ویزا مل جائے، چوں کہ میں ان معاملات سے واقف نہیں کہ اس میں کیا کیا کرنا ہوتا ہے اس لیے سردست میں پاسپورٹوں کا نمبر وغیرہ لکھ رہا ہوں، شروع شعبان میں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا، سفر کا قصد ہے، ہفتہ عشرہ آپ کے یہاں قیام اور پھر وہیں سے ان شاء اللہ حجاز مقدس، اللہ تعالیٰ ہی آسان فرمائے اور عافیت کے ساتھ قبولیت سے نوازے، آپ سے دعاؤں کا بھی خاص طور سے خواستگار ہوں، اس وقت آپ کو یہ لکھنے میں تکلف نہیں کرتا کہ مجھے آپ کے سلسلہ میں بفضلہٖ تعالیٰ دعاؤں کی توفیق ہوتی رہی ہے، اگر چہ میں اس قابل نہیں، بزرگوں کی دیکھا دیکھی اہتمام کی کوشش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ورنہ اپنا حال تو ناگفتہ بہ ہے ہی۔

میں ان شاء اللہ ۹ رفروری سے پہلے ہی اندور کا قصد کر رہا ہوں، چند دن وہاں قیام رہے گا، مجھے آپ کا خط اندور ہی میں مل جاتا تو بہت بہتر تھا۔

یہ خط میں مولوی عطاء الرحمٰن ندوی سلمہ کو دے رہا ہوں وہ کل صبح قطر روانہ ہو رہے ہیں، وہیں سے پوسٹ کریں گے، خدا کرے آپ کو جلد مل جائے، گھر میں سب کو حسب مراتب سلام و دعا۔

ابھی معلوم ہوا کہ پاسپورٹ کی فوٹو کاپی کی ضرورت ہوتی ہے، شاہد صاحب نے روانہ کئے ہیں، اگر زحمت ہوتو تکلیف نہ کیجئے گا۔ والسلام

دعا گو ودعا جو: معین اللہ ندوی

محبّ مکرم مولانا تقی الدین صاحب ندوی زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی کچھ دیر پہلے جناب قاری مشتاق صاحب ان عرب مہمان کو لے کر تشریف لائے اور آپ کا خط بھی ملا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے والدۂ محترمہ کو بھی جلد صحت وعافیت عطا فرمائے اور چھوٹے بچہ (ڈاکٹر صفی الدین) کو حق تعالیٰ شانہ محض اپنے فضل خاص سے جلد صحت اور عافیت عطا کرے اور ہونے والا آپریشن بھی نہایت کامیاب ہو، آپ جن الجھنوں اور پریشانیوں میں ہیں اس کا مجھے بھی اندازہ ہے، آپ کے فون کے بارے میں محبی مولانا رابع صاحب نے مجھے بتلایا تھا، الحمد للہ دعا کی توفیق بھی ہوئی تھی اور ان شاء اللہ مزید اہتمام کروں گا، غالبًا محبی مولانا رابع صاحب اور حضرت مولانا نے بتلایا ہو کہ میں بھی آجکل کئی دن سے والدۂ یحییٰ کی علالت کے سلسلہ میں بہت مشوش ہوں، صحت تو ان کی عرصہ سے کمزور ہی چل رہی ہے لیکن ادھر شدید تکلیف کمر وغیرہ کے درد کی ایسی شروع ہوئی ہے کہ اس نے معذور سا کر دیا ہے، بلڈ پریشر بھی بڑھا ہوا ہے، تین روز پہلے ہی کچھ ایکسرے ہوئے، خون اور پیشاب وغیرہ کے ٹیسٹ ہوئے، اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے، آپ سے بھی اہتمام سے

دعاؤں کا متمنی ہوں۔

عرب مہمان بہت مختصر یہاں ٹھہرے،آپ کے حسب ہدایت مدرسۃ الفلاح کی ایک اپیل اور حضرت مولانا کی تحریر ان کو دیدی گئی، ذہنی انتشار کے اس عالم میں بات زیادہ نہیں ہوسکی اور میں نے ان سے کہہ دیا کہ شیخ تقی الدین صاحب اچھی طرح سے واقف ہیں، یہاں تو بہت کم وقت ان کو ملا، بہرحال ایک نظر انہوں نے کتب خانہ وغیرہ پر ڈال لی ہے،اب آپ ہی مناسب طور پر ان سے جو کام لے سکیں لے لیں،اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، باقی بفضلہٖ تعالیٰ مہمان مانوس ہوئے اور ان سے مل کر مجھے بھی بہت خوشی ہوئی، کسی وقت زیادہ وقت کے لیے آئیں تو بہت بہتر ہے، بمبئ میں حضرت مولانا کی خدمت میں ملاقات ضرور ان شاءاللہ ہوجائے گی۔

بہت وقت پر رقم آئی ہے، کئی ضرورت مندوں کے خطوط رکھے ہوئے ہیں اور اندور بھی بھیجنا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، دعاؤں میں اہتمام سے یاد رکھیں، میں بھی دل سے دعا گو ہوں، تکلیف کر کے بمبئ میں اگر موقع مل سکے تو ایک خط ضرور لکھ دیں طبیعت برابر لگی رہے گی اور والدۂ محترمہ کو آیات شفا لازماً بہت پابندی سے زم زم شریف سے دھوکر پلانے کا اہتمام کریں،اسی طرح سے اس بچہ کو بھی، حضرت شیخ نوراللہ مرقدہٗ نے بعض مرتبہ مجھے اہتمام سے اس سلسلہ میں تحریر فرمایا تھا اور ان کے مجرب ہونے کا تو بہت سے اکابر نے لکھا ہے،آپ تو خوب واقف ہیں لیکن محض یاددہانی کے طور پر لکھ رہا ہوں، عام طور پر انتشار کی حالت میں ان چیزوں سے ذہول ہوجاتا ہے، میں

خودگھر میں شروع کرنا چاہتا تھا لیکن نہیں کرسکا، ان شاءاللہ اب کروں گا۔

ایک نجی مشورہ آپ سے یہ کرنا ہے کہ اندور کے مدرسہ کے سلسلہ میں کسی کو کب بھیجا جائے، طبیعت چاہتی ہے کہ کم ازکم پہلی منزل عمارت کی مکمل ہوجاتی، اب الحمدللہ پچاس کے قریب بچے رہنے والے ہوبھی گئے ہیں اور خرچ بھی اچھا خاصا بڑھ گیا ہے، میری طبیعت کا حال یہ چل رہا ہے کہ بالکل یکسو ہونے کی طبیعت چاہتی ہے، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے عافیت نصیب فرمائے اور عاقبت بخیر ہو۔

والسلام

دعا گو: معین اللہ ندوی

۱۴۱۰/۶/۲۵ھ ۲۳/جنوری ۱۹۹۰ء

مکتوب

حکیم افہام اللہ صاحبؒ

محترم حکیم افہام اللہ صاحب کا مکتوب گرامی:

۵/نومبر ۱۹۸۸ء

مخدوم ومعظم اخی مکرم دامت برکاتہم ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ علی کل حال، خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔

عزیزم میاں بدر عالم صاحب اوران کی اہلیہ میرے زیر علاج ہیں، ابھی کوئی فائدہ نہیں ہے آج وہ تشریف لائے ہیں، نسخہ میں تبدیلی کی گئی، ان شاء اللہ نفع ہوگا، آپ بھی دعائے خیر فرمائیں۔

اس جوار میں بدعات کا زور ہے مدرسہ ومکاتب زیادہ انہیں کے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایک مرد مجاہد پیدا کیا ہے اس نے ایک دینی مدرسہ اپنے لوگوں کا قائم کیا ہے، بہت ہی فعال ہے میں اس مدرسہ میں خود گیا اور دیکھ کر ندوہ سے الحاق کو کہا، چنانچہ بحمد اللہ ندوہ سے الحاق ہوگیا، حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ کو دیکھنے کل رائے بریلی گیا تھا انہوں نے بھی مسرت کا اظہار فرمایا، مدرسہ کی تعمیر وتوسیع ان شاء اللہ ہوگی، لیکن آنجناب سے گذارش ہے مدرسہ کی شایان شان مسجد(۱) آپ کی توجہ سے بن جائے، یہ عریضہ بہ طور درخواست پیش ہے بہتر ہوگا خود آپ تشریف لائیں میں آپ کو دولت کدہ سے وہاں لے جاؤں اور بعد معائنہ میری درخواست پر توجہ فرمائیں۔

والسلام

ناکارہ/محمد افہام اللہ

---

(۱) الحمدللہ مسجد بن گئی۔

مکاتیب

مولانا عبدالحفیظ مکی

مولانا عبدالحفیظ مکی کا مکتوب گرامی:

مکرم ومحترم جناب مولانا تقی الدین صاحب زادکم اللہ قبولاً وبرکۃً

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ موصول ہوا، حالات سے آگاہی ہوئی، مولانا عبدالرحیم صاحب مدینہ منورہ میں ہی ہیں، کل پیر کو یہ عاجز مدینہ منورہ جارہا ہے، آپ کا گرامی نامہ جو مشترکہ ہم دونوں کے نام ہے ساتھ لیتا جاؤں گا تاکہ وہ بھی پڑھ لیں بلکہ پورا ان کے حوالہ ہی کردوں گا، اب تو ہم صرف آنجناب کے ہی منتظر ہیں، آپ خوش قسمت ہیں کہ حضرت والا کی عین منشأ کے مطابق ان شاء اللہ سب کام کریں گے، حضرت کے آخری خطوں میں بہت ہی خوشی کا اظہار تھا، اللہ تعالیٰ ہی آپ کے درجات بلند فرماویں اور نعم البدل تدریس کی جگہ بفضلہٖ نصیب فرماویں، اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض کو زیادہ سے زیادہ علی أحسن وجہ عام فرماویں اور عالم کو متمتع فرماویں، آمین۔

اب تو یہاں جو بھی ملتا ہے آنجناب کی آمد کے بارے میں ہی پوچھتا ہے کہ یہ خبر تو سب کو ہو چکی ہے کہ حضرت والا نے آنجناب کو منتخب فرمایا ہے اس عظیم اور مبارک کام (بذل المجہود أوجز المسالک) کے لئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے زیادہ سے زیادہ قبول فرماویں اور سفر وجد وجہد خالصاً لوجہہ فرما کر آنجناب کو بھی ہر قسم کی ترقیات عظیمہ سے نوازیں، آمین۔

امید ہے واپسی ڈاک کی آنجناب اطلاع دیں گے، ٹکٹ کے بارے میں بھی

پتہ نہ چلا کہ کیا بنا؟ یہاں سے ضرورت ہوتو فوراً تحریر فرمادیں، مصر میں اوجز جو چھپ رہی ہے تو وہ لوگ اسی نستعلیق خط کو پڑھ لیتے ہیں اسی سے چھاپ رہے ہیں، مطبع والے اس کے پڑھنے میں ماہر ہیں، اس لئے مستقل ٹائپ یا لکھائی کی ضرورت نہیں پڑی، دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام مع الاکرام

عبدالحفیظ عفی عنہ، ۲۵/رجب ۱۳۹۲ھ ۴/ستمبر ۱۹۷۲ء

مولانا عبدالحفیظ مکی کا گرامی نامہ:

مکرم ومحترم مولانا تقی الدین صاحب ادام اللہ لکم الخیرات بفضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

قاہرہ سے الحاج حسن عاشور کا حج سے قبل تار آیا تھا کہ فلموں کے بلاک بن گئے ہیں اور چھپائی شروع ہوگئی ہے مگر فلم میں بعض صفحات میں کہیں فلم خراب ہوگئی ہے اس لیے بہتر ہے کہ حجری طباعت والی اوجز کا ایک نسخہ بھجوادو تاکہ اس سے دیکھ کر اصلاح کرلی جائے، ان کو فوراً نسخہ بھیجنے کا انتظام کروادیا تھا اللہ کرے اب قریب الختم ہو، یہ سیاہ کار ہفتہ عشرہ تک لندن جارہا ہے، پریس کے لیے طباعت کی چند مشینیں اور جمع حروف کے لیے فوٹو ٹائپ لانے کے لیے راستے میں ارادہ ہے کہ قاہرہ ہوکر جاؤں گا اور واپسی بھی ان شاء اللہ قاہرہ سے ہی ہوگی اللہ کرے خود ہی سفارت ابوظبی میں مکمل شدہ جلدیں دے آؤں، آپ سے فوری طور پر دوگذارشیں ہیں:

(۱) اول اور اہم تو یہ کہ شیخ احمد بن عبدالعزیز سے ایک فوری مستعجل خط سفیر ابوظبی بالقاہرہ کو لکھوا کر ارسال کروا دیں تا کہ وہ ملک عبدالحفیظ، صاحب المکتبۃ الامدادیہ سے یا اس کے مندوب سے جو جلد اوجز کی ملے وہ وصول کر کے ہمیں رسید دے دیں، گذارش ہے کہ یہ بہت اہمیت سے لکھوا دیں۔

(۲) آپ خود تکلیف فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر ان جلدوں کو لکھیں جو آپ تک پہونچ چکی ہیں، نمبر بھی لکھیں اور حروف سے بھی لکھیں تا کہ اچھی طرح وضاحت ہو جائے اور جو جلدیں باقی ہیں ان کی علیحدہ فہرست بنا دیں یہ خط میرے نام لکھیں، یہ بھی گذارش ہے کہ ابھی لکھ دیں، پتہ یہ ہے: ملک عبدالحفیظ عبدالحق، دارالاعتصام للنشر و التوزیع شارع حسین حجازی المتفرع من شارع القصر العینی (أمام مصلحة الضرائب القاهره) ،تاکیداً عرض ہے کہ یہ دونوں کام آج ہی تکلیف فرما کر کروا دیں، جزاکم اللہ خیر الجزاء، امید ہے اپنے خط میں آپ اپنے حالات کی تفصیل بھی تحریر فرما دیں گے۔

فقط والسلام

عبدالحفیظ

مکاتیب

مولانا عبداللہ عباس ندوی

مکۃ المکرّمۃ ص ب ۱۸۸۴ /الجمعۃ المبارکۃ ۲۹/محرم ۱۴۰۷ھ، ۲/اکتوبر ۱۹۸۶ء

برادر عزیز ومکرم حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحب ندوی مظاہری سلمہ اللہ تعالیٰ وحفظہ ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل شام ابوظبی سے چل کر ساڑھے ۹ بجے جدہ، اور دس بجے حرم شریف پہونچا، ادائیگی عمرہ کے بعد ساڑھے گیارہ بجے گھر آیا، عمرہ کے دوران آپ کے حکم کی تعمیل میں آپ کی فلاح وبہبود کے لیے دعائیں کیں، چوں کہ دعا ہر عامی وجاہل اور معصیت زدہ کرسکتا ہے اس لیے آپ کے حکم کی تعمیل کی ورنہ آپ جیسے خوش اوقات عالم ومحدث کی دعاؤں کا میں سخت محتاج ہوں، آپ عمر میں یقینی چھوٹے ہیں لیکن مرتبہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑا بنایا ہے، ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

آپ نے جس برادرانہ خلوص ومحبت کا برتاؤ کیا آپ سے اسی کی توقع تھی، جس طرح عطر سے توقع ہوتی ہے کہ وہ مشام جاں کو معطر کرے گا، دوسرے ہم وطن وہم مدرسہ ہم عقیدہ وہم مرجع ہونے کے لحاظ سے آپ پر حق بھی سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی صلاحیتوں سے امت کو نفع پہونچائے، آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے(۱)، بہرحال آپ نے جو تکلیف فرمائی اور آکر ملے اور کلمۂ خیر کہا اس کا اجر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا، عزیزم ڈاکٹر ولی الدین سلمہ اللہ اور ان کے بھائیوں کو سلام ودعائیں۔

والسلام عبداللہ عباس الندوی

مکۃ المکرّمۃ ص/ب ۱۸۸۴

(۱) ایک مسجد کی تعمیر کی بات تھی جو الحمدللہ پوری ہوگئی۔

گرامی درجات برادر عزیز ومکرم مولانا تقی الدین صاحب ندوی مظاہری حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ گزشتہ شب بخیر واپس آیا، اور آپ کی نوازشات، اپنائیت، خلوص وکرم اور محبت کی اچھی یادیں ساتھ لے کر آیا، جو برابر یاد رہے گی اور آپ کے حق سے دعائے خیر پر مائل رکھے گی، آپ صاحب قلب، صاحب ذکر، صاحب نسبت بزرگ ہیں، بزرگی کے لیے عمر کی زیادتی ضروری نہیں ہے، شیخ سعدی کا مقولہ ہے کہ ''بزرگی بہ عقل است نہ کہ بہ سال''، یعنی بزرگی عقل ودین کی وجہ سے ہوتی ہے نہ کہ عمر کی وجہ سے، لہذا آپ اگرچہ عمر میں چھوٹے ہیں مگر درجات میں مجھ ناچیز سے بہت بڑے ہیں، میرے حق میں دعا فرمائیں کہ جو وقفۂ حیات مقدر ہے وہ اپنی رضا کے کام میں لگائے، اور اپنے خلق کا محتاج نہ بنائے، امید کہ آپ تمام اہل بیت کے ساتھ بخیر ہوں گے۔

والسلام

کمترین: عبداللہ عباس الندوی

۳ر شعبان ۱۴۰۶ھ ۱۴ر اپریل ۱۹۸۶ء یوم السبت

مکتوب

مولانا عبداللہ صاحب کاپودری

مولانا عبداللہ صاحب کاپودری کا مکتوب:

ذوالمجد والکرم حضرت مولانا تقی الدین صاحب زید مجدکم

تحیۃ طیبۃ وبعد!

ہم دیوبند سے سیدھے مکان چلے آئے ہیں، میں تو انکلیشور سے کاپودرہ چلا گیا اور مولوی عبدالحق صاحب کٹھور، جمعہ کو مکان رہ کر جمعہ کی شام کو ترکیسر آ گیا ہوں، الحمدللہ سفر بہت اچھا گزرا، حضرت اقدس کی شفقتیں ہمیشہ یاد آتی رہیں گی، آپ نے بھی ذرہ نوازی میں کمی نہیں فرمائی، آپ کی میزبانی اور رفاقت سے بہت سہولت رہی، اللہ تعالیٰ بہترین بدلہ عطا فرماوے، اللہ تعالیٰ بہتر طریقہ سے جلد آپ کا کام مکمل فرمانے کی ہمت وتوفیق عطا فرماوے، دیوبند میں دوروز قیام رہا، اساتذۂ کرام سے ملاقاتیں ہوگئی اور دہرہ دون ایکسپریس سے چلے آئے۔

مکرم مولانا محمد منظور نعمانی صاحب اتوار کی شام کو ترکیسر تشریف لائے تھے، عشاء کے بعد جامع مسجد میں اور صبح کی نماز کے بعد مدرسہ کی مسجد میں نصیحت آمیز بیان فرمایا، راندیر، ڈابھیل، کنتھاریہ اور آنند کا دورہ بھی ہوا۔

اس طرف جملہ احوال اچھے ہیں، حضرت اقدس کی خدمت میں حسب گنجائش سلام و دعا کی درخواست عرض فرمادیں، مولانا محمد ابراہیم صاحب ودیگر اساتذہ سلام عرض کرتے ہیں۔

اب کی مرتبہ مولانا محمد عاقل صاحب سے آپ کے کمرے میں تفصیلی

ملاقات ہوئی، مجھے ان کے حُسن اخلاق سے بہت خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ موصوف کو دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت انجام دینے کی توفیق نصیب فرماوے، اگر سہولت ہو تو سلام مسنون عرض فرمادیں، ''خوان خلیل'' مولانا ابراہیم صاحب کو پہونچا دی ہے، بس دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

احقر عبداللہ غفرلہ ترکیسر، سورت

یکم اپریل ۱۹۷۰ء ۲۴ محرم ۱۳۹۰ھ

مکتوب

مولانا عبدالرحیم متالا

مولانا عبدالرحیم متالا کا ایک خط:

محترم المقام مدفیوضکم ..... بعد سلام مسنون!

خیریت طرفین مطلوب ہے، چیپاٹا پہونچتے ہی شیخ احمد بن عبدالعزیز کی خدمت میں ایک لمبا چوڑا تار ارسال کیا تھا کہ وہاں ایک کانفرنس ہورہی تھی، اس میں شرکت کی دعوت آپ کو پیش کی گئی تھی، اس کے بعد آپ کی طرف سے جواب کا انتظار ہی رہا، اس کے بعد میں افریقہ چلا گیا، تین ماہ وہاں رہا، اس درمیان ہمارے بچے بھی زامبیا آ گئے، اس کے بعد میں حج میں آ گیا، حج کے بعد سے مدینہ پاک ہی میں ہوں اور یہاں سے واپسی پھر زامبیا کو ہے، دعا فرماویں، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے کوئی صورت ہمارے لیے بھی اچھی پیدا فرماوے، افریقہ اور زامبیا سے بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، دعاؤں میں یاد رکھیں، گھر والوں کی خدمت میں سلام مسنون۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۶/دسمبر ۷۸ء ۵/محرم ۱۳۹۹ھ

مکاتیب

حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب

حسنی ندوی دامت برکاتہم

یہ خط حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کے امارات وابوظہی کے ۱۹۷۹ء کا دوسرے سفر کے بعد کا ہے:

برادرمکرم مولانا تقی الدین صاحب.....زیدلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر وصحت ہوں گے، ہم لوگ بفضلہٖ تعالیٰ خیر وصحت کے ساتھ ریاض ہوتے ہوئے سہ شنبہ ۳۰؍جنوری کو مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور ایک ہفتہ قیام کے بعد کل انشاء اللہ ۷؍فروری کو مکہ مکرمہ وجدہ جانے کا قصد ہے، وہاں سے غالبًا ۱۴، ۱۵؍فروری کو قطر دوحہ جانا ہوگا اور ممکن ہے کہ شارقہ کا بھی دوروزہ پروگرام وہاں سے واپسی ہندوستان کے دوران رکھ لیا جائے لیکن یہ باتیں ابھی صرف تخمینی ہیں یقینی نہیں۔

امارات کے سفر میں آپ نے جس تعلق اور خیال کا ثبوت دیا اس سے آپ کی محبت اور تعلق خاطر کا پورا اظہار ہوتا ہے، آپ نے اپنے اوقات کا حرج کیا اور تکلیف اٹھائی لیکن چوں کہ آپ سے ایسا تعلق ہے کہ آپ کو ان باتوں سے روکنا صحیح نہ تھا، آپ کے ساتھ رہنے سے انس وتقویت حاصل ہوتی تھی اور پردیس پردیس نہیں معلوم ہوتا تھا، آپ کا ان محبتوں اور خاطروں پر بہت بہت شکریہ، اللہ تعالیٰ آپ کو بہت خوش رکھے۔

ریاض میں قیام بہت مختصر رہا، ٹھیک سے لوگوں سے ملاقات نہ ہوسکی، حضرت شیخ کی ناسازیٔ طبع کے خیال سے مدینہ طیبہ جلدی پہونچنے کا تقاضہ تھا، چنانچہ

صرف ڈھائی روز ریاض ٹھہر کر مدینہ طیبہ حاضر ہو گئے، یہاں مواجہہ شریف پر اپنا اور اپنے تعلق والوں کا بہ شمول آپ کے سلام پیش کیا، حضرت شیخ سے ملاقات ہوئی، الحمد للہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے، آپ کا خط پیش کر دیا، حضرت شیخ مدظلہ کو نسیان کا بھی عارضہ ہے، کبھی کبھی اس کا اظہار ہو جاتا ہے، امارات کے سفر کے تذکرہ میں کل آپ کو دریافت کرنے لگے، ماموں جی مدظلہ نے آپ کی خیریت بتائی اور امارات کے سفر میں آپ نے جس محبت و تعلق کا ثبوت دیا اس کا تذکرہ کیا اور یہ بھی بتایا کہ ان کا خط پیش کیا جا چکا ہے، حضرت کو کمزوری اور نیند کی شکایت عموماً رہتی ہے، اگرچہ حرم شریف میں بعض نمازوں میں جاتے ہیں، حضرت خاطر و شفقت حسب سابق فرماتے ہیں، البتہ کمزوری کے باعث مجلسوں کے اوقات کم رہ گئے ہیں، جعفری صاحب کے مدرسہ میں جو تقریر ہوئی تھی اس کا عربی نص ماموں جی مدظلہ نے دیکھ کر پاس کر دیا ہے اس کو صاف کروا کر ہم آپ کو انشاء اللہ جلد روانہ کر دیں گے تا کہ آپ جہاں مناسب سمجھیں دیدیں، الرائد میں بھی انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

آپ نے جن لوگوں کو شکریہ کے یا کسی یاد دہانی کے خطوط لکھنے کی یادداشت لکھائی تھی وہ محفوظ ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ہندوستان پہونچ کر تعمیل کی جائے گی۔

برادر محترم مولانا معین اللہ صاحب کے لڑکے عبید اللہ کے سلسلہ میں آپ نے جو مشورہ دیا ہے ہم نے مولانا معین اللہ صاحب کو لکھ دیا ہے، آپ تکلیف کر کے ان کے لیے ویزا بھجوانے کی فکر کر دیں، وہ اب کمپالا یوگنڈا پہونچ گئے ہوں گے اس

لیے وہاں کے سفارت خانے کے نام ویزا بھجوادیجئے۔

آپ نے اپنے محکمۂ قضا کے لیے جو دو تین نفر جن کے نام طلب کیے ہیں انشاءاللہ ہندوستان پہونچ کر ان کی درخواستیں ارسال کروادی جائیں گی، خدا کرے آپ بکمال صحت وعافیت ہوں، دعاؤں میں یاد رکھئے، ہم لوگ بھی دعا کرتے ہیں۔

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

۹؍ربیع الاول ۹۹ھ، ۶؍فروری ۷۹ء

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا گرامی نامہ:

برادر عزیز ومکرم مولانا تقی الدین صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا عنایت نامہ بلکہ نامۂ نوید موصول ہوا، اس کے موصول ہونے سے دو تین روز قبل عزیزی ابوسعد سلمہ نے یہ خوشخبری سنائی تھی کہ الحمدللہ رسالہ الدکتوراہ پر مناقشہ ہوگیا اور کامیاب رہا، آپ کے عنایت نامہ سے تفصیل معلوم ہوئی، الحمدللہ آپ کی محنت کی قدردانی ہوئی اور آپ اس مرحلہ سے بخیر وخوشی فارغ ہوگئے، اس کی بہت بہت مبارکباد قبول کیجئے، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ کی محنت اور اس کے اس تحفۂ ظاہری سے دین وامت کو نفع پہونچے گا، اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ سے زیادہ مفید ومثمر بنائے،

پہلے آپ فضیلۃ الشیخ تھے، اب ماشاء اللہ فضیلۃ الدکتور الشیخ ہیں، اللہ تعالیٰ مبارک کرے، آپ کے سب ہی تعلق والے مبارکباد دے رہے ہیں۔

آپ نے اپنے خط میں اگرچہ شروع رمضان میں آنے کو لکھا ہے اور شروع رمضان اب قریب ہی ہے، لیکن ہم نے یہ چاہا کہ اس کا انتظار بھی کیوں کریں، مبارکباد دینے میں تاخیر مناسب نہیں، ان شاء اللہ ملاقات پر اطمینان وتفصیل سے سنیں گے، مناقشہ میں معارضانہ رخ اختیار کرنے والے استاذ غالباً تصوف کے مخالف ہیں، اسی لئے انہوں نے یہ طرز اختیار کیا، لیکن محنت اور فن حدیث میں آپ کی واقفیت کو تو انہوں نے بھی سراہا ہوگا۔

ماموں جی مدظلہ اور تمام اہل تعلق الحمدللہ اچھے ہیں اور سب کو اس خبر سے خوشی ہوئی، دکتور ابراہیم نجیب کا کوئی خط یہاں نہیں پہونچا تھا، ورنہ ان کو نصاب ضرور بھیج دیا جاتا، بہرحال اب بھجوانے کی فکر کرتے ہیں۔

ابوسعد سلمہ نے تخصص ادب کا سندی امتحان دے دیا ہے، ابھی نتیجہ نہیں نکلا ہے لیکن اندازہ ان شاء اللہ ان کی نمایاں کامیابی کا ہے، وہاں جو اہل تعلق ہیں ان کو ہمارا سلام عرض کردیجئے، خاص طور پر شیخ عبدالعزیز آل مبارک اور شیخ عبداللہ محمود صاحبان کو۔

والسلام

دعاگو ودعاجو: محمد رابع حسنی ندوی

۲۵ رشعبان ۹۶ھ ۲۱ راگست ۱۹۷۶ء

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے خطوط:

برادر عزیز ومحترم ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا ،الحمد للہ ہم لوگ اچھے ہیں، خال معظم اور مولانا معین اللہ صاحب ودیگر حضرات بھی بخیر ہیں ، یہ خط مولانا سعید الرحمٰن صاحب اور مولوی محمد رضوان کے ہمراہ ارسال ہے، تاکہ بسہولت آپ کو پہونچ جائے ، یہ دونوں ندوہ کے لیے حصول تعاون کے دورہ پر ہیں اور ظاہر ہے کہ آپ سے ملاقات وتعلق رہے گا ،خال معظم آجکل مولانا معین اللہ صاحب کے وطن اندور میں آرام اور یکسوئی کے ساتھ علمی کام میں ہیں، اب آنے والے ہیں، خال معظم کے سفر امارات کی تاریخ ابھی تک طے نہیں ہوسکی ،ان کی صحت ابھی تک اس لائق نہیں ہوسکی کہ بسہولت باہر کا سفر کریں ،معالج حکیم نے سختی کے ساتھ سفر کچھ دنوں تک روک دینے کی تاکید کی ہے، چنانچہ اندرون ملک کے بھی متعدد پروگرام منسوخ کردیئے ہیں، یوں مجموعی طور پر پہلے کے مقابلہ میں صحت میں بہتری ہے، علاج جاری ہے، امید ہے کہ اس سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا، اب بظاہر دوڈھائی ماہ کوئی طویل سفر نہیں ہوگا، ہندو بیرون ہند دونوں میں ہی یہ صورت اختیار کی جائے گی ،خدا کرے امارات کے سفر میں زیادہ تاخیر نہ ہو، ممکن ہے کہ بعد عید موقع نکل سکے، چوں کہ آپ نے تاکید واہتمام کے ساتھ امارات کی بات رکھی ہے اس لیے اس کی اہمیت پیش نظر ہے ورنہ اس کو ختم کردینے کی فرمائش کی

جاتی۔

آپ ہندوستان آئے لیکن آپ سے ملاقات نہیں ہوسکی، ظاہر ہے کہ خال معظم اور مولانا معین اللہ صاحب سے بمبئی میں ملاقات ہوگئی تھی اس لیے لکھنؤ آنے کی اہمیت باقی نہیں رہ گئی تھی، اب آپ کا ہندوستان کا ارادہ کب ہے، آپ کے صاحبزادہ اور دیگر اہل تعلق کی صحتیں کیسی ہیں، خدا کرے سب اچھے ہوں، مولوی ابوسعد سلمہ اور مولوی ولی الدین سلمہ کو سلام ودعا کہئے اور دعاؤں میں یاد رکھئے، خدا کرے دونوں اپنے علمی وعملی مشاغل میں بخوبی لگے ہوئے ہوں۔

والسلام

مخلص: محمد رابع حسنی ندوی

۱۸/۷/۱۴۰۸ھ

مکتوب

مولانا محمد واضح رشید حسنی ندوی

مولانا محمد واضح رشید حسنی ندوی کا گرامی نامہ:

محبّ گرامی مولانا تقی الدین صاحب ندوی زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا، گرامی نامہ موصول ہوا، خیریت معلوم ہوئی، کچھ عرصہ سے تقاضہ ہورہا تھا کہ آپ کی خدمت میں کوئی عریضہ تحریر کریں یا آپ سے ملاقات ہو، مگر آج وکل میں یہ بات ٹلتی رہی، اس لیے آپ کی تحریر دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق سے آپ سے دلی وابستگی اور مناسبت محسوس ہوتی ہے، اگرچہ ہمارے آپ کے درمیان بڑے فاصلے ہیں، لیکن قلبی مناسبت اور ذہنی وحدت کی وجہ سے قرب حاصل ہے، امید ہے دعاؤں میں خصوصی طور پر یاد فرماتے ہوں گے، اور بے تکلفی میں کبھی کبھی بے ادبی ہوتی ہوگی اس سے درگذر کریں گے، حدیث سے اشتغال کی وجہ سے آپ احترام کے مستحق ہیں۔

آپ کے خط میں اشارہ تھا کہ اس کے ساتھ ایک چک بھی ارسال ہے، لیکن خط میں کوئی چک نہیں تھا اس لیے بڑی حیرت ہوئی، ممکن ہے رکھتے وقت ذہن سے بات نکل گئی ہو، مہربانی فرما کر وہیں تلاش کرلیں اور چک روانہ فرمادیں۔

الحمدللہ تکیہ کے رمضان کے معمولات حسب دستور چل رہے ہیں، پرسنل لا کے مسئلہ میں ماموں جی مدظلہ کی سرپرستی میں جو کوششیں ہورہی تھیں الحمد للہ وہ کامیاب ہوئیں، دہلی میں ایک مخلوط اجتماع میں جس میں غیر مسلم دانشور مدعو تھے ماموں جی

کا خطاب اور مکالمہ بھی ہوا جس کے اچھے اثرات محسوس کیے گئے۔

اس دفعہ مدرسہ فلاح المسلمین کی طرف سے کوئی سفیر نہیں گیا اس لیے امید ہے کہ آپ اس کے لیے خیال رکھیں گے اور نظر انداز نہ کریں گے۔

والسلام

طالب دعا: واضح

مکاتیب

مولانا محمد یعقوب مجددی

والا صفات عالی تبار جناب مکرم مولوی صاحب/حفظہ اللہ

السلام علیکم !

محبت نامہ شرف صدور فرمایا، عین انتظار میں خیریت معلوم ہونے کی فکر تھی، خیریت مزاج کا علم ہوا، دوا کامیاب ہے استعمال فرمایا، ابھی اس کا اثر معلوم نہیں ہوا لیکن ان شاء اللہ اس کا اثر ضرور ظاہر ہوگا، جو اس کو استعمال کر رہا ہے اس کے لئے مفید اور زود اثر ثابت ہو رہی ہے، آپ واپسی میں بھوپال دو چار دن قیام فرماویں، تا کہ پھر میں آپ کی خدمت کر سکوں، اہل علم کی خدمت کرنا میں سعادت سمجھتا ہوں، اللہ نصیب فرمائے ۔

أحب الصالحين و لست منهم لعل الله يرزقني صلاحاً

تشریف آوری کا بے قراری سے انتظار ہے دو حرفی اطلاع دے کر مسرور فرماویں، مولوی محمد نعمان صاحب سلام فرما رہے ہیں۔

محمد یعقوب مجددی

۴/جنوری ۱۹۶۶ء ۱۲/رمضان ۱۳۸۵ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

کرم نامہ شرف ورود فرمایا، بہت شرمندہ ہوں کہ کتاب (محدثین عظام) کی رسید اب تک نہ دے سکا، اللہ تعالیٰ آپ کے برکات کو زیادہ فرمائے، اور آپ کے فیض کو

جاری فرمائے، اور آپ کے جلسے کو رونق فرما کر حدیث شریف کی اشاعت وعمل آپ کے طفیل سے لوگوں کو جاری فرمائے، حضرت کو اللہ صحت عطا فرمائے اور موجودہ تکالیف کو دور فرما کر صحت عطا فرمائے۔

محمد یعقوب مجددی (خانقاہ مجددیہ)

بھوپال ۲۱/ اگست ۱۹۶۹ء ۷/ جمادی الثانیہ ۱۳۸۹ھ

مکاتیب

قاضی اطہر صاحب مبارک پوری

قاضی اطہر صاحب مبارک پوری کے گرامی نامے:

مولانا قاضی عبدالحفیظ اطہر مبارکپوریؒ ہندوستان کے مشاہیر علماء میں سے تھے اور صاحب قلم مؤرخ تھے ان سے اس ناچیز کی ملاقات وتعارف ممبئی میں ۱۹۵۵ء میں انہیں کے کمرے میں ہوا، ان کے ساتھ چند دن قیام کرنے کا موقع ملا ،انہوں نے ضیافت کا پوراحق ادا کیا پھر بعد میں ان سے تعلقات بڑھتے چلے گئے،ان کی آپ بیتی بڑی ہی دل چسپ ہے، جس کوانہوں نے خود ہی لکھا ہے، میرے ندوہ کے مدرسی کے زمانے میں اکثر ممبئی آمدورفت رہتی تھی، قاضی صاحبؒ اورمحی الدین منیری بھٹکلی مرحوم سے اکثر ملاقاتیں رہتی، جواس وقت حج کمیٹی میں کام کرتے تھےانہوں نے میری کتاب محدثین عظام پر جو پہلی تصنیف تھی بہت ہی حوصلہ افزا تبصرہ فرمایا،لکھا کہ درس وتدریس کے ساتھ اس طرح کی تالیف کرنا آئندہ اچھے مستقبل کی پیشین گوئی کررہا ہے۔

قاضی منزل،مبارک پوراعظم گڑھ

۲؍رجب ۱۴۱۰ھ ۳۰؍جنوری ۱۹۹۰ء

برادرمکرم زیدمجدہ السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بخیریت رہ کر متعلقہ دینی وعلمی امور ومعاملات میں مشغول ہوں، میں خیریت سے ہوں ، اس سال جنوری کی ابتدا میں سخت سردی رہی، اس

درمیان میں بھوپال تاج المساجد اور بھڑوچ دارالعلوم ماٹلی والا کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکا، اب دیوبند کا ارادہ ہے شیخ الہند اکیڈمی کے کاموں کی نگرانی ومشورہ کے سلسلہ میں، میری ایک کتاب ''ائمہ اربعہ'' وہاں سے شایع ہوچکی ہے، دوسری کتاب ''تدوین سیر ومغازی'' زیر طباعت ہے، خدا کرے اس طرح وقفہ وقفہ سے کچھ کتابیں شایع ہوتی رہیں، رمضان میں بمبئ گیا تھا، اب پھر رمضان ہی میں جانا ہے، گھر پر لکھتا پڑھتا رہتا ہوں، ''معارف'' میں اکثر تحقیقی مضامین شایع ہوتے ہیں۔

ان شاء اللہ آپ تعلیمی مشاغل کے ساتھ علمی وتحقیقی مشاغل میں مصروف ہوں گے، اب ہم لوگوں کو جو وقت مل جائے غنیمت ہے، واعظ حضرات بھی نہیں رہے، عجیب قحط الرجال چل رہا ہے، آپ آجائیں تو کسی موقع سے ایک جلسہ کرڈالوں، وہیں سے یا یہاں آنے کے بعد مجھے اپنی آمد سے مطلع کریں تاکہ ملاقات ہوسکے۔

''کتاب الثقات'' لابن شاہین اگر اس طرف چھپی ہو تو دو چار نسخے میرے لئے ضرور خرید لیں تاکہ ریکارڈ رہے، ''النافع الکبیر'' پر کام ہورہا ہوگا، وہ آپ کے حدیث پر کام کے سلسلے کی کتاب ہے۔

گاہے گاہے ''دارالمصنفین'' چلا جاتا ہوں اور کہاں جاؤں کس سے ملوں، ہم ذوق نہیں ملتے ہیں، لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں۔

حرمین شریفین وغیرھما میں دو تین ماہ علمی کاموں کے سلسلے میں رہنا چاہتا ہوں مگر ویزا مشکل ہے، عمرہ میں جانے سے چودہ دن کے بعد نکلنا پڑے گا، مکہ مکرمہ کے بعض

متعلقین ویزا سے گھبراتے ہیں، ویسے کوشش میں ہوں کہ کسی ذریعہ کم از کم تین ماہ کا ویزا مل جائے اور کچھ دن ان علاقوں کے کتب خانوں اور اہل علم سے استفادہ کرسکوں۔

آپ جب یہاں تشریف لائیں تو ایک خط سے مطلع کریں تا کہ ملاقات ہو سکے، بمبئی میں بھی اب کوئی نہیں رہ گیا، ہزاروں کی محفل ہمارے لئے سونی ہے، ظفر مسعود اور حسان احمد سلام عرض کرتے ہیں۔

والسلام

قاضی اطہر مبارک پوری

مکاتیب

قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ

مکتوب قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ:

حضرت محترم ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ موصول ہوا، بے حد ممنون ہوں، آپ جیسے اصحاب علم کو ''بحث و نظر'' کا پسند آنا میرے جیسے حقیر طالب علم کے لئے فخر وانبساط کی بات ہے، دعا فرمائیں کہ کام جاری رہ سکے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ فائدہ پہونچائے، ان شاء اللہ ''بحث ونظر'' جناب کی خدمت میں جاتا رہے گا۔

میں بہت ممنون ہوں گا اگر حدیث سے متعلق کسی اصولی موضوع پر کوئی مقالہ تحریر فرما کر ''بحث ونظر'' کے لئے ارسال فرمائیں تا کہ بحث ونظر کا حلقہ حضرت والا کے علوم سے فیض یاب ہو سکے، جون کے مہینہ میں ان شاء اللہ اگلا سمینار بنگلور میں منعقد ہوگا، کیا حضرت والا جون میں وطن تشریف لانے کا کوئی پروگرام رکھتے ہیں، کاش ایسا ہوتو اس سمینار میں شرکت فرما کر اس حقیر کو خوشی کا موقع عنایت فرمائیں، یہ سمینار ۸ تا ۱۱ جون بنگلور میں منعقد ہوگا۔

''بحث ونظر'' ظاہر ہے کہ علمی ہی حلقہ میں پڑھا جاتا ہے اور اس کو عوامی بنانا بھی نہیں ہے اس کی اشاعت بڑھانے اور جاری رکھنے کے لئے حضرت والا سے اپنے حلقہ کے اصحاب علم کو متوجہ کرنے کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

مجاہدالاسلام

۱۰/۷/۳ھ ۱۹۹۰/۱/۳۱ء

بخدمت گرامی حضرت مولانا تقی الدین ندوی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

خدا کرے مزاج بخیر ہو۔

گرامی نامہ موصول ہوا، یاد فرمائی اور کرم فرمائی کے لئے بے حد ممنون ہوں، میں بے حد احسان مند ہوں کہ آپ نے اس حقیر کی ایک چھوٹی سی بات (۱) یاد رکھی، اللہ اس کے لئے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

دوسرے فقہی سمینار کی روداد ''مجلّہ فقہ اسلامی'' ارسال خدمت ہے، امید ہے کہ پسند آئے گا، برائے کرم زحمت نہ ہو تو اپنی رائے سے مطلع فرمائیں اور یہ بھی درخواست ہے کہ آئندہ سمینار جوان شاء اللہ فروری میں ہوگا اس میں شرکت فرمائیں۔ مولانا مفتی محمد نسیم صاحب کو بھیج رہا ہوں، میرا خود ارادہ حاضری کا تھا لیکن ایک بے حد ضروری کام کی وجہ سے آج دہلی جا رہا ہوں، اس لئے مولانا مفتی نسیم صاحب کو بھیج رہا ہوں، ان شاء اللہ میں دو چار مہینوں میں امارات آؤں گا تو تفصیلی گفتگو ہوگی، عنایت فرمائی کے لئے ممنون ہوں۔

فقط والسلام

مجاہد الاسلام قاسمی

۳۰/۷/۱۹۹۰ء ۷/محرم ۱۴۱۱ھ

(۱) تعمیر مسجد کی بات تھی جو مولانا مرحوم کے وطن میں تعمیر ہوئی۔

مکتوب

سید صباح الدین عبدالرحمٰن

دارالمصنفین کے لئے رابطہ عالم اسلامی سے امداد:

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں وہاں حاضری کے موقع پر دارالمصنفین کی امداد کے لیے ایک درخواست دی تھی، جو منظور ہوگئی، وہ دارالمصنفین آ بھی گئی، اس پر جناب صباح الدین عبدالرحمٰن مرحوم کا یہ گرامی نامہ آیا:

برادر عزیز زندہ باد پایندہ باد!

آپ کے خط سے رابطہ اسلامیہ کی امداد کی خوشخبری ملی، آپ کی وجہ سے بڑا کام انجام پا گیا، آپ آئیں تو آپ کے اعزاز میں دھوم دھام کی دعوت ہوگی، یہ رقم ہم لوگوں کی امیدوں سے کم ہے، ہم تو یک مشت بڑی رقم چاہتے تھے، ہر سال کی کارروائی میں مشکل ہوگی، بہر حال جو مل گیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

آپ یہاں سے ایک درخواست لکھوا کر لے گئے تھے اور کہا تھا کہ مولانا علی میاں کی کوئی تحریر ہونی چاہئے وہ بھجوا رہا ہوں، درخواست کے ساتھ منسلک کرادیں، امید ہے کہ آپ کوئی بڑی رقم دلوائیں گے۔

آپ کی کتاب (۱) چھپ رہی ہے، ان شاء اللہ جلد ہی چھپ جائے گی، خدا کرے آپ ہر طرح مع الخیر ہوں، آپ کے خط کا انتظار رہے گا، آپ کے گذشتہ خط کا جواب دیا تھا ملا ہوگا۔

والسلام

صباح الدین عبدالرحمٰن

(ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ)

---

(۱) سیرت کے مصادر اولی۔

مکتوب

شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب

شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب کا گرامی نامہ:

مکرم ومحترم حضرت الحاج مولانا تقی الدین صاحب زادمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ بہت دنوں پہلے آیا تھا، باوجود ارادہ کے جواب نہ لکھ سکا، جس کا اصل سبب تو خطوط کے سلسلہ میں اپنی طبعی کاہلی ہے، اس کے علاوہ مصروفیت اور امراض بھی دوسبب ہیں، اسباق کے اختتام پر گھر گیا تو عزیزم مولوی عبدالعظیم صاحب سلمہ نے آپ کی طرف سے ایک گراں قدر ہدیہ دیا جزاکم اللہ فی الدارین خیر الجزاء، آپ کے مدرسہ کا علم تو آپ سے اور پھر وطن میں دوسرے لوگوں سے بھی ہوا اور اس کی عمارات کی قدرے تفصیل بھی معلوم ہوئی، اللہ پاک آپ کے عزائم میں اخلاص دے اوران کو پایۂ تکمیل تک پہونچائے، نصاب مناسب ہے آج کل کے حالات کے مطابق بہت بہتر ہے، لیکن میں تو حدیثی آدمی ہوں اور آپ بھی بحمداللہ تعالیٰ ایسے ہی ہیں اس لیے جی چاہتا ہے کہ اگر آپ نصاب ندوہ کے ساتھ ایک سال دورہ حدیث شریف کے لیے خاص کردیں تو زیادہ مناسب ہو، اس لیے کہ دورۂ حدیث کو مزاج حدیث شریف کی تکوین میں بہت دخل ہے ویسے جناب کی جو بھی رائے ہو، التعلیق الممجد کی اشاعت اور اس پر مناسب حواشی کا اضافہ خاص طور سے ان بعض مقامات میں جہاں مولانا عبدالحی رحمہ اللہ کو تحقیق الاسانید تک مراجع کے فقدان کی وجہ سے رسائی نہیں ہوسکی بہت بہتر ہے، میرے پاس تو وہی ہندی نسخہ ہے بعض مصری بعض طلبہ کے پاس تھے جو اپنے ساتھ

لے گئے اس میں ان مواقع کی نشان دہی عبدالوہاب عبداللطیف نے کی ہے، ظفر الامانی کی اشاعت وتحقیق کا خیال مبارک ہے اللہ پاک مبارک فرمائے اور پورا کرے، بہت صفائی سے یہ عرض ہے کہ آپ اپنی تالیفات وتحقیقات یا تو وہیں سے بھیج دیں یا ہندوستان میں ان کے ملنے کی جگہ لکھیں تا کہ میں منگوالوں، اب آپ کی تالیفات میں سے کوئی کتاب اپنے پاس نہیں، آپ کو زیر بار کرنا مقصود نہیں اس لیے دونوں صورتیں لکھ دیں بلکہ دوسری صورت زیادہ آسان ہے، آپ کے مقاصد کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ کامیابی دیں، آپ سے بھی درخواست ہے۔

صدام حسین کے ظالمانہ رویہ اور اس کے زندقہ سے متأثر ہوکر عربی کے چند اشعار منظوم ہوگئے جو آپ کی ضیافت طبع کے لیے لکھ رہا ہوں، اگر مناسب ہو تو آپ کسی جریدہ میں دے سکتے ہیں۔

أبـــاد الله جبّـــارَ الـعـــراقِ خبيـث الـنـفـس فتـاک الرفاقِ
عـدو الـحـقِ والـديـن الـمتيـنِ حـليف الـكـذب والإثـم الـمبينِ
لـه قـلـب طـمـوحٌ في الفسـادِ مـديـم الشـوق في قتـل الـعبـادِ
بـعيـد الـغـور في بـغـض الـنَّبـيِّ شـديـد الـحيـد عـن نهـج سَـوِيِّ
و مـذهبـه كـمـذهب مَـارَكَـسٍّ و فيـه صبـاحـه و عليـه يُمسي

والسلام

محمد یونس

۸۔۹۔۱۴۱۱ھ ۲۴/مارچ ۱۹۹۱ء

مکتوب

محترم مولانا شاہ محمد قمر الزمان صاحب

محترم مولانا شاہ محمد قمر الزماں صاحب کا گرامی نامہ:

مشفقی المکرّم زیدت معالیکم وعنایاتکم .....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت اپنے وطن میں مقیم ہوں، ۱۵؍نومبر کو مدرسہ بیت العلوم سرائے میر کے جلسہ میں شرکت کی اور ۱۶؍نومبر کو جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڑھ حاضر ہوا، مدرسین نے حق ضیافت ادا کیا اور بیان کے لیے کہا تو قبل طعام پندرہ منٹ طلبہ کے سامنے تقریر کیا، حسن نیت اور علم دین کی اہمیت کے متعلق وضاحت کی، مولانا عبدالرشید صاحب بھی خوش ہوئے اور آپ کے خویش کے بھانجے غالبا مولانا حبیب الرحمٰن صاحب تو بہت ہی مسرور ہوئے، اللہ ان حضرات کو جزائے خیر دے، اور مدرسہ کی تعمیر ظاہری و باطنی میں روز افزوں ترقی دے، آمین۔

آپ نے حضرت والا مرشدیؒ کے متعلق جو لکھا ہے واقعی حرف بہ حرف صحیح ہے بظاہر اس کی تلافی دشوار معلوم ہوتی ہے، اپنی محبت اور بے لوث عنایت میں امتیازی شان رکھتے تھے علماء و مشائخ کی قدر و منزلت فرماتے تھے اور عجیب وغریب نسبت کے حامل تھے سب لے دے کر رحلت فرما گئے، اب سوائے حسرت کے کیا ہے، مکرم حکیم مولانا محمد اختر صاحب کراچی مدظلہ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا کہ آخر تم کو حضرت والا کیوں اس قدر مانتے ہیں تو اس حقیر نے یہ شعر پڑھ دیا اور بس ؎

بندۂ عیب دار کس نخرد با ہزاراں گناہ خرید مرا

ان کو یہ بات حضرت کی پہونچی تھی کہ قمر الزماں کے متعلق فرماتے ہیں کہ بغیر

ان کے جنت میں نہ جاؤں گا، اور مجھ سے خود فرمایا کہ آپ سے محبت اس لیے کی ہے کہ جنت میں ساتھ ہی ساتھ ہم آپ چلیں اس لیے کہ حدیث پاک ہے، **المرء مع من أحب** ، بہرحال حضرت والا کی محبت وعنایت بہت تھی مگر افسوس کہ اپنی حالت اس لائق نہیں پاتا، عنفوان شباب سے حضرت مصلح الامتؒ کی نگرانی میں سترہ اٹھارہ سال رہا اور ان کے سخت ہاتھوں نے ترتیب کی خدمت انجام دی، پھر حضرت بقیۃ السلف کے لطف وکرم کے سایہ میں رہا، ان کے دست مبارک سے اور ان کی وساطت سے بہت سی نعمتیں نصیب ہوئیں، اس لیے اس حقیر نے بھی اپنے چندروزہ اسفار سے ہمیشہ گریز کیا کہ حضرت والا کو کسی قدر کلفت نہ ہو، ایک دن کیا ایک لمحہ بھی جدائی کو گوارا نہ فرماتے تھے، بلکہ مہیوا جو دریائے جمنا کے پار ہے وہاں بھی جانے کو خوشی سے اجازت نہ دیتے تھے، اب ان الطاف وعنایات سے یہ حقیر محروم ہوگیا ہے، دل افسردہ ہے، اس لیے وطن چلا آیا ہوں تاکہ دل بہل جائے اور کسی قدر تشتت وانتشار سے اپنے کو محفوظ رکھوں اور یکسوئی سے ذکر وشغل کا کام کرسکوں، اگرچہ اب تک کچھ نہ کرسکا مگر اب ارادہ ہے کہ یکسوئی سے انابت الی اللہ اختیار کروں، اللہ کامیاب فرمائے اور اپنا بنائے، **اللھم کن لنا واجعلنا لک** ،کو قبول فرمائے، آمین۔

مولانا! اپنی طرف سے ہر قربانی وایثار کے لیے تیار ہوں، محبت والفت کا جو ایک مزاج ہے اسی پر رہنا چاہتا ہوں، دین وطریق کے مطابق جو اپنا مذاق ہے اسی پر قائم رہنا چاہتا ہوں، اور اپنی اولاد واحباب سے بھی اسی کا طالب گار ہوں، اس بنا پر

اگر کسی کو بار ہو تو وہ ذمہ دار ہے اور حضرت والا کے ارشاد کے مطابق اپنا تو یہ معمول ہے ؎

میں نہ کھولوں گا خلافِ حق زباں

اور خدا کرے مجھے بھی حضرت مرشدیؒ کا یہ حال نصیب ہو جائے ؎

جور و ستم سے جس نے کیا دل کو پاش پاش احمد نے اس کو بھی تہ دل سے دعا دیا

آپ کی سعادت ہے کہ حضرت والا کے پکے ہوئے پھلوں کا تناول کی نعمت نصیب ہوئی، اور آپ سے مطمئن وخوش رہے اور باطنی طور سے متوجہ رہے اور اس کی شہادت بھی خود ہی پیش کردی، اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقی عطا فرمائے اور مقامات سلوک کو طے کرادے اور اپنی نسبت ومعرفت سے بہرہ ور فرمائے، آمین۔

یہ حقیر ۲۵ر نومبر تک الہ آباد ان شاء اللہ پہنچ جائے گا، اگر چہ یہاں کافی لوگ متوجہ ہیں، مگر اپنی نالائقی کی بنا پر نادم وشرمسار ہوں، مدرسہ کا کام بھی دیکھنا ضروری ہے اگر زیادہ دن قیام کرتا ہوں تو مدرسہ پر برا اثر پڑے گا، دارالمعارف الاسلامیہ کا بھی انتظام کرنا ہے، اس لیے سفر الہ آباد ضروری معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ خیر فرمائے اور سکون واطمینان سے یہاں وہاں رکھے، آمین۔

آپ جنوری میں تشریف لائیں گے تو ان شاء اللہ زیارت نصیب ہوگی، اور دل کو سکون وسرور نصیب ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ، بس یہ حقیر ناکارہ دعائے خیر وعافیت سکون وطمانینت کا خواستگار ہے۔

والسلام

قمر الزمان

۱۸ر نومبر ۹۱ء ۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

محدث جلیل

حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی

مختصر تعارفی خاکہ

محدث جلیل

حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی

مختصر تعارفی خاکہ

عالم اسلام کے مشہور و معروف عالم دین محدث جلیل حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی اعظم گڑھ یوپی (انڈیا) کے ایک گاؤں مظفر پور میں ۱۹۳۴ء میں پیدا ہوئے، مدرسۃ الاصلاح اعظم گڑھ، مظاہر علوم سہارنپور، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی اور جامعہ ازہر قاہرہ سے حدیث شریف کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے سرفراز ہوئے۔

محدث جلیل حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی کا شمار ہندوستان کے ممتاز ترین حدیث کے طالب علموں میں ہوتا ہے، انہوں نے حدیث شریف کا علم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ اور علامۂ ہند حضرت مولانا شاہ حلیم عطاء سلونی جیسے ماہرین فن اور اساطین علم سے حاصل کیا، نوجوانی کے ایام میں ہی انہوں نے اپنے اساتذہ و مشائخ کا اعتبار و اعتماد حاصل کر لیا تھا اور ان کے منظور نظر ہو گئے

تھے، اسی فیضان نظر کا نتیجہ تھا کہ وہ جلد ہی درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کے میدان کے شہسوار بن کر ابھرے اور نہ صرف ہندوستان کے بڑے مدارس بلکہ جامعۃ الامارات العربیہ المتحدہ کے فائق ترین اساتذہ میں ان کا شمار ہونے لگا۔

ان کے قلم سے علم حدیث کی نہایت اہم کتابوں کی تحقیق و تعلیق وجود میں آئی، یہ ساری کتابیں علم و تحقیق کی دنیا میں نہ صرف قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں بلکہ اہل علم و دانش کے درمیان ان سب کتابوں کو استناد و مرجعیت کا درجہ حاصل ہے۔

تعارفی خاکہ

نام: ڈاکٹر تقی الدین ندوی بن بدر الدین بن محمد حسن

تاریخ ولادت: ۲۴ر دسمبر ۱۹۳۴ء

جائے ولادت: مظفر پور، اعظم گڈھ، یوپی

تعلیم: جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، پی ایچ ڈی جامعہ ازہر مصر ۱۹۷۶ء۔

موضوع اختصاص: علم حدیث شریف

ڈاکٹریٹ کے مقالہ کا موضوع: تحقیق و تعلیق ''الزہد الکبیر للامام البیہقی''

تدریسی خدمات اور عہدے: شیخ الحدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، شیخ الحدیث فلاح دارین گجرات، قاضی و مستشار علمی محکمۂ شرعیہ ابوظبی، از ۱۹۷۵ء تا ۱۹۸۲ء، استاذ و پروفیسر حدیث (العین یونیورسٹی) از ۱۹۸۳ء تا ۱۹۹۵ء، مستشار ممثل صدر متحدہ عرب امارات تا ۲۰۱۹ء۔

معتمد تعلیمات دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بانی وسرپرست جامعہ اسلامیہ مظفرپور، اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)

بانی وسرپرست مرکز الشیخ أبی الحسن الندوی، مظفرپور، اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)

علمی وتحقیقی خدمات:

۱- ''الإمام البخاري إمام الحفاظ والمحدثين''، تیسرا ایڈیشن، دارالقلم دمشق۔

۲- ''الإمام أبوداود الحافظ الفقيه المحدث''، تیسرا ایڈیشن، دارالبشائر، بیروت۔

۳- ''الإمام مالک و مكانة كتابه الموطأ''، تیسرا ایڈیشن، ابوظبی۔

۴- ''أعلام المحدثين بالهند''، مطبوعہ مدینہ منورہ ۱۹۸۱ء۔

۵- ''السنة مع المستشرقين و المستغربين''، مطبوعہ مدینہ منورہ ۱۹۸۵ء۔

۶- ''علم رجال الحديث''، مطبوعہ مدینہ منورہ ۱۹۸۸ء پانچواں ایڈیشن بیروت ۲۰۲۰ء۔

۷- تحقیق وتعلیق ''الزهد الكبير للإمام البيهقي''، چوتھا ایڈیشن دارالفتح، اردن۔

۸- ''قبسات من القرآن والسنه''، مطبوعہ کویت ۱۹۸۹ء۔

۹- تحقیق وتعلیق ''التعليق الممجد''، علامہ عبدالحی لکھنوی، مطبوعہ دارالقلم دمشق۔

۱۰- تحقیق وتعلیق ''ظفر الأماني في شرح مختصر الجرجاني''، علامہ عبدالحی لکھنوی، مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت۔

۱۱- تحقیق وتعلیق ''أوجز المسالک''، علامہ محمد زکریا کاندھلویؒ ۱۸ جلدیں مطبوعہ دارالقلم، بیروت ۲۰۰۳ء۔

۱۲- تحقیق وتعلیق ''بذل المجهود في حل أبي داود''، علامہ محدث شیخ خلیل احمد

سہارنپوری ۱۴؍جلدیں، مطبوعہ دار البشائر، بیروت ۲۰۰۶ء۔

۱۳- ''أعلام المحدثين ومآثرهم العلمية''، مطبوعہ بیروت ۲۰۰۷ء۔

۱۴- تحقیق وتعلیق ''الجامع الصحيح للإمام البخاري مع حاشية السهارنفوري''، ۱۵؍جلدیں، مطبوعہ دار القلم، دمشق ۲۰۱۱ء۔

۱۵- تحقیق وتعلیق ''الجامع الصحيح للإمام البخاري مع حاشية السهارنفوري''، ۶؍جلدیں، مطبوعہ دار القلم، دمشق ۲۰۱۵ء۔

۱۶- تحقیق وتعلیق ''المواهب اللطيفه شرح مسند أبي حنيفه''، شیخ محدث محمد عابد سندی، ۷؍جلدیں، مطبوعہ دار النوادر، بیروت۔

۱۷- تحقیق وتعلیق ''إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء'' تالیف: حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، عربی ترجمہ: مولانا سید جاوید احمد ندوی، ومولانا فیروز اختر ندوی، ۵؍جلدیں، مطبوعہ دار القلم، بیروت ۲۰۱۳ء۔

۱۸- تحقیق وتعلیق ''لمعات التنقيح شرح مشكاة المصابيح''، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ۱۰؍جلدیں، مطبوعہ دار النوادر، بیروت۔

۱۹- تحقیق وتعلیق ''أسماء رجال مشكاة المصابيح''، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ۱؍جلد، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

۲۰- تحقیق وتعلیق ''الجامع الكبير (سنن الترمذي) مع الكوكب الدري''، ۸؍جلدیں، مطبوعہ دار الفتح، اردن ۲۰۱۷ء۔

۲۱- تحقیق وتعلیق ''الشمائل النبويه للترمذي مع حاشية الشيخ المحدث أحمد زكريا الكاندهلوي''، مطبوعہ دار الفتح، اردن ۲۰۱۷ء۔

۲۲- ''محمد رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین''۳؍جلدیں، زیرطبع۔

زیرنگرانی شائع ہونے والی کتابیں:

۱- ''الأبواب والتراجم'' تالیف: حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، تحقیق وتعلیق: مولانا ڈاکٹر ولی الدین ندوی، ۵؍جلدیں، مطبوعہ دارالبشائر، بیروت ۲۰۱۲ء۔

۲-''الشيخ محمديوسف الكاندهلوي حياته و منهجه في الدعوة ''تصنیف: مولانا محمد ثانی ندویؒ، عربی ترجمہ: مولانا محمد جعفر مسعود ندوی، مطبوعہ دارالبشائر، بیروت ۲۰۰۴ء۔

۳- ''الإمام المحدث الشيخ محمدزكريا و مآثره العلمية''تالیف: مولانا سید ابوالحسن ندویؒ، عربی ترجمہ: مولانا سید محمد جعفر مسعود ندوی، مطبوعہ دارالقلم، بیروت ۱۴۳۳ھ۔

۵- ''اليانع الجني بأسانيد الشيخ عبد الغني ''تالیف: شیخ محمد محسن بن یحییٰ ترہتی، تحقیق: مولانا ڈاکٹر ولی الدین ندوی، مطبوعہ دارالفتح، اردن ۲۰۱۵ء۔

۶- ''رسائل الأركان في الفقه ''تالیف: علامہ عبدالعلی فرنگی محلی، تحقیق: مولانا ظفر احمد قاسمی، زیرطبع۔

۷- ''الحل المفهم لمشكلات صحيح مسلم ''حاشیۃ امام گنگوہی وشیخ محمد زکریا کاندھلوی، ۲؍جلدیں، زیرطبع۔

مقدمہ کے ساتھ شائع ہونے والی بعض کتابیں:

۱- ''تقریر بخاری'' ترتیب: مولانا محمد شاہد مظاہری

۲- حقوق الوالدین'' تالیف: مولانا عاشق الٰہی برنی

۳- ''زادالمتقین فی الصلاۃ والسلام علی سید المرسلین''

۴- ''حقیقت شکر'' تالیف: مولانا عبدالرحیم متالا

۵- ''اطاعت رسول'' تالیف: مولانا یوسف متالا

۶- ''الكنز المتواري على صحيح البخاري ''تالیف: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا اندھلوی۔

۷- ''منهج العلامتين شبلي النعماني وسليمان الندوي في كتابهما سيرة النبي وتفنيدهما لدعاوي المستشرقين''تالیف: ڈاکٹر فریدالدین ندوی۔

۸- ''المحدث الأستاذ الدكتور تقي الدين الندوي وجهوده في خدمة الحديث النبوي الشريف''تالیف: ڈاکٹر فریدالدین ندوی۔

اہم عربی مقالات:

۱- ''تراث الحديث الشريف في الهند''مجلّہ الجامعۃ الاسلامیۃ، مدینہ منورہ، ۱۹۸۰ء۔

۲- ''الإمام الطحاوي المحدث'' مجلہ كلية الآداب، جامعة الامارات، ۱۹۹۰ء۔

۳- "أسرار تراجم البخاري"مجلہ كلية الشريعة والقانون، جامعة الامارات، ۱۹۹۲ء۔

۴- ''الإمام النسائي والصناعة الحديثية"مجلہ كلية الآداب، جامعة الامارات، ۱۹۹۴ء۔

۵- "المحدث العظيم آبادی وعون المعبود"مجلہ كلية الآداب،

جامعة الامارات ۱۹۹۴ء۔

۶- ''منهج الإمام مالک في کتاب الموطأ'' امام مالک کانفرنس، ابوظبی ۱۹۸۲ء میں پیش کیا گیا مقالہ۔

۷- ''الإمام مسلم'' مجلّہ منارالاسلام، وزارۃ الاوقاف، ابوظبی، ۱۹۷۹ء۔

۸- ''الإمام ابن ماجه'' مجلّہ منارالاسلام، وزارۃ الاوقاف، ابوظبی، ۱۹۷۹ء۔

۹- ''الامام الترمذی'' مجلّہ منارالاسلام، وزارۃ الاوقاف، ابوظبی، ۱۹۸۷ء۔

۱۰- ''السیرة النبویة للعلامة شبلی و تکملته للعلامة السید سلیمان الندوی'' سیرت وسنت کانفرنس، مدینہ منورہ، ۱۴۲۴ھ میں پیش کیا گیا۔

۱۱- ''السیرة النبویة ومصادرها الأولی'' سیرت وسنت کانفرنس، دوحہ، قطر، ۱۹۸۰ء میں پیش کیا گیا۔

نوٹ: ابوظبی سے شائع ہونے والے روزنامہ اخبار ''الاتحاد'' میں تقریباً پچاس مقالات شائع ہوئے جو حدیث شریف کے موضوع پر تھے۔

اردو کتابیں اور مقالات:

اردو کتابیں:

۱- ''محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے'' (چار ایڈیشن ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہوئے، اور فارسی میں بھی یہ کتاب شائع ہو چکی ہے)۔

۲- ''فن اسماء الرجال'' چار ایڈیشن۔

۳- ''صحبتے با اولیاء'' ملفوظات حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی

تین ایڈیشن۔

۴- ''چاند کی تسخیر اور حدیث دجال کی شرح'' اردو، انگریزی، گجراتی۔

۵- ''داستاں میری'' سرگذشت حیات ۲ رجلدیں۔

۶- امام مالک اور ان کی کتاب موطا کا مقام دو ایڈیشن۔

۷- امام بخاری حیات اور کارنامے مرکز الشیخ ابوالحسن الندوی۔

۸- ''خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی'' تحقیق وتعلیق واضافات مرکز الشیخ ابو الحسن الندوی۔

۹- ''محمد رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین'' ۳ رجلدیں زیر طبع۔

۱۰- ''تذکرۂ رفتگاں'' زیر طبع۔

۱۱- ''مکتوبات اکابر'' زیر طبع۔

اردو مقالات:

۱- ''ہندوستان میں علم حدیث'' مجلّہ الفرقان۔

۲- ''اسلام میں سنت کا مقام'' مجلّہ الفرقان، الجمعیۃ۔

۳- ''شاہ ولی اللہ دہلوی اور علم حدیث'' مجلّہ برہان، دہلی۔

۴- ''حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی اور علم حدیث'' مجلّہ الفرقان۔

نوٹ: اس کے علاوہ بھی متعدد مقالات ہندوستان اور پاکستان کے مجلّات میں شائع ہوئے، ریڈیو ابوظبی اردو پروگرام کے تحت رمضان کے مہینہ میں ہر دن آپ کا کوئی نشریہ نشر کیا جاتا تھا، اور کبھی عربی میں بھی یہ پروگرام ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر آتا تھا۔

آپ نے جن کانفرنسوں اور سمیناروں میں شرکت کی:

۱- ''رسالۃ المسجد فی العالم'' کانفرنس رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ، ۱۹۷۵ء۔

۲- سیرت وسنت کانفرنس قطر، ۱۹۸۰ء۔

۳- امام مالک کانفرنس ابوظبی، ۱۹۸۴ء۔

۴- جشن تعلیمی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، انڈیا، ۱۹۷۵ء۔

۵- صدسالہ اجلاس دارالعلوم دیوبند، انڈیا، ۱۹۸۱ء۔

۶- بین الاقوامی کانفرنس دارالمصنفین، اعظم گڑھ، انڈیا، ۱۹۸۱ء۔

۷- ادب اسلامی سمینار دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، انڈیا ۱۹۸۱ء۔

۸- دعوت اسلامی کانفرنس دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، انڈیا ۱۹۹۶ء۔

۹- سیرت وسنت کانفرنس مدینہ منورہ، ۱۴۲۴ھ۔

۱۰- شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی سمینار جامعہ اسلامیہ، مظفر پور، اعظم گڑھ، انڈیا، ۲۰۰۴ء۔

۱۱- ہندوستان اور علم حدیث سمینار جامعہ اسلامیہ، مظفر پور، اعظم گڑھ، انڈیا، ۲۰۰۰ء۔

۱۲- عالم اسلام مشکلات وحل کانفرنس رابطہ عالم اسلامی، ۱۴۳۲ھ۔

۱۳- تکفیری رجحان - اسباب وعلاج کانفرنس مدینہ منورہ، ۲۰۱۱ء۔

۱۴- اتحاد اسلامی کانفرنس رابطہ عالم اسلامی، ۲۰۱۴ء۔

۱۵- دہشت گردی مخالف کانفرنس زیر سرپرستی خادم الحرمین الشریفین ۲۰۱۵ء۔

۱۶- اسلامی ملکوں میں دینی اقلیتوں کے حقوق کانفرنس مراکش، مغرب، ۲۰۱۶ء۔

۱۷- اسلامی معاشرہ میں اتحاد کی ضرورت کانفرنس ابوظہی، ۲۰۱۶ء۔

۱۸- مسلم اقلیات پر عالمی کانفرنس ''مشکلات اور حل'' ابوظہی ۲۰۱۸ء۔

اہم عہدے اور مناصب:

۱- بانی وصدر: جامعہ اسلامیہ، مظفر پور، اعظم گڑھ

۲- بانی وصدر: مرکز الشیخ أبی الحسن الندوی، مظفر پور، اعظم گڑھ

۳- صدر: مدرسہ قاسم العلوم وانٹر کالج منگراواں، اعظم گڑھ

۴- معتمد تعلیمات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۵- ممبر مجلس شوریٰ: مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

۶- ممبر مجلس شوریٰ: دار المصنفین اعظم گڈھ

۷- بعض عرب یونیورسٹیوں میں اساتذہ کی ترقی کے لئے قائم مجلس تحکیم کا ممبر۔

۸- پنجاب وکراچی وغیرہ یونیورسٹیوں میں ڈاکٹریٹ کے مقالات کی تحکیم کے لئے قائم مجلس کا ممبر۔

۹- ممبر مجلس شوریٰ: دار العلوم تاج المساجد بھوپال، انڈیا۔

ایوارڈ:

۱- علوم اسلامیہ کی خدمات کے اعتراف میں صدر جمہوریہ ہند ایوارڈ ۲۰۰۸ء۔

۲- علوم حدیث کی عظیم خدمات کے اعتراف میں شاہ ولی اللہ دہلوی ایوارڈ ۲۰۱۰ء۔

۳- مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھیؒ ایوارڈ ۲۰۱۱ء۔

۴- علامہ عبد الحئی لکھنوی ایوارڈ ۲۰۱۱ء۔